مایوس کیوں کھڑا ہے؟

گلدستۂ مغفرت

گناہ معاف کرانے کے نبوی نسخے

تالیف

حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالنپوری
فرزند حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری

نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالنپوری
استاذ حدیث و فقہ دار العلوم دیوبند

مایوس کیوں کھڑا ہے؟

گلدستۂ مغفرت

(گناہ معاف کرانے کے نبوی نسخے)

تالیف: حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری

فرزند حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوریؒ

نظر ثانی: حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری

استاذ حدیث وفقہ دار العلوم دیوبند

ناشر

الامین کتابستان دیوبند

خدایا!

اس کتاب کو میری زندگی کے ہر سانس

کا کفارہ بنا دے! آمین یارب العالمین!

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۂ زمر آیت: ۵۳)

آپ کہہ دیجئے: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا، واقعی وہ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔

فہرست مضامین

تقریظ

حضرت مولانا زین العابدین صاحب اعظمی استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور

اَلحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اَمَّا بَعْدُ :

زیر نظر کتاب مولانا محمد یونس پالن پوری کی تالیف ہے، انہوں نے مختلف اوقات میں ایسی حدیثوں کو جمع کرلیا جن میں مغفرت کا یا گناہوں کے کفارہ کا ذکر ہے، پھر ان کو کتابی شکل میں مرتب کردیا ہے میں اس کا نام ''گلدستۂ مغفرت'' رکھتا ہوں۔ میں نے اس کا مکمل مطالعہ کیا کتاب انتہائی مفید ہے اور اس کو گلدستۂ مغفرت کہا جاسکتا ہے، جس میں مغفرت کے پھول کو ریاض الحدیث سے چن چن کر جمع فرمادیا ہے، ا، اس لیے یہ کتاب طالبانِ معرفت و مغفرت کے لیے بے انتہا مفید ہے، اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر سے نوازے اور ان کی محنت کو قبول فرمائے۔

طالب دعاء

زین العابدین الاعظمی

۶ ربیع الاول سنہ ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اللہ جل شانہ کے فضل وکرم اور دعوت وتبلیغ کی محنت وکوشش سے آج بہت سے مسلمان راہ راست پر آرہے ہیں، مگر کچھ لوگ جب اپنی گذشتہ زندگیوں کو دیکھتے ہیں تو یہ سوچ کر مایوس ہوجاتے ہیں کہ ہم نے ماضی جو بڑی بڑی زیادتیاں کی ہیں ان کی مغفرت کیسے ہوگی؟ ان ہی لوگوں کی رہنمائی کے لیے احقر نے یہ کتاب دس سال کے طویل عرصے میں مرتب کی ہے، اس میں پہلے "آیات مغفرت ورحمت" کو مع ترجمہ رکھا گیا ہے، پھر ان احادیث شریفہ کو ترجمہ اور عنوان کے ساتھ جمع کیا گیا ہے جن میں مغفرت ورحمت خداوندی کا تذکرہ ہے۔

اس کتاب کو پہلے مولانا زین العابدین صاحب اعظمی استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور نے غائر نظر سے دیکھا ہے، پھر مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری استاذ حدیث وفقہ دار العلوم دیوبند نے تصحیح ونظر ثانی سے مزین فرمایا ہے، اور اپنے مکتبہ (الامین کتابستان دیوبند) سے احقر کی اجازت وفرمائش پر شائع کر رہے ہیں جزاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا

خدایا! اس کتاب کو میری زندگی کے ہر سانس کا کفارہ بنادے! آمین

اللہ کی رضا کا طالب

محمد یونس پالن پوری

۱۰ المحرم الحرام سنہ ۱۴۲۹ھ ۲۰ جنوری سنہ ۲۰۰۸ء

آیات مغفرت ورحمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ: - اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (سورۂ فاتحہ ۱-۲)

ترجمہ: - سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا، بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۲) فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ البقرۃ:۳۷)

ترجمہ: - اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳) فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ البقرۃ:۵۴)

ترجمہ: - پس اس نے تمہاری توبہ قبول کی، وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۴) وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

(سورۃ البقرۃ:۱۲۸)

ترجمہ: - اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔

(۵) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ البقرۃ:۱۴۳)

ترجمہ: - اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۶) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ البقرۃ:۱۶۰)

ترجمہ: - مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہوں۔

(۷) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۱۷۳)

ترجمہ: - تم پر مردہ اور (بہاہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہوجائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

(۸) فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۱۸۲)

ترجمہ: - ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی جانب داری یا گناہ کی وصیت کردینے سے ڈرے پس وہ ان میں آپس میں اصلاح کرادے تو اس پر گناہ نہیں، اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۹) فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۱۹۲)

ترجمہ: - اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰) ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورہ البقرۃ:۱۹۹)

ترجمہ:- پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے طلب بخشش کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۱) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۲۱۸)

ترجمہ:- البتہ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں، اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۱۲) وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (سورۃ البقرۃ:۲۲۱)

ترجمہ:- اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے، وہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان فرما رہا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(۱۳) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (سورۃ البقرۃ:۲۲۲)

ترجمہ:- اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

(۱۴) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۲۲۵)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ان قسموں پر نہ پکڑے گا جو پختہ نہ ہوں ہاں اس کی پکڑ اس چیز پر ہے جو تمہارے دلوں کا فعل ہو، اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بردبار ہے۔

(۱۵) لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۲۲۶)

ترجمہ:- جو لوگ اپنی بیویوں سے (تعلق نہ رکھنے کی) قسمیں کھائیں، ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے، پھر اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۶) وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

(سورۃ البقرۃ:۲۳۵)

ترجمہ:- تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارۃً کنایۃً ان عورتوں سے نکاح کی بابت کہو، یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو، اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم ضرور ان کو یاد کرو گے، لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے نہ کرلو ہاں یہ اور بات ہے کہ تم بھلی بات بولا کرو اور عقد نکاح جب تک کہ عدت ختم نہ ہو جائے پختہ نہ کرو، جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے دلوں کی باتوں کا بھی علم ہے، تم اس سے خوف کھاتے رہا کرو اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بخشش اور حلم والا ہے۔

(۱۷) يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ (سورۃ ال عمران:۳۰)

ترجمہ:- جس دن ہر نفس (شخص) اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالے گا، آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔

(۱۸) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورۃ ال عمران:۳۱)

ترجمہ:- کہہ دیجئے، اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ

تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۹) وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ (سورۃ اٰل عمران: ۵۸)

ترجمہ: - لیکن ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ ان کا ثواب پورا پورا دے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

(۲۰) اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

(سورۃ اٰل عمران: ۵۹)

ترجمہ: - مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کرلیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۱) وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (سورۃ اٰل عمران: ۱۲۹)

ترجمہ: - آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے، وہ جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

(۲۲) وَ سَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ (اٰل عمران آیت: ۱۳۳)

ترجمہ: - اور دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف جس کی وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمان اور زمین، وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لیے۔

(۲۳) وَ الَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ ۪ وَ مَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۟ وَ لَمۡ یُصِرُّوۡا عَلٰی مَا فَعَلُوۡا وَ هُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ (سورۃ اٰل عمران: ۱۳۵)

ترجمہ: - جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً

اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔

(۲۴) أُولَٰئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّٰتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَٰمِلِينَ (سورۃ آل عمران:۱۳۶)

ترجمہ: - انہیں کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔

(۲۵) وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَن قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَٰفِرِينَ

(سورۃ آل عمران:۱۴۷)

ترجمہ: - وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافر قوم پر مدد دے۔

(۲۶) وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُۥٓ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَٰزَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّنۢ بَعْدِ مَآ أَرَىٰكُم مَّا تُحِبُّونَ ۚ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

(سورۃ آل عمران:۱۵۲)

ترجمہ: - اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب کہ تم اس کے حکم سے انہیں کاٹ رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم نے پست ہمتی اختیار کی اور کام میں

جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز تمہیں دکھادی تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا تو پھر اس نے تمہیں ان سے پھیر دیا تاکہ تم کو آزمائے اور یقیناً اس نے تمہاری لغزش سے درگزر فرمادیا اور ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

(۲۷) اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔

(سورۃ آل عمران:۱۵۵)

ترجمہ: ۔ تم میں سے جن لوگوں نے اس دن پیٹھ دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کی مڈبھیڑ ہوئی تھی یہ لوگ اپنے بعض کرتوتوں کے باعث شیطان کے پھسلانے میں آگئے لیکن یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کردیا اللہ تعالیٰ ہے بخشنے والا اور تحمل والا۔

(۲۸) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (سورۃ آل عمران:۱۹۵)

ترجمہ: ۔ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذاء دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے، میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کردوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ

کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

(۲۹) اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (سورۃ النساء:۱۶)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ تو بہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۰) وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ النساء:۲۵)

ترجمہ:- اور تم میں سے جس کسی کو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی پوری وسعت و طاقت نہ ہو تو وہ مسلمان لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو (اپنا نکاح کرلے) اللہ تمہارے اعمال کو بخوبی جاننے والا ہے، تم سب آپس میں ایک ہی تو ہو، اس لیے ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور قاعدہ کے مطابق ان کے مہران کو دو، وہ پاک دامن ہوں نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں، نہ خفیہ آشنائی کرنے والیاں، پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو انہیں آدھی سزا ہے اس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے، کنیزوں سے نکاح کا یہ حکم تم میں سے ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں گناہ اور تکلیف کا اندیشہ ہو اور تمہارا ضبط کرنا بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔

(۳۱) يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (سورۃ النساء:۲۶)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان کرے اور

تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کی راہ پر چلائے اور تمہاری توبہ قبول کرلے، اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۳۲) وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا (النساء:۲۷)

ترجمہ:- اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ خواہشات کے پیرو ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ۔

(۳۳) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا (سورۃ النساء:۳۱)

ترجمہ:- اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کردیں گے اور عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں گے۔

(۳۴) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (سورۃ النساء:۴۳)

ترجمہ:- اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کرلو ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھ مل لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

(۳۵) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا (سورۃ النساء:۴۸)

ترجمہ: - یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔

(۳۶) وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۶۴)

ترجمہ: - ہم نے ہر ہر رسول کو صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، آپ کے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔

(۳۷) دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۹۶)

ترجمہ: - بہت سے درجے جو خدا کی طرف سے ملیں گے اور مغفرت اور رحمت بھی اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۸) فَأُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا (سورۃ النساء:۹۹)

ترجمہ: - بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے، اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور معاف فرمانے والا ہے۔

(۳۹) وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۚ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۱۰۰)

ترجمہ: - جوکوئی اللہ کی راہ میں وطن کو چھوڑے گا، وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی اور جوکوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہوگیا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۴۰) وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۱۰۶)

ترجمہ: - اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو! بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا، مہربانی کرنے والا ہے۔

(۴۱) وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ النساء:۱۱۰)

جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی کرنے والا پائے گا۔

(۴۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۔

(سورۃ النساء:۱۱۶)

ترجمہ: - اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

(۴۳) وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا

فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ النساء:۱۲۹)

ترجمہ: - تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کرو، گو تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کر لو، اس لیے بالکل ہی ایک طرف مائل ہو کر دوسری کو ادھر لٹکتی ہوئی نہ چھوڑ و اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔

(۴۴) إِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوْهُ أَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا

(سورۃ النساء:۱۴۹)

ترجمہ: - اگر تم کسی نیکی کو علانیہ کرو یا پوشیدہ، یا کسی برائی سے درگزر کرو، پس یقیناً اللہ تعالیٰ پوری معافی کرنے والا اور پوری قدرت والا ہے۔

(۴۵) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۱۵۲)

ترجمہ: - اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے، یہ ہیں جنہیں اللہ پورا ثواب دے گا اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

(۴۶) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (سورۃ المائدہ:۳)

ترجمہ: - آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا، پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔

(۴۷) لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ (سورۃ المائدہ:۱۲)

ترجمہ:- اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، اب اس عہد و پیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہو جائے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا۔

(۴۸) یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (سورۃ المائدہ:۱۵)

ترجمہ:- اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آچکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے، تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے۔

(۴۹) وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ (سورۃ المائدہ:۱۸)

ترجمہ:- یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے دوست ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ پھر تمہیں تمہارے گناہوں کے باعث اللہ کیوں سزا دیتا

ہے؟ نہیں بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں سے ایک انسان ہو وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے، اور جسے چاہے عذاب کرتا ہے، زمین وآسمان اوران کے درمیان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

(۵۰) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ المائدہ:۳۴)

ترجمہ:- ہاں جولوگ اس سے پہلے توبہ کرلیں کہ تم ان پر قابو پالو تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم وکرم والا ہے۔

(۵۱) فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ المائدہ:۳۹)

ترجمہ:- جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

(۵۲) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورۃ المائدہ:۴۰)

ترجمہ:- کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے زمین وآسمان کی بادشاہت ہے؟ جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف کردے، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۵۳) وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (سورۃ المائدہ:۶۵)

اور اگر یہ اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان کی تمام برائیاں معاف فرمادیتے اور ضرور انہیں راحت وآرام کی جنتوں میں لے جاتے۔

(۵۴) اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ المائدہ:۷۴)

ترجمہ:۔ یہ لوگ کیوں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں استغفار نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔

(۵۵) اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ المائدہ:۹۸)

ترجمہ:۔ تم یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ سزا بھی سخت دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا بھی ہے۔

(۵۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

(سورۃ المائدہ:۱۰۱)

ترجمہ:۔اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں اور اگر تم زمانہ نزول قرآن میں ان باتوں کو پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی، سوالات گذشتہ اللہ نے معاف کر دیئے اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑے حلم والا ہے۔

(۵۷) وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الانعام:۵۴)

ترجمہ:۔ اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو (یوں) کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے کہ جو شخص برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ (کی یہ شان ہے کہ وہ) بڑی مغفرت کرنے والا ہے بڑی

رحمت والا ہے۔

(۵۸) فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(سورۃ الانعام: ۱۴۵)

پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے۔

(۵۹) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورۃ الانعام: ۱۶۵)

ترجمہ: - اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی ہیں۔ بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

(۶۰) أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

(سورۃ الانفال: ۴)

ترجمہ: - سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

(۶۱) فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(سورۃ الانفال: ۶۹)

ترجمہ: - پس جو کچھ حلال اور پاکیزہ غنیمت تم نے حاصل کی ہے، خوب کھاؤ پیو اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ غفور رحیم ہے۔

(۶۲) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(سورۃ الانفال: ۷۰)

ترجمہ: - اے نبی! اپنے ہاتھ تلے کے قیدیوں سے کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں نیک نیتی دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دے گا اور پھر گناہ بھی معاف فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہی۔

(۶۳) ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(سورۃ التوبہ: ۲۷)

ترجمہ: - پھر اس کے بعد بھی جس پر چاہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے گا، اللہ ہی بخشش و مہربانی کرنے والا ہے۔

(۶۴) مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(سورۃ التوبہ: ۹۱)

ترجمہ: - ایسے نیکوکاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت و رحمت والا ہے۔

(۶۵) أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(سورۃ التوبہ: ۹۹)

ترجمہ: - یاد رکھو کہ ان کا یہ خرچ کرنا بے شک ان کے لیے موجب قربت ہے، ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

(۶۶) وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورۃ التوبہ: ۱۰۲)

ترجمہ: - اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنی خطا کے اقراری ہیں جنہوں نے ملے جلے عمل کئے تھے، کچھ بھلے اور کچھ برے اللہ سے امید ہے کہ ان کی توبہ قبول فرمائے بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

(۶۷) أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ التوبہ:۱۰۴)

ترجمہ: - کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے میں اور رحمت کرنے میں کامل ہے۔

(۶۸) لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ:۱۱۷)

ترجمہ: - اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق ومہربان ہے۔

(۶۹) حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ التوبہ:۱۱۸)

ترجمہ: - یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے پھر ان کے حال پر توجہ فرمائی تاکہ وہ آئندہ بھی توبہ کرسکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا رحم والا ہے۔

(۷۰) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ یونس:۱۰۷)

ترجمہ: - اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور

کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے۔

(۷۱) اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ (سورۂ ہود:۱۱)

ترجمہ:- سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں انہی لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی۔

(۷۲) وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ ہود:۴۱)

ترجمہ:- نوح نے کہا، اس کشتی میں بیٹھ جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، یقیناً میرا رب بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔

(۷۳) قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

(سورۂ یوسف:۹۲)

ترجمہ:- جواب دیا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے، اللہ تمہیں بخشے، وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

(۷۴) قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(سورۂ یوسف:۹۸)

ترجمہ:- کہا اچھا میں جلد ہی تمہارے لیے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا، وہ بہت بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔

(۷۵) وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ (سورۃ الرعد:۶)

ترجمہ:- اور بے شک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی

اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔

(۷۶) رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ ابراہیم:۳۶)

ترجمہ:- اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ راست سے بھٹکا دیا پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔

(۷۷) نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۂ حجر:۴۹)

ترجمہ:- میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔

(۷۸) وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النحل:۱۸)

ترجمہ:- اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۷۹) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النحل:۱۱۰)

ترجمہ:- جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بے شک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔

(۸۰) فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النحل:۱۱۵)

ترجمہ:- پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۸۱) ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیۡنَ عَمِلُوا السُّوۡٓءَ بِجَہَالَۃٍ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّکَ مِنۡۢ بَعۡدِہَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

(سورۃ النحل:۱۱۹)

ترجمہ:- جو کوئی جہالت سے برے عمل کرلے پھر توبہ کرلے اور اصلاح بھی کرلے تو پھر آپ کا رب بلا شک وشبہ بڑی بخشش کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے۔

(۸۲) وَرَبُّکَ الۡغَفُوۡرُ ذُو الرَّحۡمَۃِ ؕ (سورۃ الکہف:۵۸)

ترجمہ:- اور آپ کا رب بڑی بخشش والا اور رحمت والا ہے۔

(۸۳) فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ (سورۂ حج:۵۰)

ترجمہ:- سو جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے کام کرنے لگے، ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے۔

(۸۴) ذٰلِکَ ۚ وَمَنۡ عَاقَبَ بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبَ بِہٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیۡہِ لَیَنۡصُرَنَّہُ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ (سورۃ الحج:۶۰)

ترجمہ:- بات یہی ہے! اور جس نے بدلہ لیا اسی کے برابر جو اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اگر اس نے زیادتی کی تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرمائے گا۔ بے شک اللہ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے۔

(۸۵) وَ یُمۡسِکُ السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَی الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (سورۂ حج:۶۵)

ترجمہ:- اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت کے بغیر گر نہ پڑے، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑی شفقت اور رحمت فرمانے والا ہے

(۸۶) اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۟ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ

رَّحِيْمٌ (سورۂ نور:۵)

ترجمہ:- ہاں! جو لوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت کرنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۸۷) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ

(سورۂ نور:۱۰)

ترجمہ:- اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا کرم نہ ہوتا (تو تم بڑی مشقتوں میں مبتلا ہو جاتے) اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور حکمت والا ہے۔

(۸۸) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ النور:۲۰)

ترجمہ:- اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔ (تو تم پر عذاب اتر جاتا)

(۸۹) اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۂ نور آیت:۲۲)

ترجمہ:- کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کردے، بے شک اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

(۹۰) اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

(سورۂ نور:۲۶)

ترجمہ:- یہ حضرات اس بات سے پاک ہیں جو یہ (منافق) بکتے پھرتے ہیں، ان حضرات کے لیے (آخرت میں) مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے۔

(۹۱) وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۂ نور:۳۳)

ترجمہ: - اور جو شخص ان پر زبردستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی بے بسی کے بعد بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۲) فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ نور:۶۲)

ترجمہ: - پس جب یہ لوگ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت طلب کریں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیا کریں، اور آپ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کریں، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۳) قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۂ فرقان:۶)

ترجمہ: - آپ کہہ دیجئے کہ اس (قرآن) کو تو اس ذات (پاک) نے اتارا ہے جس کو سب چھپی باتوں کی خبر ہے خواہ وہ آسمانوں میں ہوں یا زمین میں، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۴) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰۗىِٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَـيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۂ فرقان:۷۰)

ترجمہ: - مگر جو (شرک و معاصی سے) توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۵) اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ نمل:۱۱)

ترجمہ: - ہاں! مگر جس سے کوئی قصور ہو جائے پھر برائی کے بعد نیک کام کرلے تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔

(۹۶) قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورۂ نمل:۴۶)

ترجمہ:- صالح علیہ السلام نے فرمایا: ارے بھائیو! تم نیک کام (یعنی توبہ اور ایمان) سے پہلے عذاب کو کیوں جلدی مانگتے ہو تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معافی کیوں نہیں مانگتے؟ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۹۷) قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۂ قصص:۱۶)

ترجمہ:- موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھ سے قصور ہوگیا، آپ معاف کردیجئے تو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والے اور مہربانی کرنے والے ہیں۔

(۹۸) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورۂ عنکبوت:۷)

ترجمہ:- اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے گناہ مٹادیں گے، اور ان کو ان کے اعمال کا زیادہ اچھا بدلہ دیں گے۔

(۹۹) وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب:۵)

ترجمہ:- تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو، اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰۰) لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب:۲۴)

ترجمہ:- تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے گا اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی

مہربان ہے۔

(۱۰۱) قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيٓ أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (سورۃ الاحزاب:۵۰)

ترجمہ:- ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (احکام) مقرر کر رکھے ہیں، یہ اس لیے کہ آپ پر حرج واقع نہ ہو، اللہ تعالیٰ بہت بخشنے اور بڑے رحم والا ہے۔

(۱۰۲) يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (سورۃ الاحزاب:۵۹)

ترجمہ:- اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰۳) لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنَٰفِقِينَ وَالْمُنَٰفِقَٰتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَٰتِ وَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

(سورۃ الاحزاب:۷۳)

ترجمہ:- (یہ اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ منافق مردوں عورتوں اور مشرک مردوں عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں عورتوں کی توبہ قبول فرمائے، اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(۱۰۴) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ (سورۂ سبا:۲)

ترجمہ:- جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے جو آسمان سے اترے اور جو چڑھ کر اس میں جائے وہ سب سے باخبر ہے۔ اور وہ مہربان نہایت بخشش والا ہے۔

(۱۰۵) لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

(سورۂ سبا:۴)

ترجمہ:- تاکہ وہ ایمان والوں اور نیکوکاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

(۱۰۶) كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ

(سورۂ سبا:۱۵)

ترجمہ:- (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔

(۱۰۷) اَلَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (سورۂ فاطر:۷)

ترجمہ:- جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت سزا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔

(۱۰۸) إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ

(سورۂ فاطر:۲۸)

ترجمہ:- اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۰۹) لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ

(سورۂ فاطر:۳۰)

ترجمہ:- تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور

زیادہ دے، بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔

(۱۱۰) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ

(سورۂ فاطر:۳۴)

ترجمہ:- اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔

(۱۱۱) اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ڬ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا (سورۂ فاطر:۴۱)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہیں کہ وہ موجودہ حالت کو چھوڑ نہ دیں، اور اگر وہ موجودہ حالت کو چھوڑ دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی ان کو تھام نہیں سکتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بردبار اور بخشنے والے ہیں۔

(۱۱۲) بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ (سورۂ یٰسین:۲۷)

ترجمہ:- کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کردیا۔

(۱۱۳) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ

(سورۂ صٓ:۶۶)

ترجمہ:- جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، وہ زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۱۴) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَي النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ (سورۃ الزمر:۵)

ترجمہ:- نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا

ہے ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔

(۱۱۵) لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ　(سورۃ الزمر:۵۳)

ترجمہ:- تم اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہوجاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔

(۱۱۶) اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ

(سورۂ مومن:۷)

ترجمہ:- عرش کے اٹھانے والے اور اس کے پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تونے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے۔

(۱۱۷) تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ　(سورۂ مومن:۴۲)

ترجمہ:- تم مجھے یہ دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ شرک کروں جس کا کوئی علم مجھے نہیں اور میں تمہیں غالب بخشنے والے (معبود) کی طرف دعوت دے رہا ہوں۔

(۱۱۸) نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۔(سورۂ حم سجدۃ:۳۲)

ترجمہ:- غفور ورحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے

ہے۔

(۱۱۹) مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَّذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ (سورۂ حٰم سجدۃ:۴۳)

ترجمہ: - آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو آپ سے پہلے کے رسولوں سے بھی کہا گیا ہے، یقیناً آپ کا رب معافی والا اور دردناک عذاب والا ہے۔

(۱۲۰) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۗ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الشوریٰ:۵)

ترجمہ: - قریب ہے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ خوب سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا رحمت والا ہے۔

(۱۲۱) وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

(سورۃ الشوریٰ:۲۳)

ترجمہ: - جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کیلئے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔

(۱۲۲) وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ

(سورۃ الشوریٰ:۳۰)

ترجمہ: - تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

(۱۲۳) اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ

(سورۂ شوریٰ:۳۴)

ترجمہ:- یا انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کردے، وہ تو بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے۔

(۱۲۴) هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۚ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ۚ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الاحقاف:۸)

ترجمہ:- تم اس (قرآن) کے بارے میں جو کچھ کہہ سن رہے ہو اسے اللہ خوب جانتا ہے، میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے وہی کافی ہے، اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۲۵) يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (سورۃ الاحقاف:۳۱)

ترجمہ:- اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔

(۱۲۶) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الفتح:۱۴)

ترجمہ:- اور زمین اور آسمانوں کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۲۷) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (سورۃ الفتح:۲۹)

ترجمہ:- ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

(۱۲۸) اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ (سورۃ الحجرات:۳)

ترجمہ:- بے شک جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔

(۱۲۹) وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الحجرات:۵)

ترجمہ:- اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لیے بہتر ہوتا، اور اللہ غفور ورحیم ہے۔

(۱۳۰) اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الحجرات:۱۲)

ترجمہ:- کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۱) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۚ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۚ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الحجرات:۱۴)

ترجمہ:- دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، آپ کہہ دیجئے کہ درحقیقت تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے (مخالفت چھوڑ کر مطیع ہوگئے۔) حالاں کہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔ تم اگر اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنے لگو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۲) اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۚ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ (سورۃ النجم:۳۲)

ترجمہ: — ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے بے شک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے۔

(۱۳۳) سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(سورۃ حدید آیت:۲۱)

ترجمہ: — تم اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے، وہ ان لوگوں کے واسطے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اپنا فضل جس کو چاہیں عنایت کریں اور اللہ بڑے فضل والے ہیں۔

(۱۳۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ الحدید:۲۸)

ترجمہ: — اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۵) اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (سورۃ المجادلۃ:۲)

ترجمہ: — تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن جاتی، ان کی مائیں تو وہی ہیں جن

کے بطن سے وہ پیدا ہوئے، یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔
بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

(۱۳۶) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ المجادلہ:۱۲)

ترجمہ:- اے مسلمانو! جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے، ہاں اگر نہ پاؤ تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۷) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(سورۂ حشر:۱۰)

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے، اے ہمارے پروردگار! آپ بڑے شفیق ومہربان ہیں۔

(۱۳۸) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الممتحنہ:۷)

ترجمہ:- کیا عجیب کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے اللہ کو سب قدرتیں ہیں اور اللہ (بڑا) غفور رحیم ہے۔

(۱۳۹) وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الممتحنہ:۱۲)

ترجمہ:- اور کسی نیک کام میں تیری نافرمانی نہ کریں گی تو آپ ان سے

بیعت کرلیا کریں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے اور معاف کرنے والا ہے۔

(۱۴۰) يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(سورۃ الصف:۱۲)

ترجمہ: ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴۱) يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(سورۃ التغابن:۹)

ترجمہ: ۔ جس دن تم سب کو جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لاکر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کردے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ التغابن:۱۴)

ترجمہ: ۔ اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کرجاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۴۳) اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ (سورۃ التغابن:۱۷)

ترجمہ: ۔ اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا اللہ بڑا بردبار ہے۔

(۱۴۴) ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا (سورۃ طلاق:۵)

ترجمہ: ۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ مٹادے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔

(۱۴۵) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التحریم:۱)

ترجمہ: ۔ اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کردیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضا مندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۴۶) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورۃ التحریم:۸)

ترجمہ: ۔ اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور تمہیں جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جس دن اللہ تعالٰی نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ

کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۴۷) اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ (سورۃ الملک:۲)

ترجمہ:۔ جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے۔

(۱۴۸) اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ

(سورۂ ملک:۱۲)

ترجمہ:۔ بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔

(۱۴۹) یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُؤَخِّرْکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی

(سورۂ نوح:۴)

ترجمہ:۔ تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا۔

(۱۵۰) وَاِنِّیْ کُلَّمَا دَعَوْتُھُمْ لِتَغْفِرَ لَھُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَھُمْ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَھُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَکْبَرُوا اسْتِکْبَارًا (سورۂ نوح:۷)

ترجمہ:۔ میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لیے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔

(۱۵۱) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا (سورۂ نوح:۱۰)

ترجمہ:۔ اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی

مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۵۲) رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا (سورۂ نوح:۲۸)

ترجمہ:- اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایمان دار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔

(۱۵۳) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ المزمل:۲۰)

ترجمہ:- اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۵۴) وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (سورۂ بروج:۱۴)

ترجمہ:- وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔

(۱۵۵) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

(سورۃ النصر:۳)

ترجمہ:- آپ اپنے رب کی پاکی اور حمد وثنا بیان کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

شرک وکفر اور بغض وحسد سے بچیے آپ کے گناہ معاف

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ کُلَّ اثْنَیْنِ وَ خَمِیْسٍ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ لَا یُشْرِکُ بِا للهِ شَیْئًا اِلَّا مَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیَقُوْلُ تَعَالٰی اُتْرُکُوْهُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں پھر ہر اس مومن کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو مگر وہ شخص کہ اس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان بغض، دشمنی اور کینہ ہو۔ حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں (یعنی ان کی مغفرت کو صلح پر موقوف رکھو)''

شعبان کی پندرہویں رات میں شرک کرنے والے اور بغض وعداوت رکھنے والے کے سوا سب کے گناہ معاف

(۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ یَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی خَلْقِهٖ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔ (رواہ الطبرانی و ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۱۸)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''حق تعالیٰ شانہ شعبان کی پندرہویں رات کو اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں، اور اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مشرک کے اور بغض و عداوت رکھنے والے کے۔'' (کنز العمال ۳/ ۴۶۷: ۷۴۶۴)

جو شرک، جادو اور کینہ سے بچا اس کے گناہ معاف

(۳) عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُمَا سِوٰی ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ : مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَمْ یَکُنْ سَاحِرًا یَتَّبِعُ السَّحَرَةَ وَلَمْ یَحْقِدْ عَلٰیٓ اَخِیْهِ. (اخرجه الطبرانی کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحه ۴۶۱، کنز العمال ۱۵/ ۸۴۰ : ۴۳۴۳۷ و عزاه للطبرانی فی الاوسط و ابن النجار – والحدیث فی المعجم الکبیر ایضا ۱۲/ ۲۴۳ : ۱۳۰۰۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین خصلتیں ایسی ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی کسی میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے علاوہ کی مغفرت فرما دیتے ہیں جس کے لیے چاہیں (۱) جو اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو (۲) جادوگر نہ ہو کہ جادوگروں کے پیچھے پھرتا رہے (۳) اور اپنے بھائی سے کینہ نہ رکھتا ہو۔''

فرشتے دینی مجالس کی تلاش میں رہتے ہیں آپ بھی تلاش کر کے شریک ہو جائیے، گناہ معاف

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِکَةً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا

قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْ ھَلُمُّوْا اِلیٰ حَاجَتِکُمْ فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا، قَالَ فَیَسْأَلُھُمْ رَبُّھُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ: مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَ یَحْمَدُوْنَکَ، وَیُمَجِّدُوْنَکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَأَوْنِیْ؟ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا، وَاللّٰہِ مَا رَأَوْکَ، قَالَ فَیَقُوْلُ: کَیْفَ لَوْ رَأَوْنِیْ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْکَ کَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَۃً وَاَشَدَّلَکَ تَمْجِیْدًا وَاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ یَقُوْلُ: فَمَا یَسْأَلُوْنِیْ قَالَ یَسْئَلُوْنَکَ الْجَنَّۃَ، قَالَ یَقُوْلُ: وَھَلْ رَأَوْھَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَا، وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَارَأَوْھَا قَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَأَوْھَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّھُمْ رَأَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْھَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَھَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِیْھَا رَغْبَۃً، قَالَ: فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ یَقُوْلُ: فَھَلْ رَأَوْھَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَارَأَوْھَا، قَالَ یَقُوْلُ: فَکَیْفَ لَوْرَأَوْھَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ مِنْھَا فِرَارًا وَ اَشَدَّ لَھَا مَخَافَۃً قَالَ فَیَقُوْلُ فَاُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ، قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ فِیْھِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْھُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَۃٍ قَالَ: ھُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقیٰ جَلِیْسُھُمْ۔ (رواہ البخاری باب فضل ذکر اللہ عزوجل رقم: ۶۴۰۸ و رواہ مسلم فی فضل مجالس الذکر ۲/۳۴۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں میں اللہ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی ہے۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو پالیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ آؤ یہاں تمہاری مطلوب چیز ہے۔ اس کے بعد وہ سب فرشتے مل کر آسمانِ دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں —— جب کہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں —— کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرشتے

جواب میں کہتے ہیں: وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ آپ کی تسبیح اور تعریف کرتے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے جنت کا سوال کررہے ہیں؟ ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے جنت کو دیکھا تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ جنت کے شوق، تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ اس سے ڈرتے اور بھاگنے کی کوشش کرتے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے ''اچھا تم گواہ رہو میں نے ان مجلس والوں کو بخش دیا۔'' ایک فرشتہ ایک شخص کے بارے میں عرض کرتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت سے مجلس میں آیا تھا (اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا) ارشاد ہوتا ہے ''یہ لوگ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہیں ہوتا۔'' (بخاری ۲/ ۹۴۸، مسلم ۲/۳۴۴)

عالم باعمل بنئے گناہ معاف

(٥) يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ اِنِّىْ لَمْ اَضَعْ عِلْمِىْ فِيْكُمْ اِلَّا لِمَعْرِفَتِىْ بِكُمْ قُوْمُوْا فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.(اخرجه الطيبى فى الترغيب عن جابر)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اے علماء کی جماعت! میں نے تمہارے سینوں میں صرف اس لیے علم رکھا تھا کہ تمہارے ذریعہ سے اپنی پہچان کراؤں اُٹھو! بے شک میں تم کو معاف کر چکا ہوں۔''

(کنز العمال ١٠/١٧٣: ٢٨٨٩٦)

جو علم دین کی طلب میں لگ گیا اس کے گناہ معاف

(٦) عَنْ سَخِيْرَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى، اَىْ مِنْ ذُنُوْبِهٖ و خَطَايَاهُ. (اخرجه الترمذى فى فضل العلم ٢/٩)

حضرت سَخِیْرَۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو علم کی طلب میں لگ گیا اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔''

جو طلب علم کے لیے نکلا اس کے گناہ معاف

(٧) عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ وَلَا تَخَفَّفَ (اىْ لَبِسَ خُفًّا) وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا فِىْ طَلَبِ الْعِلْمِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ حَتّٰى يَخْطُوَ عَتَبَةَ دَارِهٖ.(اخرجه الطبرانى كذا فى الترغيب جلد ١، صفحه ١٠٥)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس بندے نے جوتا پہنا یا چرمی موزہ پہنا یا کوئی لباس پہنا علم کی طلب میں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنی گھر کی دہلیز پر پہنچے۔''

طالب علم کے احترام میں فرشتے پرواز روک کر کھڑے ہوجاتے ہیں اور عالم دین کے لیے تمام مخلوق مغفرت کی دعا کرتی ہے

(۸) عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَصْنَعُ وَ اِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی الْحِیْتَانِ فِی الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ (اَیْ مِنْ مِیْرَاثِ الْاَنْبِیَاءِ) رواہ ابوداؤد والترمذی و ابن حبان فی صحیحہ والبیھقی و مثلہ عند ابن عبدالبر وَفِیْہِ وَ یَسْتَغْفِرُ لَھُمْ (اَی للعلماءِ و طالبی العلم) کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَ حِیْتَانُ الْبَحْرِ وَھَوَامُّہٗ وَ سِبَاعُ الْبَرِّ وَ اَنْعَامُہٗ۔ و فی روایۃ ابی داؤد و الترمذی و غیر ھم عن طریق ابی الدرداء رضی اللہ عنہ بلفظ وَصَلَّتْ علیہ ملائکۃ السَّمٰوٰتِ وَحِیْتَانُ الْبَحْرِ، کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۹۴)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیں گے اور اس کے اس عمل سے خوش

ہوکر فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پروں کو رکھ دیتے ہیں (یعنی پرواز روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں) اور عالم کے لیے آسمانوں کی تمام مخلوق اور زمین کی تمام مخلوق دعائے مغفرت کرتی ہے حتی کہ مچھلیاں پانی میں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی فضیلت باقی ستاروں پر، اور تحقیق علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام دینار اور درہم کا کسی کو وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا اورث بناتے ہیں لہذا جس نے علم حاصل کیا اس نے بہت بڑی خیر حاصل کرلی۔'' (الترمذی باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ من کتاب العلم ۲/۹۳)

ابن عبدالبر نے اسی کے مثل حدیث نقل کی ہے اور اس میں یہ ہے ''علماء اور طالب علم کے لیے ہرتر اور خشک چیز دعائے مغفرت کرتی ہے۔ سمندر کی مچھلیاں اور زہریلے جانور، جنگل کے درندے اور چوپائے'' اور ابوداؤد اور ترمذیؒ وغیرہ کی ایک روایت میں جو ابودرداء سے منقول ہے الفاظ حدیث یوں ہیں ''طالب علم کے لیے آسمان کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتے ہیں۔''

دن کے شروع اور آخری حصہ میں نیک کام کیجیے درمیان کے گناہ معاف

(۹) مَنِ اسْتَفْتَحَ اَوَّلَ نَهَارِهٖ بِخَيْرٍ وَ خَتَمَهٗ بِالْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰٓئِكَتِهٖ لَا تَكْتُبُوْا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ (اخرجه الطبرانی و الضياء عن عبدالله بن بُسر رضی الله عنه كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۴۵۶)

جس شخص نے دن کا آغاز بھلے کام سے کیا اور دن کی انتہا بھلے کام سے کی اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اس کے درمیانی حصہ کے

گناہوں کو مت لکھو۔ (کنز العمال ۱۵/۷۸۱:۴۳۰۸۱)

جس نے آئندہ اچھے کام کئے اس کے پچھلے گناہ معاف

(۱۰) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِیْمَا بَقِیَ غُفِرَلَهٗ مَامَضٰی وَمَنْ اَسَآءَ فِیْمَا بَقِیَ اُخِذَ بِمَا مَضٰی وَبِمَا بَقِیَ۔(اخرجہ الطبرانی باسناد حسن، کنز العمال ۲/۲۴۴ : ۱۰۳۵۷ و عزاہ لابن عساکر عن ابی ذر)

حضرت رسول پاک ﷺ کا ارشاد ہے ”جس نے باقی ماندہ زندگی میں اچھے عمل کیے تو ماضی کے گناہوں کی بخشش کردی جائے گی، اور جس نے باقی ماندہ زندگی کو برے اعمال اور غفلت میں گزار دیا تو گذشتہ ایام اور باقی ایام دونوں کا مواخذہ ہوگا۔“

(۱۱) جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم فَقَالَ اَرَأَیْتَ مَنْ عَمِلَ الذُّنُوْبَ کُلَّهَا وَلَمْ یَتْرُکْ حَاجَةً (قَطْعُ الطَّرِیْقِ عَلَی الْحُجَّاجِ فِی ذِهَابِهِمْ لِلْحَجِّ) وَلَا دَاجَةً (قَطْعُ الطَّرِیْقِ عَلَی الْحَاجِّ فِی عَوْدَتِهِمْ مِنَ الْحَجِّ) فَهَلْ لِذٰلِکَ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ لَهٗ صلی اللہ علیہ و سلم فَهَلْ اَسْلَمْتَ؟ قَالَ الرَّجُلُ اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم تَفْعَلُ الْخَیْرَاتِ وَ تَتْرُکُ السَّیِّئَاتِ فَیَجْعَلُهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی خَیْرَاتٍ کُلَّهُنَّ قَالَ الرَّجُلُ وَغَدَرَاتِیْ وَفَجَرَاتِیْ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ فَمَا زَالَ یُکَبِّرُ حَتّٰی تَوَارٰی۔ (اخرجہ البزار والطبرانی بسند جید کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحہ ۱۱۲)

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اس شخص کے بارے میں بھلا مجھے بتایئے کہ جس شخص نے تمام قسم کے گناہ کیے ہوں حاجیوں کے

قافلے کو جاتے ہوئے بھی لوٹا اور واپس لوٹتے ہوئے بھی لوٹا کیا ایسے شخص کے لیے توبہ ہے؟ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا تو مسلمان ہو چکا؟" وہ آدمی کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "نیکیاں کرتے رہو اور برائیاں چھوڑتے رہو اللہ تعالیٰ ان تمام کو نیکیاں بنادے گا۔" وہ آدمی کہنے لگا بہت سی خیانتیں اور قسم قسم کی بیہودگیوں کو بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہاں" وہ آدمی (فرط خوشی) سے کہنے لگا: اللہ اکبر پس وہ مسلسل نعرۂ تکبیر کہے جارہا تھا حتی کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

نیک کام کرو اور بڑے گناہوں سے بچو چھوٹے گناہ معاف

(۱۲) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ وَأَبِیْ سَعِیْدٍ رضی الله عنهما اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَامِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ یَصُوْمُ رَمَضَانَ وَیُؤَدِّی الزَّکٰوةَ وَ یَجْتَنِبُ الْکَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی اِنَّهَا لَتَصْفِقُ (اَیْ مِنْ فَرَاغِهَا) ثُمَّ تَلَا اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَائِرَ مَاتُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ۔ (اخرجه ابن ماجه و ابن خزیمه و ابن حبان و الحاکم و صححه کنز العمال ۸۶۲/۱۵ میں "ابواب الجنة" تک ہے)

حضرت ابوہریرہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ نہیں ہے کوئی بندہ جو پانچوں نمازیں پڑھتا ہو، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ سات کبائر سے بچتا ہو مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے قیامت کے دن کھول دیئے جائیں گے۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت

فرمائی ﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَاتُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ ﴾ جن کاموں سے تم کو منع کیا جارہا ہے اگر تم ان میں سے جو بڑے بڑے گناہ ہیں بچتے رہو گے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ تم سے زائل کر دیں گے۔"

جس نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر قرآن پڑھنا سکھایا اس کے گناہ معاف

(۱۳) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ عَلَّمَ ابْنَهُ الْقُرْآنَ نَظْرًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ وَمَاتَاَخَّرَ (كذا في خصال المكفرة للذنوب المتقدمة و المتأخرة لابن حجر عسقلانی صفحه ۱۰۲، هذا طرف من حديث طويل عند الطبرانی فی الاوسط ۵۵۷/۲ : ۱۹۵۶، و هو فی مجمع الزوائد ۱۶۸/۷ و قال "فيه من لم اعرفه" و لفظه غفر الله.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن پڑھایا اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔"

اچھی طرح وضو کیجیے اور نماز پڑھیے، گناہ معاف

(۱۴) عَنْ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم يَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَلَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُ وَ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔ (رواه ابو داؤد باب المحافظة على الصلوات، رقم ۴۲۵)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ جو شخص ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور انہیں مستحب وقت میں ادا کرتا ہے، رکوع (سجدہ) اطمینان کے ساتھ کرتا ہے اور پورے خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی ضرور مغفرت فرمائے گا، اور جو شخص ان نمازوں کو وقت پر ادا نہیں کرتا اور نہ ہی خشوع سے پڑھتا ہے تو اس سے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں۔ چاہے مغفرت فرمائے چاہے عذاب دے'' (ابوداؤد)

(۱۵) عَنْ عَبْدِ اللهِ الصُّنَا بِحِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ، فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ۔ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَ صَلَاتُهٗ نَافِلَةً لَهٗ۔

(رواہ النسائی باب مسح الاذنین مع الراس رقم: ۱۰۳/۱/۲۹)

وَفِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ و فیہ مکان (ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَ صَلَاتُهٗ نَافِلَةً) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَ مَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

(رواہ مسلم باب اسلام عمرو بن عبسۃ رقم ۱۹۳۰ ج ۱/ ص ۲۷۶)

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا ’’جب مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے تمام گناہ ڈھل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ ڈھل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ ڈھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ ڈھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ ڈھل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ ڈھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا اس کے لیے مزید (فضیلت کا ذریعہ) ہوتا ہے۔‘‘ (نسائی)

ایک دوسری روایت میں حضرت عمرو بن عبسہ سلمی فرماتے ہیں کہ اگر وضو کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے جو اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو تمام فکروں سے خالی کر کے اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے تو یہ شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو۔

(مسلم ۱/۲۷۶)

(۱۶) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ لَا یُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوْءَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَاَخَّرَ۔(رواه البزار و رجاله موثقون و الحدیث حسن ان شاء الله مجمع الزوائد ۱/۵۴۲)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ’’جو بندہ کامل وضو کرتا ہے یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔‘‘

(بزار مجمع الزوائد، البحر الزخار ۳/۷۶)

(۱۷) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَ ہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَوْ اَرْبَعًا ـــــ شَکَّ سَہْلٌ ـــــ یُحْسِنُ فِیْہِمَا الرُّکُوْعَ وَالْخُشُوْعَ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ غُفِرَلَہٗ۔ (رواہ احمد و اسنادہ حسن مجمع الزوائد ۳/۵۶۴)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھتا ہے یا چار رکعت، ان میں اچھی طرح رکوع کرتا ہے اور خشوع سے بھی پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''

(مسند احمد ۶/۴۵۰، مجمع الزوائد)

(۱۸) عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رضی اللہ عنہ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ کَفَّیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْہَہٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم: مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْہِمَا نَفْسَہٗ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

قَالَ ابْنُ شِہَابٍ: وَکَانَ عُلَمَاءُ نَا یَقُوْلُوْنَ : ھٰذَا الْوُضُوْءُ اَسْبَغُ مَا یَتَوَضَّاُبِہٖ اَحَدٌ لِلصَّلٰوۃِ۔ (رواہ مسلم باب صفۃ الوضوء و کمالہ رقم : ۵۳۸، جلد ۱، صفحہ ۱۲۰)

حضرت حمران جو حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ

حضرت عثمان بن عفان نے پانی منگوایا وضو کے لیے اور وضو کرنا شروع کیا پہلے اپنے ہاتھوں کو (گٹوں تک) تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک صاف کی پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا، پھر سر کا مسح کیا پھر دائیں پیر کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پیر کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا: جس طرح میں نے وضو کیا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے، وضو کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا ''جو شخص میرے اس طریقہ کے مطابق وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھتا ہے کہ دل میں کسی چیز کا خیال نہیں لاتا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

حضرت ابن شہابؒ نے فرمایا ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ یہ نماز کے لیے کامل ترین وضو ہے۔ (مسلم ۱/۱۴۰)

اگر کسی سے گناہ سرزد ہو جائے تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے، اور معافی مانگے گناہ معاف

(۱۹) عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا فَیُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَءَ ھٰذِہِ الْآیَۃَ : وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ (ال عمران ۱۳۵، رواہ ابوداؤد باب الاستغفار رقم : ۱۵۲۱)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف

فرما دیتے ہیں۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ﴾ (وہ بندے جن کا حال یہ ہے کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی برا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آ جاتے ہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا ہے اور برے کام پر وہ اَڑتے نہیں اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) (ابوداؤد/۲۱۳)

نماز کے لیے اچھی طرح وضو کیجیے سارے گناہ معاف

(۲۰) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ الْخَصْلَۃَ الصَّالِحَۃَ تَکُوْنُ فِی الرَّجُلِ فَیُصْلِحُ اللّٰہُ بِھَا عَمَلَہٗ کُلَّہٗ وَطُھُوْرُ الرَّجُلِ لِصَلَاتِہٖ یُکَفِّرُ اللّٰہُ بِہٖ ذُنُوْبَہٗ وَ تَبْقٰی صَلَاتُہٗ لَہٗ نَافِلَۃً۔(اخرجہ ابو یعلی و الطبرانی فی الاوسط و البیھقی و البزار و اسنادہ حسن الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۱۵۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کوئی اچھی خصلت کسی بندہ میں ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے تمام اعمال کو درست فرما دیتے ہیں اور آدمی جب نماز کے لیے وضو کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور اس کی نماز مزید انعام کے طور پر باقی رہتی ہے۔''

(۲۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ کَمَا اُمِرَ وَ صَلّٰی کَمَا اُمِرَ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ۔(رواہ النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان فی صحیحہ اِلَّا انہ قال غفرلہ

ما تقدم من ذنبه كذا في الترغيب جلد ١ صفحه ١٥٩ تا ١٦٠)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو آدمی وضو کرے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے اور نماز پڑھے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے تو اس کے گذشتہ عمل کی مغفرت کردی جائے گی'' اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔

(سنن نسائی جلد ۱، صفحہ ۳۴)

وضو کرکے فوراً درج ذیل دعا پڑھے دو وضوؤں کے درمیان جو گناہ کیے وہ معاف

(۲۲) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ یَدَیْهِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَا ثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَا ثًا وَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَا ثًا وَیَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلَا ثًا وَمَسَحَ رَاْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ لَمْ یَتَکَلَّمْ حَتّٰی یَقُوْلَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ و اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ غُفِرَلَهُ مَا بَیْنَ الْوُضُوْئَیْنِ۔(اخرجه ابو یعلیٰ و الدارقطنی كذا في الترغیب جلد ۱ ،صفحه ۲۷، مسند ابی یعلی ۱ /۱۵۷)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس آدمی نے وضو کا ارادہ کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور اپنے دونوں ہاتھ کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا پھر بات کیے بغیر اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ و اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ پڑھے تو اس وضو سے لے کر آئندہ وضو تک

گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔''

رات کو باوضو سویا کرو گناہ معاف

(۲۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ طَهِّرُوْا هٰذِهِ الْاَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبِيْتُ طَاهِرًا اِلَّا بَاتَ مَعَهٗ فِيْ شِعَارِهٖ مَلَكٌ لَا تَنْقَلِبُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَاِنَّهٗ بَاتَ طَاهِرًا۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد جید کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۰۹۔ کنزالعمال ۹/۲۷۷ : ۲۶۰۰۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے جسموں کو پاک رکھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا کیوں کہ جو بندہ بھی باوضو رات گزارے گا تو اس کے ساتھ اس کے اندرونی کپڑے (یعنی بنیان وغیرہ) میں ایک فرشتہ رات گزارتا ہے۔ رات کی جس گھڑی میں بھی بندہ جب کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کی مغفرت فرمادے کیوں کہ اس نے باوضو رات گذاری ہے۔''

جمعہ کے دن غسل کیجئے گناہ معاف

(۲۴) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَسِلُّ الْخَطَايَا مِنْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ اِسْتِلَالًا (ای یُخرِجُهَا مِنْ جُذُوْرِهَا)(اخرجہ الطبرانی و رواتہ ثقات کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۹۶)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ''جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں سے سونت کر نکال دیتا

ہے۔" (کنز العمال ۷/۷۵۴: ۲۱۳۴۶)

جمعہ کے دن درج ذیل کام کیجئے گناہ معاف

(۲۵) عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَ مَسَّ طِیْبًا اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ وَ لَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہٖ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَسْجِدَ فَیَرْکَعُ مَا بَدَالَہٗ، وَلَمْ یُؤْذِ اَحَدًا ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یُصَلِّیَ کَانَ کَفَّارَۃً لِمَا بَیْنَھَا وَ بَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی۔ (مسند احمد ۵/۴۲۰ رقم الحدیث : ۲۳۶۱۸)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا "جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور جو اچھے کپڑے اسے میسر تھے وہ پہنے اور خوشبو لگائی اگر اس کے پاس ہو پھر وہ نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا اور اس کی احتیاط کی کہ پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا ہوا نہیں گیا پھر (سنتوں اور نفلوں) کی اللہ نے توفیق دی وہ پڑھی، پھر جب امام خطبہ دینے کے لیے آیا تو ادب اور خاموشی سے اس کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنا یہاں تک کہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو اس بندے کی یہ نماز اس جمعہ اور اس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان گناہوں اور خطاؤں کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔"

(۲۶) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَ یَتَطَھَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّھُوْرِ وَ یَدَّھِنُ مِنْ دُھْنِہٖ وَ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَہٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَلَہٗ مَا بَیْنَہٗ و بَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی۔

(رواہ البخاری و النسائی و فی روایۃ لہ)

مَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَمَا اُمِرَ ثُمَّ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ حَتّٰی یَاْتِیَ

الْجُمُعَةَ وَ يُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ۔

رواہ الطبرانی و فی آخرہ : اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى مَا اجْتُنِبَتِ الْمَقْتَلَةُ (وَهِيَ الْكَبَائِرُ) و ذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ۔(کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۸۷)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہوسکے صفائی، پاکیزگی کا اہتمام کرے اور جو تیل خوشبو اس کے گھر میں ہو وہ لگائے پھر وہ گھر سے نماز کے لیے جائے اور مسجد میں پہنچ کر اس کی احتیاط کرے کہ جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ بیٹھے پھر جو نماز یعنی سنن، نوافل کی جتنی رکعتیں اس کے لیے مقدور ہوں وہ پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس کو سنے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی اس کی ساری خطائیں ضرور معاف کردی جائیں گی۔''

اور نسائی کی ایک روایت میں الفاظِ حدیث یوں ہیں۔

''جو بھی آدمی جمعہ کے دن غسل کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے پھر وہ اپنے گھر سے نکلے حتی کے نمازِ جمعہ کے لیے وہ حاضر ہو جائے، پھر توجہ اور خاموشی کے ساتھ خطبہ کو سنے حتی کہ وہ اپنی نماز پوری کرلے تو اس کی یہ نماز گذشتہ جمعہ کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔''

اور طبرانی کی روایت کے آخر میں یوں ہے کہ ''اس بندہ کی نماز اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی ساری خطاؤں کا کفارہ بن جائے گی جب تک کہ کبائر سے بچا رہے اور یہ برکت اس کو ہمیشہ ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔''

جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی

اس کے پچھلے سارے گناہ معاف

(۲۷)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ : اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ : آمِیْنَ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ فِیْ السَّمَاءِ آمِیْنَ، فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(رواه البخاری، باب فضل التامین رقم: ۷۸۱،ومسلم ۱/۱۷۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''جب تم میں سے کوئی (سورۂ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں۔ اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔'' (بخاری ۱/۱۰۸، مسلم ۱/۱۷۶)

جس کی تحمید فرشتوں کی تحمید سے مل گئی

اس کے پچھلے سارے گناہ معاف

(۲۸)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه انَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رواه مسلم باب التسمیع و التحمید و التامین رقم : ۹۱۳، ۱/۱۷۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''جب امام (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا

لَکَ الْحَمْدُ کہو۔ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل جاتا ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' (مسلم)

چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کیجیے گناہ معاف

(۲۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رواه ابن ماجه باب ماجاء فی صلوة الضحی رقم: ۱۳۸۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (ابن ماجہ، صفحہ ۹۸)

اللہ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھیے گناہ معاف

(۳۰) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّیْ الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ (رواه احمد ۵/۱۷۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں سے گر رہے تھے۔ آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں ہاتھ میں لیں ان کے پتے اور بھی گرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ابوذر'' میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا ''مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ

ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں۔'' (مسند احمد)

تہجد کا اہتمام کیجیے گناہ معاف

(۳۱) عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَ ھُوَ قُرْبَۃٌ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَ مَکْفَرَۃٌ لِلسَّیِّئَاتِ وَ مَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ۔(رواہ الحاکم و قال ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط البخاری و لم یخرجاہ و وافقہ الذھبی ۱/۳۰۸)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تہجد ضرور پڑھا کرو۔ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہو گے۔'' (مستدرک حاکم)

اشراق کی نماز پڑھئے گناہ معاف

(۳۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاہُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی لَا یَقُوْلُ اِلَّا خَیْرًا غُفِرَلَہٗ خَطَایَاہُ وَ اِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رواہ ابوداؤد باب صلوۃ الضحی، رقم : ۱۲۸۷)

حضرت معاذ بن انس جُھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دو رکعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔'' (ابوداؤد ۱/۱۸۳)

رمضان میں تراویح کا اہتمام کیجئے گناہ معاف

(۳۳)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(رواه البخاری باب تطوع قیام رمضان من الایمان رقم : ۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو رمضان کی رات میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و انعام کے شوق میں نماز پڑھتا ہے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔'' (بخاری ۱/۱۰)

جمعہ کے دن خوب دھیان سے خطبہ سنئے دس دن کے گناہ معاف

(۳۴)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَ اَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَابَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِیَادَةُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغٰی.(رواه مسلم باب فضل من استمع و انصت فی الخطبة رقم : ۱۹۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے خوب دھیان سے خطبہ سنتا ہے اور خطبہ کے دوران خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں —— اور جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا یعنی دورانِ خطبہ ان سے کھیلتا رہا (یا چٹائی، کپڑے وغیرہ سے کھیلتا رہا) تو اس نے فضول کام کیا۔ (مسلم ۱/۲۸۳)

پیدل چل کر آیئے اور جماعت سے نماز پڑھئے گناہ معاف

(۳۵)عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْ فِی الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ (رواه مسلم باب فضل الوضوء و الصلوٰة عقبه،رقم: ۵۴۹ ۱/۱۲۲)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص کامل وضو کرتا ہے پھر فرض نماز کے لیے چل کر جاتا ہے اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ یا مسجد میں نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (مسلم)

گناہوں کو مٹانے والے چند اعمال

(۳۶)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَ یَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَكَارِهِ وَ كَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ۔(رواه مسلم باب فضل اسباغ الوضوء علی المکاره رقم : ۵۸۷ ۱/۱۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتلاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجے بلند فرماتے ہیں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتلایئے۔ ارشاد فرمایا ''ناگواری ومشقت کے باوجود کامل وضو کرنا۔ مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا یہی حقیقی

رباط (دشمنانِ دین کی نگرانی کرنا) ہے۔" (مسلم)

بلند آواز سے اذان دیجیے، گناہ معاف

(۳۷)عَن البَرَاءِ بن عَازِب رضی الله عنه اَنّ نَبِیَّ الله صلی الله علیه و سلم قال: انّ الله وَ مَلائکتهُ یُصَلُّوْنَ عَلی الصَّفِ المُقَدّم والمُؤذّنُ یُغفَرُلَهُ بِمَدّ صَوْتِهِ وَ یُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَّیَا بِسٍ وَلَهُ مِثْلُ اجرِ مَنْ صَلّیٰ مَعَهُ۔(رواه النسائی باب رفع الصوت بالاذانِ رقم : ۶۴۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بلاشبہ اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں، فرشتے ان کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں، اور مؤذن کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے جو جاندار و بے جان اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کی تصدیق کرتے ہیں اور مؤذن کو ان تمام نمازیوں کے برابر اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی" (نسائی، ۱/۱۰۶)

پانچوں نمازوں کا اہتمام کیجئے، گناہ معاف

(۳۸)عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رضی الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ الصَّلَوَاتُ الخَمْسُ کَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهَا ثُمّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَعْتَمِلُ فَکَانَ بَیْنَ مَنْزِلِهِ وَ مُعْتَمَلِهِ خَمْسَةُ اَنْهَارٍ فَاِذَا اَتٰی مُعْتَمَلَهُ عَمِلَ فِیْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَاَصَابَهُ الْوَسَخُ اَوِ الْعَرَقُ فَکُلَّمَا مَرَّ بِنَهْرٍ اغْتَسَلَ مَاکَانَ ذٰلِکَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهِ فَکَذٰلِکَ الصَّلَاةُ کُلَّمَا عَمِلَ خَطِیْئَةً فَدَعَا وَاسْتَغْفَرَ غُفِرَلَهُ مَا کَانَ قَبْلَهَا۔ (رواه البزار و الطبرانی فی الاوسط والکبیر و زاد فیه ثُمَّ صَلّیٰ صَلَاةً اسْتَغْفَرَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

مَا کَانَ قَبْلَهَا۔ وفيه : عبدالله بن قريظ ذكره ابن حبان في الثقات و بقية رجاله رجال الصحيح مجمع الزوائد ۲/ ۳۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو صغیرہ گناہ ہو جاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔'' اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے جس میں وہ کچھ کاروبار کرتا ہے اس کے کارخانہ اور مکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہیں۔ جب وہ کارخانہ میں کام کرتا ہے تو اس کے بدن پر میل لگ جاتا ہے یا اسے پسینہ آجاتا ہے پھر گھر جاتے ہوئے ہر نہر پر غسل کرتا ہوا جاتا ہے اس بار بار غسل کرنے سے اس کے جسم پر میل نہیں رہتا۔ یہی حال نماز کا ہے کہ جب بھی کوئی گناہ کر لیتا ہے تو دعا استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نماز سے پہلے کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔''

(۳۹)عَنْ سَلْمَانَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هٰذَا الْوَرَقُ وَ قَالَ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ.(هود : ۱۱۴ وهو جزء من الحديث، رواه احمد ۵/ ۴۳۷)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔'' پھر آپ نے قرآن کریم کی آیت ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴾ تلاوت فرمائی ''آپ دن کے دونوں کناروں اور

رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجیے۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہے۔ یہ باتیں مکمل نصیحت کی ہیں ان لوگوں کے لیے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

(۴۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم کَانَ یَقُوْلُ الصَّلٰوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ اِلیٰ رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ مَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ الْکَبَائِرَ۔(رواہ مسلم باب فضل الوضوء و الصلوۃ عقبہ رقم ۵۵۲، مسلم ۱/۱۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب کہ ان اعمال کو کرنے والا کبیرہ گناہوں سے بچے۔ (مسلم)

پانچوں نمازوں اور جمعہ کا اہتمام کیجئے اور جنابت کے بعد غسل کیجئے گناہ معاف

(۴۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ الصَّلٰوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَاتِ کَفَّارَاتٌ لِمَا بَیْنَهَا، قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَدَاءُ الْاَمَانَةِ؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاِنَّ تَحْتَ کُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً۔(رواہ ابن ماجه صفحه ۴۴، قال فی الزوائد و اسنادہ ضعیف و البیهقی و فیه من تکلم فیه و الضیاءُ فی المختارہ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور امانت کا ادا کرنا یہ اپنے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں۔“ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! امانت کا ادا کرنا کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جنابت کے بعد غسل کرنا، کیوں کہ ہر بال کے نیچے جنابت یعنی نجاست ہوتی ہے۔“ (ابن ماجہ صفحہ۴۴)

صف میں خالی جگہ ہو تو پُر کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۴۲) عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ سَدَّ فُرْجَۃً فِی الصَّفِّ غُفِرَ لَہٗ۔ (رواہ البزار و اسنادہ حسن کذا فی مجمع الزوائد ۲/ ۲۵۱ و طبع آخر ۲/ ۹۴)

حضرت اَبُوْ جُحَیْفَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پُر کیا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔“
(بزار مجمع الزوائد)

پانچوں نمازوں کی پابندی کیجیے درمیان کے گناہ معاف

(۴۳) مَامِنْ حَافِظَیْنِ یَرْفَعَانِ اِلَی اللّٰہِ بِصَلَاۃِ رَجُلٍ مَعَ صَلَاۃٍ اِلَّا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُشْھِدُکُمَا اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَھُمَا۔ (اخرجہ البیھقی عن انس)

کِرَاماً کَاتِبِیْن کسی آدمی کی ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز جب اللہ تعالیٰ کی جناب میں پیش کرتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں: ”میں تم دونوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان دونوں نمازوں کے درمیان میرے بندے سے جو گناہ ہوئے وہ میں نے معاف کر دیئے۔“ (کنز العمال ۷/ ۲۹۰: ۱۸۹۲۷)

(۴۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم تَحْتَرِقُوْنَ (اَیْ بِارْتِکَابِ الْمَعَاصِیْ) فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الصُّبْحَ

غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَنَامُوْنَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَسْتَيْقِظُوْا۔(رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط باسناد حسن كذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۲۳۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ارتکابِ معاصی سے تم جل رہے ہو اور جب تم صبح کی نماز پڑھ لیتے ہو تو نماز اس کو دھو دیتی ہے اور پھر تم جلنے لگتے ہو، جلنے لگتے ہو، پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے، پھر تم جلنے لگتے ہو، خوب جلنے لگتے ہو۔ اور جب تم عصر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے۔ پھر تم جلنے لگتے ہو اور خوب جلنے لگتے ہو اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے۔ پھر تم جلنے لگتے ہو اور خوب جلنے لگتے ہو پھر جب تم عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ اس کو دھو دیتی ہے، پھر تم سو جاتے ہو تو تمہارے خلاف کوئی بات نہیں لکھی جاتی حتی کہ تم بیدار ہو جاؤ۔'' (المعجم الاوسط ۳/۱۱۹: ۲۲۲۵)

(۴۵) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ لِيَنْظُرَ مَا اجْتِهَادُهُ (أَيْ فِي الْعِبَادَةِ) قَالَ فَقَامَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَكَأَنَّهُ لم يَرَ الَّذِيْ كَانَ يَظُنُّ (أَيْ مِنْ كَثْرَةِ عِبَادَةِ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ) فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَلْمَانُ حَافِظُوْا عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهٰذِهِ الْجِرَاحَاتِ (أَيِ الصَّغَائِرِ) مَالَمْ تُصِبِ الْمَقْتَلَةَ (أَيِ الْكَبَائِرَ)(رواه الطبرانی فی الكبير موقوفا كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۲۳۶، وفی كنز العمال ۹/۸ : ۲۱۶۳۶)

حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت سلمان فارسی

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رات گزاری تاکہ آپ کی عبادت میں کوشش کا منظر دیکھیں تو کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی آخری شب میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو گویا انہوں نے وہ منظر نہیں دیکھا جس کا ان کو گمان تھا (یعنی حضرت سلمان کی کثرت عبادت) اور یہ بات حضرت سے عرض بھی کردی تو آپ نے ارشاد فرمایا ان پانچوں نمازوں کی محافظت کرو کیوں کہ یہ فرض نمازیں چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔"

(۴۶) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اَلْمُسْلِمُ يُصَلِّيْ وَ خَطَايَاهُ مَرْفُوْعَةٌ عَلٰى رَأْسِه كُلَّمَا سَجَدَ تَحَاتَّ عَنْهُ (اَیْ تَتَسَاقَطُ) فَيَفْرَغُ مِنْ صَلَاتِه وَ قَدْ تَحَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ۔(كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۲۳۷)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس کے سر پر رکھی ہوئی ہوتی ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے گر جاتی ہیں جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس حال میں فارغ ہوتا ہے کہ اس کی خطائیں اس سے جھڑ چکی ہوتی ہیں۔" (کنز العمال ۸/ ۸: ۲۱۶۳۵ وعزاہ لابن زنجویہ)

(۴۷) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم يَقُوْلُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً اَوْ سَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔(رواه احمد و البزار بنحوه باسناد حسن هكذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۲۵۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا "جس آدمی نے اللہ کے لیے رکوع کیا یا سجدہ کیا تو اللہ اس رکوع، سجدہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک خطا معاف فرمائیں گے۔"

جنگل میں رہنے والا جب اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(۴۸) یَعْجَبُ رَبُّکَ مِنْ راعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَأْسِ شِظْیَۃٍ بِجَبَلٍ یُؤَذِّنُ لِلصَّلَاۃِ وَ یُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلیٰ عَبْدِیْ ھٰذَا یُؤَذِّنُ وَ یُقِیْمُ لِلصَّلَاۃِ یَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَ اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ۔(اخرجہ احمد و سعید بن منصور و ابوداؤد و النسائی والکعبی و الطبرانی والبیھقی عن عقبۃ بن عامر رضی اللّٰہ عنہ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی بکریاں چرانے والا کسی پہاڑ کی جڑ میں (یا جنگل میں) اذان کہتا ہے اور نماز پڑھنے لگتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس سے بے حد خوش ہوتا ہے اور تعجب وتفاخر سے فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو جی میرا بندہ اذان کہہ کر نماز پڑھنے لگا یہ سب میرے ڈر کی وجہ سے کر رہا ہے۔ میں نے اس کی مغفرت کردی اور جنت کا داخلہ طے کر دیا۔“ (کذا فی کنز العمال ۷/۲۹۴ واللفظ لابی داؤد باب الاذان فی السفر ۱/۱۷۰)

نماز کے لیے پیدل آیئے اور جایئے، ہر قدم پر ایک گناہ معاف

(۴۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ و سلم مَنْ رَاحَ اِلیٰ مَسْجِدِ الْجَمَاعَۃِ فَخَطْوَۃٌ تَمْحُوْا عَنْہُ سَیِّئَۃً وَ خَطْوَۃٌ تَکْتُبُ لَہٗ حَسَنَۃً ذَاھِبًا وَّ رَاجِعًا۔(رواہ احمد باسناد حسن و الطبرانی و ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۲۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ''جو آدمی اس مسجد کی طرف چلے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہو تو ہر ایک قدم اس کی ایک خطا کو مٹا دے گا اور دوسرے قدم پر ایک نیکی لکھی جائے گی آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی۔''

اذان سن کر درج ذیل دعا پڑھیے آپ کے گناہ معاف

(۵۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنه عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ : وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ و سلم رَسُوْلًا غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَ فِیْ رِوَایَةٍ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ وَ فِیْ رِوَایَةٍ غُفِرَلَهٗ۔(رواه مسلم والترمذی و النسائی و غیرهم كذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۱۸۵)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص موذن کی اذان سننے کے وقت (یعنی جب وہ اذان پڑھ کر فارغ ہوجائے) یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

جس نے سجدہ میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہا اس کے گناہ معاف

(۵۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَالَ وَهُوَ سَاجِدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَبِّ اغْفِرْلِیْ لَمْ یَرْفَعْ (اَیْ رَاْسَهٗ مِنَ

السُّجُوْدِ) حَتّٰی یُغْفَرَ لَهٗ۔ (رواہ ابن مخلد والدیلمی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس آدمی نے سجدہ کی حالت میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہا، سجدے سے وہ سر اٹھا نہیں پائے گا کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

(کنز العمال ۷/ ۲۶۵:۱۹۸۰۸)

جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھی اس کے دن کے گناہ معاف

(۵۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ یَوْمَهٗ ذٰلِکَ۔ (رواہ ابن عساکر کذا فی البدایۃ جلد ۱، صفحہ ۲۵۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔'' (کنز العمال ۷/ ۳۷۵:۱۹۳۵۶)

جس نے عصر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھی اس کے گناہ معاف

(۵۳) عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ یُصَلُّوْنَ هٰذِهِ الْاَرْبَعَ الرَّکَعَاتِ قَبْلَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَمْشِیَ عَلَی الْاَرْضِ مَغْفُوْرًا لَهَا حَقًّا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۰۴)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''میری امت مسلسل عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتی رہے گی حتی کہ وہ زمین پر اس حال میں چلے گی کہ یقیناً اس کی مغفرت کی جا چکی ہوگی''

(کنز العمال ۷/۳۸۴:۱۹۴۱۱)

جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اس کے گناہ معاف

(۵۴) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ حَبِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم يُصَلِّيْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكْعَاتٍ، وَقَالَ: صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكْعَاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رواہ الطبرانی و الثلاثة كذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۰۴)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے، اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو بندہ مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے گا اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

جو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کے درمیان عبادت کرتا رہا اس کے گناہ معاف

(۵۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ اَحْيٰى مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُفِرَلَهُ وَ شَفَعَ لَهُ مَلَكَانِ۔ (اخرجه ابو الشيخ و ابن حبان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص ظہر اور عصر کے درمیان اور مغرب اور عشاء کے درمیان جاگتا رہا (یعنی عبادت کرتا رہا) اس کی مغفرت کردی جائے گی اور (بروز قیامت) دو فرشتے اس کے لیے سفارش کریں گے۔''

میاں بیوی ایک دوسرے کو بیدار کریں اور تہجد پڑھیں دونوں کے گناہ معاف

(۵۶) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ وَ اَبِی سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کُتِبَا فِی الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ و الذَّاکِرَاتِ۔(رواہ ابو داؤد و اخرجہ الطبرانی و لفظہ)

عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَا مِنْ رَجُلٍ یَسْتَیْقِظُ مِنَ اللَّیْلِ فَیُوْقِظُ اِمْرَاَتَہٗ فَاِنْ غَلَبَھَا النَّوْمُ نَضَحَ فِیْ وَجْھِھَا الْمَاءَ فَیَقُوْمَانِ فِیْ بَیْتِھِمَا فَیَذْکُرَانِ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ سَاعَۃً مِنَ اللَّیْلِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا۔(کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب خاوند رات کو اپنی بیوی کو اٹھائے پھر دونوں تہجد پڑھیں تو ان دونوں کو بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے'' (رواہ ابوداؤد)

اور طبرانی نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں ''جو آدمی رات کو بیدار ہوکر اپنی بیوی کو جگائے جس پر نیند کا غلبہ ہو رہا ہو (اور غلبۂ نیند کی وجہ سے اگر وہ نہ اٹھ سکی) تو

اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا دے دیا، پھر دونوں اپنے گھر میں عبادت کے لیے کھڑے ہوئے اور رات کی ایک گھڑی اللہ عزوجل کا ذکر کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔" (کنز العمال ۷/۹۳ ۲۱۴۳۹:۷)

صلاۃ التسبیح پڑھئے سارے گناہ معاف

(۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه : يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ أَلَا افْعَلُ بِكَ اَوْقَالَ لَكَ : عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيْمَهُ و حَدِيْثَهُ خَطَأَهُ وَعَمَدَهُ صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَ عَلَانِيَتَهُ (عَشْرُ خِصَالٍ) اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَ اَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَ اَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِىْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا (اَىْ قَبْلَ الْقِيَامِ لِلرَّكْعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا) فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ۔

اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً۔(اخرجه النسائى و ابوداؤد ۱/۱۸۳ و ۱۸۴ و ابن ماجه و البيهقى فى الدعوات والدارقطنى و ابن حبان و الطبرانى و الحاكم و ابن خذيمه فى صحيحه)

و صححه الحاكم و حسنهٗ جماعة منهم ابن منده والمنذرى و ابن الصلاح والنووى و السبكى و ابن حجر رحمهم الله وَقَالَ لَهٗ شَوَاهِدُ تُقَوِّيْهِ، وَقَدْ رَوَاهُ ابوداؤد مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَمْرٍو رضى الله عنه باسنادٍ لا بأس به و لفظهٗ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه و سلم إِنِّيْ غَدًا اَحْبُوْكَ وَ اُثِيْبُكَ وَ اُعْطِيْكَ قَالَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُعْطِيْنِيْ عَطِيَّةً قَالَ صلى الله عليه و سلم اِذَازَالَ النَّهَارُ فَقُمْ فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ (فَذَكَرَ نَحْوَهٗ) وَ فِيْهِ : فَاِنَّكَ لَوْ كُنْتَ اَعْظَمَ اَهْلِ الْاَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَلَكَ بِذَالِكَ قَالَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَسْتَطِعْ اُصَلِّيْهَا تِلْكَ السَّاعَةَ۔ قَالَ صلى الله عليه و سلم صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَىْ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ(و اخرجه البيهقى و قال المنذرى رواه هذا الحديث ثقاةٌ)

و رواه الحاكم من حديث عبدالله بن عمر رضى الله عنهما قَالَ وَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضى الله عنه اِلٰى بِلَادِ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا قَدِمَ اِعْتَنَقَهٗ وَ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ صلى الله عليه و سلم اَلَا اَهَبُ لَكَ اَلَا اُبَشِّرُكَ اَلَا اَمْنَحُكَ۔ اَلَا اُتْحِفُكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم تُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِالْحَمْدِ وَ سُوْرَةٍ ثُمَّ تَقُوْلُ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَ اَنْتَ قَائِمٌ قَبْلَ الرُّكُوْعِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهُنَّ عَشْرًا تَمَامَ هٰذِهِ الرَّكْعَةِ (اَىْ تَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رُكْنٍ مِنْهَا عَشْرًا وَ فِي الْاِعْتِدَالِ مِنَ الرُّكُوْعِ عَشْرًا وَ فِي السُّجُوْدِ عَشْرًا وَ فِي الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ عَشْرًا وَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ عَشْرًا وَ قَبْلَ الْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ عَشْرًا) قَبْلَ اَنْ تَبْتَدِءَ بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ تَفْعَلُ فِيْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ حَتّٰى تَتِمَّ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ۔(كذا فى الترغيب جلد:۱ صفحة ۴۷۰)

قالَ الحَاكِمُ هٰذا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ لَا غُبار عليه و تعقب

وَقَالَ الزركشی غَلَط ابْنُ الْجَوْزِیْ فِیْ اِخراجِ حَدِيْث صَلاة التَّسْبِيْح فِیْ الْمَوْضُوْعَاتِ لِاَنَّهُ رُوِیَ مِنْ ثَلاثِ طُرُقٍ وَلا يَلْزَمُ مِنْ ضُعْفِ بَعْضِهَا كَوْنُ الْحَدِيْثِ مَوْضُوْعًا وَ قَالَ الشَّوْكَانِیْ وَ تُحْفَةُ الذَّاكِرِيْنَ قَالَ السُّبْكِیْ صَلاةُ التَّسْبِيْح مِنْ مُهِمَّات مَسَائِلِ الدِّيْنِ وَلَا تَغْتَرُّ بِمَا فُهِمَ مِنْ بَعْضِهِمْ مَنْ رَدَّهَا وَقَالَ السُّيُوْطِیْ اِنَّ طُرُقَهُ كُلَّهَا ضَعِيْفَةٌ وَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنهما يَقْرُبُ مِنَ الْحَسَنِ وَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ : صَلاةُ التَّسْبِيْحِ مُرَغَّبٌ فِيْهَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّعْتَادَهَا فِیْ كُلِّ حِيْنٍ وَلَا يُتَغَافَلُ عَنْهَا وَ فِیْ رِوايَةٍ لِابْنِ الْمُبَارَكِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ قِرَاءَ ةِ الفاتِحَةِ وَالسُّوْرَةِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ القِرَاءَ ةِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِیْ الرُّكُوْعِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِی الرَّفْعِ مِنْهُ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِی السُّجُوْدِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِی الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فی السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَهٰذِهِ خَمْسٌ وَ سَبْعُوْنَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قال السُّبْكِیُّ وَجَلَالَةُ ابْنِ الْمُبَارَكِ : تَمْنَعُ مِنْ مُخَالَفَتِهِ وَ اِنَّمَا اُحِبُّ الْعَمَلَ بِمَا تَضَمَّنَهُ حَدِيْثُ ابْنِ عباسٍ رضى الله عنهما تَارَةً وَ بِحَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ تَارَةً اُخْرىٰ، اِنْتَهٰى مِنَ الدِّيْنِ الْخَالِصِ۔(و قد اطال الكنانی فی كتابه "تنزيه الشريعة" الدفاع عن اسانيد هذا الحديث مما يشفی الصدور فارجع اليه قال ابن تيميه "حديث موضوع" ولم يصب فی هذا بل هو حديث ضعيف)

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا ''اے میرے چچا کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں؟ ایک بخشش کروں؟ ایک چیز بتاؤں؟ تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں؟ جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ شانہ تمہارے سب گناہ پہلے پچھلے پرانے اور نئے، غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر کیے ہوئے چھوٹے اور بڑے، چھپ کر کیے ہوئے اور کھلم کھلا کیے ہوئے سب ہی

معاف فرما دے گا وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو اور ہر رکعت میں جب الحمد اور سورت پڑھ چکو تو رکوع سے پہلے کھڑے ہوئے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ مرتبہ پڑھو، پھر جب رکوع کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس مرتبہ پڑھو۔ پھر جب سجدہ کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ پڑھو پھر جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر جب دوسرے سجدہ سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو۔ ان سب کی میزان ۷۵ ہوئی۔ اسی طرح ہر رکعت میں ۷۵ دفعہ ہوگا۔ اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لو۔

ابوداؤد نے الفاظ حدیث یوں نقل کیے ہیں۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور ﷺ نے فرمایا ''کل صبح کو آنا تم کو ایک بخشش کروں گا، ایک چیز دوں گا، ایک عطیہ کروں گا۔'' وہ صحابی کہتے ہیں میں ان الفاظ سے یہ سمجھا کہ کوئی (مال) عطا فرمائیں گے (جب میں حاضر ہوا) تو فرمایا: ''جب دوپہر کو آفتاب ڈھل چکے تو چار رکعت نماز پڑھو۔'' اسی طرح سے بتایا جو پہلی حدیث میں گزرا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ''اگر تم ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ گنہگار ہو تو تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اگر اس وقت میں کسی وجہ سے نہ پڑھ سکوں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ''جس وقت ہو سکے دن میں یا رات میں پڑھ لیا کرو۔''

حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیث کے الفاظ یوں نقل کیے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفر کو حبشہ بھیج دیا تھا جب

وہ وہاں سے واپس مدینہ طیبہ پہنچے تو حضور ﷺ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا پھر فرمایا ''کیا میں تم کو ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تم کو ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو تحفہ نہ دوں؟'' انہوں نے عرض کیا ضرور۔ حضور ﷺ نے فرمایا ''چار رکعت نماز پڑھو'' پھر اسی طریقہ سے بتائی جو اوپر گذرا اس حدیث میں ان چار کلموں کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ العَلِيِّ العَظِيْمِ بھی آیا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کا یہ طریقہ نقل کیا گیا ہے کہ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنے کے بعد الحمد شریف پڑھنے سے پہلے پندرہ دفعہ ان کلموں کو پڑھے پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللهِ پڑھ کر الحمد شریف اور پھر کوئی سورت پڑھے۔ سورت کے بعد رکوع سے پہلے دس مرتبہ پڑھے، پھر رکوع میں دس مرتبہ، پھر رکوع سے اٹھ کر، پھر دونوں سجدوں میں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھے یہ ۷۵ ہوگئی (لہٰذا دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہی) علامہ سبکیؒ فرماتے ہیں کہ یہ نماز بڑی اہم ہے۔ بعض لوگوں کے انکار کی وجہ سے دھوکہ میں نہ پڑنا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ صلاۃ التسبیح کی ترغیب دی گئی ہے اس کا عادی بننا مستحب ہے اس سے غفلت نہیں برتنی چاہیے۔

مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھئے سارے گناہ معاف

(۵۸) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ لَمَّا فَرَغَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ بِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللّٰهُ تَعَالىٰ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهٗ و مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ وَلَايَاْتِيْ هٰذَا الْمَسْجِدَ اَحَدٌ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيْهِ اِلَّاخَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم اَمَّا اِثْنَتَانِ فَقَدْ

أَعْطِيَهُمَا وَأَرْجُوْا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةَ۔(رواه احمد و النسائی كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۲۱۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے یہ تین دعائیں مانگیں:

(۱) ایسا فیصلہ عطا فرما جو حکم الٰہی کے موافق ہو۔

(۲) اے اللہ مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے سوا کسی اور کے لیے مناسب نہ ہو۔

(۳) جو بھی بندہ اس مسجد میں صرف نماز پڑھنے کی غرض سے حاضر ہو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جس طرح ماں سے پیدائش کے دن تھا (یعنی کچھ بھی گناہ باقی نہ رہیں۔)'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بہر حال پہلی دو دعائیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبول کر لی گئیں اور مجھے اللہ کی ذاتِ عالی سے امید ہے کہ ان کی تیسری دعاء بھی قبول فرمالی گئی۔'' (النسائی فی کتاب المساجد ۱/۱۱۲، بالفاظ متقاربۃ)

جمعہ کے دن فجر کی نماز با جماعت پڑھنے گناہ معاف

(۵۹) عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم مَا مِنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ صَلَاةٌ اَفْضَلَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ الْجَمَاعَةِ وَ مَا اَحْسَبُ مَنْ شَهِدَهَا مِنْكُمْ اِلَّا مَغْفُوْرًا لَهٗ۔

(رواه البزار و الطبرانی)

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت پڑھنے سے کوئی نماز افضل نہیں ہے، اور میرا

گمان یہ ہے کہ جو آدمی فجر کی نماز با جماعت پڑھے گا اس کی ضرور بالضرور مغفرت کردی جائے گی۔" (کنز العمال ۷/ ۳۶۹:۱۹۳۱۵)

شب قدر میں خوب نماز پڑھو اور

رمضان میں روزے رکھو گناہ معاف

(۶۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (اِحْتِسَابًا ای یطلب الاجر من الله وحده) (رواه البخاری فی کتاب الایمان صفحه ۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت) کے لیے کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، اور جو شخص رمضان المبارک کا روزہ رکھے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے تو اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔"

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز

پڑھئے دن بھر کے گناہ معاف

(۶۱) عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ عَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوةِ فِیْمَا بَیْنَ الْعِشَائَیْنِ (وَهُمَا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ) فَاِنَّهَا تُذْهِبُ بِمُلَاغَاةِ النَّهَارِ (اَیْ تُذْهِبُ بِآثَارِهَا وَتَمْحُوْهَا۔ اخرجه الدیلمی، کنز

العمال ۷/۳۸۷ : ۱۹۴۲۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کو لازم پکڑو کیوں کہ یہ دن بھر کے گناہوں اور بیہودگیوں کو صاف کردے گی۔''

جس نے رضائے الٰہی کے لیے مسجد بنائی

یا کنواں کھودا اس کے گناہ معاف

(۶۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ بَنیٰ مَسْجِدًا یَرَاهُ اللّٰهَ (اَیْ خَالِصًا لِوَجْهِهٖ) بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ فَاِنْ مَاتَ مِنْ یَوْمِهٖ غُفِرَلَهٗ وَمَنْ حَفَرَ بِئْرًا یَرَاهُ اللّٰهَ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ فَاِنْ مَاتَ مِنْ یَّوْمِهٖ غُفِرَلَهٗ.(رواه الطبرانی فی الأوسط کنز العمال ۷/۶۵۵ : ۲۰۷۶۳ و فیه '' ومن حفر قبرًا'' مکان بئرًا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے خالص اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائی تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے اگر اسی دن مرگیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی، اور جس نے اللہ کی رضا کے لیے کنواں کھودا تو اس کے لیے اللہ جنت میں گھر بنائیں گے اگر وہ اسی دن مرگیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

دس مرتبہ اللہ اکبر دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ کہیے:

اے اللہ میری مغفرت فرمادے، آپ کے گناہ معاف

(۶۳)عَنْ سَلْمٰی اُمِّ بَنِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللهِصلی الله

علیه وسلم اَنَّهَا قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اَخْبِرْنِیْ بِکَلِمَاتٍ وَلَا تُکْثِرْ عَلَیَّ، قَالَ قُوْلِیْ: اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ اللّٰهُ: هٰذَا لِیْ وَ قُوْلِیْ، سُبْحَانَ اللهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، یَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِیْ وَ قُوْلِیْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ، یَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ: فَتَقُوْلِیْنَ عَشْرَ مِرَارٍ، یَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ۔(رواه الطبرانی و رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۹)

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چند کلمات بتا دیجیے مگر زیادہ نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لیے ہے۔ دس مرتبہ سبحان اللہ کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لیے ہے، اور کہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ "اے اللہ! میری مغفرت فرما دے۔" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے مغفرت کر دی، تم اس کو دس مرتبہ کہو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرماتا ہے میں نے مغفرت کر دی۔" (طبرانی و مجمع الزوائد)

تیسرے کلمہ کا ورد کیجیے گناہ معاف

(۶۴) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم: قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَاِنَّهُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ وَهُنَّ یَحْطُطْنَ الْخَطَایَا کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا، وَهُنَّ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ۔(رواه الطبرانی باسنادین فی احد هما عمر بن راشد الیمامی و قد وثق علی ضعفه و بقیة رجاله رجال الصحیح مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۴ (۱۰/۹۳)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہا کرو، یہ باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں، اور یہ گناہوں کو

اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت سے (سردی کے موسم میں) پتے جھڑتے ہیں اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔" (طبرانی و مجمع الزوائد)

مندرجہ ذیل دعا کیجئے گناہ معاف

(٦٥)۔عَنْ بلال بن يسار بن زَيْدِ مولى النبى صلى الله عليه و سلم قال حدثنى أبى عن جدى رضى الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَلَهُ وَ اِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.(رواه ابو داؤد باب فى الاستغفار رقم : ١٥١٧ ، و رواه الحاكم من حديث ابن مسعود و قال صحيح على شرط مسلم الا انه قال يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا و وافقه الذهبى ١١٨/٢)

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اس کی مغفرت کردی جائے گی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو۔" ایک روایت میں ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہیں، قائم رکھنے والے ہیں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔" (ابوداؤد، مستدرک حاکم)

آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں

تو مندرجہ ذیل کلمات کہئے سارے گناہ معاف

(٦٦)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْكَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث حسن غریب باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر و التحمید رقم ۳۴۶۰ و زاد الحاکم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ و قال الذھبی : حاکم ثقة و زیادته مقبولة ۵۰۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”زمین پر جو شخص بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔(ترمذی ۲/۱۸۴)

ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کے اضافہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔(مستدرک حاکم)

سو مرتبہ سبحان اللہ کہیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ معاف

(۶۷)عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم فقال: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ : كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَ تُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔(رواہ مسلم باب فضل التھلیل و التسبیح والدعاء رقم : ۶۸۵۲)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ”کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟“ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی نے پوچھا

کہ ہم میں سے کوئی آدمی ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے گا اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ایک ہزار گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

(مسلم ۲/ ۳۴۵)

بازار میں مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر قدم رکھیے دس لاکھ گناہ معاف

(۶۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَ مَحَاعَنْہُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ۔(رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث غریبٌ باب مایقول اذا دخل السوق : رقم ۳۴۲۸)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے ہوئے یہ کلمات پڑھے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور اس کی دس لاکھ خطائیں مٹا دیتے ہیں، اور دس لاکھ درجے اس کے بلند کر دیتے ہیں۔'' (ترمذی)

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیے آپ کے گناہ معاف

(۶۹) اِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ خَرَقَتِ السَّمٰوٰتِ حَتّٰى تَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَيَقُوْلُ اُسْكُنِيْ فَتَقُوْلُ كَيْفَ اَسْكُنُ وَلَمْ يُغْفَرْ لِقَائِلِيْ فَيَقُوْلُ مَا اَجْرَيْتُكِ عَلٰى لِسَانِهٖ اِلَّا وَ قَدْ غُفِرَلَهٗ۔ (اخرجه الديلمي عن انس)

جب مسلمان بندہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو یہ کلمہ آسمانوں کو چیرتا ہوا اللہ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں ''ٹھہر جا'' وہ عرض کرتا ہے کہ کیسے ٹھہر جاؤں حالانکہ میرے پڑھنے والے کی مغفرت نہیں ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں ''میں نے اس کی مغفرت کرنے کے لیے ہی تجھ کو اس کی زبان پر جاری کیا تھا۔ (کنز العمال ۱/ ۴۸: ۱۳۵)

(۷۰) عَنْ اَنَسٍ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا طُمِسَتْ مَا فِيْ صَحِيْفَتِهٖ مِنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى تُسْكَنَ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ۔ (رواه ابو يعلى، مسند ابو يعلى ۳/۴۴۵ : ۳۵۹۹۔ و فيه عثمان بن عبدالرحمن و هومتروک مجمع الزوائد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں سے برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیے آپ کے گناہ معاف

(۷۱) اِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ يَا مَلَائِكَتِيْ عَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ رَبٌّ غَيْرِيْ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ۔ (اخرجه ابن

عساکر عن انس رضی اللہ عنہ)

جب بندہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہتا ہے تو حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "اے میرے فرشتو! میرے بندے نے جان لیا کہ میرے علاوہ اس کا کوئی رب نہیں ہے اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی۔"

(کنز العمال ۱/ ۴۸: ۱۳۶)

سونے والا جب کروٹ بدلے درج ذیل کلمات کہے گناہ معاف

(۲۷) اِذَا نَامَ الْعَبْدُ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَوْ عَلٰى مَضْجَعِهٖ مِنَ الْاَرْضِ الَّتِیْ هُوَ فِیْهَا فَانْقَلَبَ فِیْ لَیْلَةٍ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَیْمَنِ اَوْ جَنْبِهِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَائِکَةِ : اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِیْ لَمْ یَنْسَنِیْ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ رَحِمْتُهٗ وَ غَفَرْتُ لَهٗ۔ (اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة و ابن النجار عن انس رضی اللہ عنه)

جب بندہ اپنے بستر پر یا زمین پر سونے کے لیے لیٹتا ہے پھر رات کو دائیں جانب یا بائیں جانب کروٹ لیتا ہے پھر وہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں "میرے بندے کو دیکھو اس وقت بھی میرا بندہ مجھے بھولا نہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس پر رحمت نازل کی اور اس کی مغفرت کر دی۔"

(کنز العمال ۱۵/ ۳۴۵: ۴۱۳۱۵)

سچے دل سے کلمہ پڑھئے آپ کے گناہ معاف

(۷۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَ هِيَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَاللّٰهُ لَهُ (اخرجه احمد و النسائی و ابن ماجه)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جوشخص اس حال میں مرے کہ لَا اِلٰهَ اَلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهُ کی صدق دل کے ساتھ گواہی دیتا ہوتو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''

(رواہ ابن ماجہ فی فضل لا الہ الا اللہ صفحہ ۱۶۹، اشرفی)

فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھئے سارے گناہ معاف

(۷۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ صَلَاةِ الغَدَاءِ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ وَ هَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رواہ النسائی، کذا فی کنز العمال ۱/۴۶۴ : ۲۰۱۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے صبح کی نماز کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ سبحان اللہ اور سو (۱۰۰) مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھا تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ایک بار درج ذیل دعا پڑھیے سارے گناہ معاف

(۷۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(اخرجه مسلم وغیره كنز العمال /۱۲۹ : ۳۴۶۰ و عزاه لمسلم و احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ اور الحمدللہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ پڑھے یہ ۹۹ ہو گئے پھر ۱۰۰ کو پورا کرنے کے لیے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

درج ذیل دو کام کیجیے سارے گناہ معاف

(۷۶) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم خَصْلَتَانِ لَا یُحْصِیْهِمَا عَبْدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ هُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِیْلٌ یُسَبِّحُ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَیَحْمِدُهٗ عَشْرًا وَیُكَبِّرُهٗ عَشْرًا فَتِلْكَ مِئَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ بِاللِّسَانِ (اَیْ عَقِبَ الْخَمْسِ الصَّلَوٰتِ) وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِئَةٍ فِی الْمِیْزَانِ (لِاَنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا) وَ

اِذَا اٰوىٰ اِلىٰ فِرَاشِهٖ يُسَبِّحُ ثَلَا ثًا وَّ ثَلَا ثِيْنَ وَ يَحْمِدُ ثَلَا ثًا وَّ ثَلَا ثِيْنَ وَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَّ ثَلَا ثِيْنَ فَتِلْكَ مِئَةٌ بِاللِّسَانِ وَ اَلْفٌ فِى الْمِيْزَانِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم : وَ اَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِىْ يَوْمِهٖ وَ لَيْلَتِهٖ اَلْفَيْنِ وَ خَمْسَ مِاْئَةِ سَيِّئَةٍ ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم يُعْقِدُهُنَّ بِيَدِهٖ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَيْفَ لَا يُحْصِيْهَا؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم : يَاْتِىْ اَحَدَ كُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِىْ صَلَا تِهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كذا وَيَاْتِيْهِ عِنْدَ مَنَامِهٖ فَيُنَوِّمُهٗ (أَىْ حَتّٰى لَا يَاْتِىْ بِهٰذِهِ الْاَذْكَارِ فِىْ مَوَاطِنِهَا) (رواه ابوداؤد و الترمذی و قال حدیث حسن صحیح و النسائی و ابن ماجه و ابن حبان فی صحیحه و اللفظ له كذا فی الترغیب جلد ۲ ، صفحه ۴۵۳، ترمذی باب بلا ترجمة بعد باب التسبیح و التكبیر و التحمید عند المنام ۱۷۷/۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جوان پر عمل کرے وہ جنت میں داخل ہو، اور وہ دونوں بہت سہل ہیں یعنی آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں (۱) تم میں سے کوئی آدمی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہے اور دس مرتبہ الحمد للہ کہے اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے یہ پڑھنے میں تو ۱۵۰ ہوئیں لیکن اعمال کے ترازو میں پندرہ سو (۱۵۰۰) ہوں گی۔ (۲) یہ کہ سوتے وقت سبحان اللہ الحمد للہ ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھے اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے تو یہ پڑھنے میں سو (۱۰۰) مرتبہ ہوئیں اور ثواب کے اعتبار سے ایک ہزار ہوئیں۔“ (اس لیے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گناہ ملتا ہے) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اور تم میں سے کون شخص دن رات میں پچیس سو (۲۵۰۰) گناہ کرے گا؟

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار فرماتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ کسی نے

پوچھا: یارسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نماز کے بعد شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں ضرورت ہے، فلاں کام ہے، اور جب سونے کا وقت ہوتا ہے وہ ادھر ادھر کی ضرورتیں یاد دلاتا ہے جس سے پڑھنا رہ جاتا ہے۔''

نماز کے بعد درج ذیل تسبیح پڑھے گناہ معاف

(۷۷) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَالَ دُبُرَ الصَّلَاۃِ : سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَامَ مَغْفُوْرًا لَہٗ۔(رواہ البزار، کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۵۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص نماز کے بعد کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وہ شخص اس حال میں کھڑا ہوگا کہ اس کی مغفرت ہوچکی ہوگی۔''

جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر سبحان اللہ العظیم وبحمدہ سومرتبہ کہا کرو آپ کے ایک لاکھ اور والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف

(۷۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : مَنْ قَالَ بَعْدَمَا یَقْضِیْ الْجُمُعَۃَ (اَیْ یُصَلِّیْھَا) سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ اَلْفِ ذَنْبٍ وَلِوَالِدَیْہِ اَرْبَعَۃً وَّ عِشْرِیْنَ اَلْفَ ذَنْبٍ۔(رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ صفحہ ۱۶۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر ''سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ'' سو

(۱۰۰) مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف فرمادیں گے۔"

صبح وشام سومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھئے سارے گناہ معاف

(۷۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ اِذَا اَمْسٰی مِاْةَ مَرَّةٍ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(اخرجه الحاکم و صححه و ابن ابی الدنیا وَیَأتی بعد ذلک نحوه من ابی الدرداء کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۴۵۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص صبح کو سو (۱۰۰) مرتبہ اور شام کو سو (۱۰۰) مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ پڑھے اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔" (کنز العمال ۱/۴۷۲: ۲۰۵۲ وعزاہ حب ک عن ابی ہریرہ)

(۸۰) عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم لَا یَدَعُ رَجُلٌ مِنْكُمْ اَنْ یَعْمَلَ لِلّٰهِ كُلَّ یَوْمٍ اَلْفَیْ حَسَنَةٍ حِیْنَ یُصْبِحُ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ مِئَةَ مَرَّةٍ فَاِنَّهَا اَلْفَا حَسَنَةٍ وَاللهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَنْ یَّعْمَلَ فِی یَوْمِهٖ مِنَ الذُّنُوْبِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ یَكُوْنُ مَا عَمِلَ مِنْ خَیْرٍ سِوٰی ذٰلِكَ وَافِرًا۔(هکذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۴۵۶، رواه الطبرانی و اللفظ له و احمد و عنده الف حسنة، کنز العمال ۲/۲۳۶ : ۳۹۰۸)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص اس بات کو نہ چھوڑے کہ وہ دو ہزار نیکیاں کرلیا کرے۔ صبح کے وقت اور شام کے وقت سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سو (۱۰۰) مرتبہ کہہ لیا کرے تو

اس کے لیے دو ہزار نیکیاں ہو جائیں گی اتنے گناہ ان شاء اللہ روزانہ کے ہوں گے بھی نہیں، اور اس تسبیح کے علاوہ جتنے نیک کام کیے ہوں گے ان کا ثواب علیحدہ نفع میں ہے۔"

صبح وشام درج ذیل کلمات دس مرتبہ کہا کرو دس گناہ معاف

(۸۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنه قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ غُدْوَۃً (ای صَبَاحًا) لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَاعَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَ کُنَّ لَہٗ قَدْرَ عَشْرِ رِقَابٍ وَ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَ مَنْ قَالَھَا عَشِیَّۃً کَانَ مِثْلَ ذٰلِکَ۔(ھکذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۵۵، رواہ احمد و النسائی و ابن حبان فی صحیحه)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کی دس خطاؤں کو معاف فرمادیں گے، اور یہ کلمات اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس کو شیطان سے پناہ میں رکھے گا اور جس شخص نے کلماتِ مذکورہ کو رات کے وقت پڑھا تو بھی مذکورہ فضیلت حاصل ہوگی۔"

اللہ کے پسندیدہ چار کلمے

(۸۲) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنهما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ

علیہ و سلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنَ الْکَلَامِ اَرْبَعًا : سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحٰنَ اللّٰہِ کُتِبَتْ لَہٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَۃً وَ حُطَّتْ عَنْہُ عِشْرُوْنَ سَیِّئَۃً وَمَنْ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ، وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ کُتِبَتْ لَہٗ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَۃً وَ حُطَّتْ عَنْہُ ثَلَاثُوْنَ سَیِّئَۃً۔(کنز العمال ۱/۲۱/۳ : ۱۹۹۹)

حضرت ابوہریرہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ رب العزت نے چار کلمے چن لیے ہیں سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پس جس نے کہا سُبْحَانَ اللہِ اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور بیس خطائیں معاف کی جائیں گی اور جس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور جس شخص نے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اس کے لیے بھی اتنا ثواب ہے اور جس شخص نے اخلاص سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی تیس خطائیں معاف ہوں گی۔''

مصافحہ کے وقت دونوں یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ اور مزاج پرسی کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں دونوں کے گناہ معاف

(۸۳)عَنِ البراءِ ابْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَ حَمِدَا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَاہُ غُفِرَ لَھُمَا۔(رواہ ابو داؤد باب فی المصافحۃ رقم : ۵۲۱۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں (یعنی مصافحہ کے وقت یَغْفِرُ

اللّٰہُ لَنا وَلَکُمْ اور مزاج پرسی کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہیں) تو ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' (ابوداؤد ۲/ ۷۰۸)

کھانے کے بعد اور کپڑا پہنتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھیے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف

(۸۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔ (رواہ ابوداؤد باب مایقول اذا لبس ثوبًا جدیدًا رقم : ۴۰۲۳ ابوداؤد ۲/ ۵۵۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ : تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اور جس نے کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ : تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔''

(ابوداؤد ۲/ ۵۵۸)

مندرجہ ذیل دعا کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۸۵)اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَیَعْجَبُ مِنَ الْعَبْدِ اِذْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ عَبْدِیْ عَرَفَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ وَ یُعَاقِبُ۔(اخرجہ ابن السنی و الحاکم عن علیؓ)

اللہ رب العزت بہت خوش ہوتا ہے جب بندہ یہ کہتا ہے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی۔ بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ پس تو میری مغفرت فرما دے کیونکہ گناہوں کو صرف تو ہی معاف کرسکتا ہے۔'' حق تعالیٰ شانہ فرماتا ہے ''میرے بندے نے جان لیا کہ اس کا ایک رب ہے جو مغفرت کرتا ہے اور سزا دیتا ہے۔'' (کنز العمال ۱/۴۷۷: ۳۱۹۳)

حضور ﷺ کی دعا کی برکت سے ظالم کے گناہ معاف

(۸۶) عَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم دَعَا لِاُمَّتِہٖ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ فَاُجِیْبَ : اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ مَاخَلَا الظَّالِمَ فَاِنِّیْ اٰخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْہُ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَیْتَ الْمَظْلُوْمَ الْجَنَّۃَ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ یُجِبْ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ أَعَادَ فَاُجِیْبَ اِلیٰ مَاسَاَلَ قَالَ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ رضی اللہ عنہما بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اِنَّ ھٰذِہٖ لَسَاعَۃٌ مَاکُنْتَ تَضْحَکُ فِیْھَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَکَکَ؟ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم : اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰہَ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ یَحْثُوْہُ عَلیٰ رَأْسِہٖ وَ

يَدْعُوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَارَاَيْتُ مِنْ جَزْعِهٖ۔(رواه ابن ماجه باب الدعاء بعرفة صفحه ۲۱۶، و اخرجه البيهقي مثله و لفظهٗ)

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم دَعَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ لِاُمَّتِهٖ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ فَاَكْثَرَ الدُّعَاءَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّيْ فَعَلْتُ اِلَّا ظُلْمَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَ اَمَّا ذُنُوْبُهُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ فَقَدْ غَفَرْتُهَا فَقَالَ صلى الله عليه و سلم يَا رَبِّ اِنَّكَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ تُثِيْبَ هٰذَا الْمَظْلُوْمَ خَيْرًا مِّنْ مَظْلَمَتِهٖ وَتَغْفِرَ لِهٰذَا الظَّالِمِ فَلَمْ يُجِبْهُ تِلْكَ الْعَشِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ غَدَاةُ الْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاَجَابَهُ اللّٰهُ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبَسَّمْتَ فِيْ سَاعَةٍ لَمْ تَكُنْ تَتَبَسَّمُ؟ فَقَالَ صلى الله عليه و سلم تَبَسَّمْتُ مِنْ عَدُوِّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ اِنَّهٗ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ لِيْ فِيْ اُمَّتِيْ اَهْوٰى يَدْعُوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ وَيَحْثُوْا التُّرَابَ عَلٰى رَاْسِهٖ۔(كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۲۰۳)

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو عرفات کے میدان میں اپنی امت کی مغفرت کی دعا مانگی جو قبول کرلی گئی ارشاد ہوا کہ سب کی مغفرت کردی گئی مگر ظالم کو معاف نہیں کروں گا، مظلوں کے لیے ظالم سے بدلہ لوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے رب اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت دے کر راضی کرلیں اور ظالم کی مغفرت فرمادیں۔ عرفہ کی شام آپ کی یہ دعا قبول نہ ہوئی، مزدلفہ کی صبح کو پھر آپ نے اس دعا کو دہرایا چنانچہ آپ کی یہ دعا بھی قبول ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یا مسکرا دیئے۔ حضرت ابوبکر اور عمر نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان اس قسم کے اوقات میں آپ ہنستے نہیں پھر کون سی وجہ ہنسی پر اُبھار رہی ہے؟ اللہ آپ کو ہنستا رکھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا

کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمالی اور (ظالمین کو شامل کرتے ہوئے) میری امت کی مغفرت فرمادی تو وہ آہ وواویلا سے چلانے لگا اور اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا۔ اس کی بے صبری کو دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی۔''

بیہقی کے الفاظِ حدیث یوں ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو عرفات کے میدان میں امت کی مغفرت کی دعا مانگی اور بہت الحاح وزاری سے دیر تک دعا مانگتے رہے، رحمت الٰہی جوش میں آئی اور اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہوا کہ میں نے تمہاری دعا قبول کرلی اور جو گناہ بندوں نے میرے لیے کئے ہیں وہ معاف کردیئے البتہ جو ایک دوسرے پر ظلم کیے ہیں ان کا بدلہ لیا جائے گا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر درخواست کی اور بار بار یہ درخواست کرتے رہے) کہ یا اللہ تو اس پر بھی قادر ہے کہ مظلوم کے ظلم کا بدلہ تو عطا فرمادے اور ظالم کے قصور کو معاف فرمادے۔ عرفہ کی شام یہ دعا قبول نہ ہوئی پھر مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پھر دہرائی۔ مزدلفہ کی صبح کو اللہ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمالی۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا، صحابہ نے عرض کیا: آپ نے ایسی حالت میں تبسم فرمایا کہ ایسے وقت تبسم کی عادت شریفہ نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ جل شانہ نے میری دعا قبول فرمالی اور شیطان کو اس کا پتہ چلا تو آہ وواویلا سے چلانے لگا اور مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا تو میں یہ منظر دیکھ کر مسکرایا۔''

اختتامِ مجلس پر درج ذیل دعا پڑھیے گناہ معاف

(۸۷) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ أَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَقَالَھَا فِیْ مَجْلِسِ ذِکْرٍ کَانَ کَالطَّابِعِ یُطْبَعُ عَلَیْہِ وَمَنْ قَالَھَا فِیْ مَجْلِسِ لَغْوٍ کَانَ کَفَّارَۃً لَہٗ۔(اخرجہ النسائی و الطبرانی

والحاکم و صححه، کنز العمال ۱۴۲/۹ : ۲۵۴۱۹ بزیادة "سبحان الله و بحمده" فی اوله)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اختتام مجلس پر کہا: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ تو اگر یہ ذکر کی مجلس تھی تو اس مجلس پر مہر لگا دی جائے گی اور اگر یہ بیہودہ اور لایعنی مجلس تھی تو یہ کلمات ان مجلس کا کفارہ بن جائیں گے۔''

جب نماز کے لیے گھر سے نکلو درج ذیل دعا پڑھئے ستر ہزار فرشتے آپ کے لیے استغفار کریں گے

(۸۸) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَی الصَّلَاةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا اِلَیْکَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِیَاءً ا وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَأَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَ أَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بِوَجْهِهٖ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ. (اخرجه ابن ماجه و ابن خزیمه بسند صحیح کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۲۱۵، اخرجه ابن ماجه فی المساجد باب المشی الی الصلوة صفحه ۵۷، کنز العمال ۳۹۶/۱۵: ۴۱۵۳۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے نماز کے لیے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھی ''اے اللہ میں تجھ سے مانگتا

ہوں بواسطہ اس حق کے جو مانگنے والوں کا تجھ پر ہے اور بطفیل میرے اس چلنے کے جو آپ کی طرف ہے آپ کو معلوم ہے کہ نہ نخوت اور تکبر اور دکھاوے اور نہ ہی ستانے کے شوق میں اپنے گھر سے نکلا ہوں، میں تو اپنے گھر سے نکلا ہوں تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے اور تیری خوشنودی ڈھونڈنے کے لیے (یعنی حاصل کرنے کے لیے) اور تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو مجھے دوزخ سے اپنی رحمت کی پناہ میں لے لے اور میرے گناہوں کو معاف فرمادے کیوں کہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا'' تو حق تعالیٰ شانہٗ نظر رحمت سے اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔'' (یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوجائے۔)

فجر اور عصر کی نماز کے بعد درج ذیل

دعا پڑھئے دس بڑے گناہ معاف

(۸۹) عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلَاۃِ الْفَجْرِ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَیْهِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ : لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَتَبَ اللّٰهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَاعَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ کَانَ یَوْمَهٗ ذٰلِکَ کُلَّهٗ فِیْ حِرْزٍ مِّنْ کُلِّ مَکْرُوْهٍ وَحِرْسٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَلَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَهٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اِلَّا الشِّرْکُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔ (رواه الترمذی باللفظ و قال حدیث حسن غریب صحیح و النسائی و زاد فیه وَکَانَ لَهٗ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ قَالَھَا عِتْقُ رَقَبَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ : و رواه النسائی ایضاً من حدیث معاذ رضی الله عنه و زاد فیه قَالَھُنَّ حِیْنَ یَنْصَرِفُ

مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ أُعْطِيَ مِثْلَ ذٰلِکَ فِيْ لَيْلَتِه۔ (کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۳۰۳) وَ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى عِنْدَهٗ وَعِنْدَ الترمذی مِنْ حَدِيْثِ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ رضی اللہ عنہ وَفِيْهَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ اى الْجَنَّةَ وَالثَّوَابَ وَ مَحَاعَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ (اَىْ مُهْلِكَاتٍ) وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ۔ (کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۳۰۴)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص فجر کی نماز کے بعد اسی ہیئت پر بیٹھے ہوئے بولنے سے قبل دس مرتبہ یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا ساتھی نہیں ہے اسی کا سارا ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھتے ہیں اور اس کے دس گناہوں کو مٹاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند فرماتے ہیں اور تمام دن یہ ہر قسم کی مکروہات سے حفاظت میں رہے گا اور شیطان سے پناہ میں رہے گا اور اس دن کوئی گناہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے۔'' اور امام نسائی نے الفاظِ حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے ''اور ہر کلمہ کے بدلے جو اس نے کہا ایک مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔'' اور امام نسائی نے حضرت معاذ سے بھی حدیث نقل کی ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے ''جس شخص نے نمازِ عصر سے فارغ ہوکر ان کو پڑھا تو مذکورہ فضیلت رات بھر اسکو حاصل رہے گی۔'' اور امام نسائی کے نزدیک ایک دوسری روایت میں اور امام ترمذی کے نزدیک عمارہ بن شبیب کی حدیث میں یوں ہے ''اللہ رب العزت ان کلمات کی وجہ سے اس کے لیے ایسی دس نیکیاں لکھیں گے جو واجب کرنے والی ہیں یعنی جنت اور ثواب کو اور مٹا دیں گے اللہ رب العزت دس ایسے

گناہوں کو جو اس کو تباہ کرنے کو کافی ہیں اور اس کے لیے دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ہوگا۔" (کنز العمال ۲/ ۱۴۷: ۳۵۲۸)

فجر اور عصر کی نماز کے بعد درج ذیل دعا پڑھئے سارے گناہ معاف

(۹۰) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ قَالَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ أَتُوْبُ اِلَیْهِ کُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رواہ ابن السنی فی کتابہ۔ کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۳۰۷)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ اور عصر کے بعد تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھے تو اس کے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔" (کنز العمال ۲/ ۱۵۰: ۳۵۳۶)

جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے درج ذیل دعا کیجئے سارے گناہ معاف

(۹۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ صَبِیْحَةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الحَيُّ القَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْه ثلاث مَرَّاتٍ غفرَ اللّٰهُ لهُ ذُنُوْبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ البَحْر (رواه ابن السنى كذا فى عمل اليوم و الليلة حديث ۸۳، صفحه ۳۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

صبح وشام درج ذیل دعا پڑھا کرو گناہ معاف

(۹۲) عَنْ اَنَسٍ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَوْ يُمْسِىْ : اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَائِكَتَكَ وَ جَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَ مِنْ ذَنْبٍ فِیْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ فَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَ فِیْ لَيْلَتِهٖ تِلْكَ۔ (اخرجه الترمذى جلد ۲، صفحه ۱۸۸، والطبرانى فى الاوسط كذا فى الترغيب جلد ۱، صفحه ۴۵۲، قال الترمذى هذا حديث غريب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَائِكَتَكَ وَ جَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کی مغفرت فرمادے گا جو اس دن اس سے سرزد ہوئے اور جو شام کے وقت اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے جو اس رات میں اس سے سرزد ہوئے۔"

صبح وشام درج ذیل کلمات کہا کرو گناہ معاف

(۹۳) عَنْ اَبَانَ الْمُحَارِبِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی رَبِّیَ اللّٰہُ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا غُفِرَلَہٗ ذُنُوْبُہٗ حَتّٰی یُمْسِیَ وَ کَذَالِکَ اِنْ قَالَھَا اِذَا اَصْبَحَ (رواہ البزار و غیرہ کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۵۹)

حضرت ابان المحاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان بندہ جب صبح کرے اور شام کرے تو رَبِّیَ اللّٰہُ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔"

لیٹتے وقت درج ذیل کلمات پڑھو سارے گناہ معاف

(۹۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ (وَ فِیْ رِوَایَۃٍ سُبْحَانَ اللہِ وَ بِحَمْدِہٖ) وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ اَوْخَطَایَاہُ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَلَوْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (أخرجہ النسائی و ابن حبان فی صحیحہ رواہ النسائی فی عمل الیوم و اللیلۃ بزیادۃ یسیرۃ ۲۴۰۔ حدیث نمبر ۸۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ

الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وهُوَ علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا باللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اورایک روایت میں ہے (سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِہٖ)وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھے تو اس کے گناہوں اور خطاؤں کی مغفرت کردی جائے گی۔اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں‘‘اورایک روایت میں وارد ہوا ہے’’خواہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔‘‘

لیٹتے وقت درج ذیل دعا تین مرتبہ پڑھئے سارے گناہ معاف

(۹۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَأْوِیْ اِلیٰ فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ کَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَ اِنْ کَانَت عَدَدَ رَمْلٍ عَالِجٍ (جبال بالحجاز) وَاِنْ کَانَتْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا۔ (رواہ الترمذی کذا فی الترغیب جلد ۱،صفحہ ۴۱۶۔ترمذی ۱۷۵/۲، کنز العمال ۳۳۴/۱۵ : ۴۱۲۷۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جوشخص اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھے تواس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں،خواہ درخت کے پتوں کے شمار کے موافق ہوں خواہ تہہ بہ تہہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں خواہ دنیا کے دنوں کے عدد کے موافق ہوں۔‘‘

بیدار ہوتے ہی درج ذیل دعا پڑھئے گناہ معاف

(۹۶) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه و

سلم قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيلِ (اى اِستَيقَظ) فقَالَ لا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّا ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ۔(رواه البخاری و ابوداؤد وغيرهما كذا فی عمل اليوم والليله صفحه ۲۷۳، و فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۴۳۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے بیدار ہوتے ہی یہ دعا پڑھی لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور پھر اس نے یوں کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ یا اور کوئی دعاء مانگی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے، اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔''

رات کو کروٹ لیتے وقت درج ذیل کلمات کہو ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہو گے

(۹۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ عَشْرًا وَفِيْ كُلِّ ذَنْبٍ يَتَخَوَّفُهٗ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ اِلٰى مِثْلِهَا۔(رواه الطبرانی فی الاوسط، مجمع البحرين ۷/ ۳۴۹ : ۴۵۷۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا ''جو شخص رات کو کروٹ لیتے وقت دس مرتبہ بسم اللہ اور دس مرتبہ سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور دس مرتبہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ کَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ (میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے باطل معبودوں کا انکار کر دیا) پڑھے وہ ہر اس چیز سے محفوظ رہے گا جس سے وہ ڈرتا ہے اور کسی بھی گناہ تک رسائی نہ ہوگی۔

درج ذیل دعا کیا کرو سارے گناہ معاف

(۹۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ لِعَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ وَ رضی اللہ عنہ : أَلَا أُعَلِّمُکَ بِکَلِمَاتٍ اِذَا دَعَوْتَ بِهِنَّ ثُمَّ کَانَ عَلَیْکَ مِثْلَ صَدَاءٍ (مَکَانٌ بِالْیَمَنِ) ذُنُوْبٌ غُفِرَلَکَ بِهِنَّ فَقَالَ رضی اللہ عنہ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لَهٗ صلی اللہ علیہ و سلم تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ أَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔(رواہ الطبرانی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا ''اے علی! میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ اگر ان کی بدولت تم دعا مانگو پھر تم پر صداء (یمن میں ایک مقام کا نام ہے) کے برابر گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کی وجہ سے تمہاری مغفرت فرما دیں گے۔'' حضرت علی نے عرض کیا، ہاں یارسول اللہ! (ضرور سکھایئے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات کہتے رہو ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ أَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔''

اللہ کی رضا کے لیے سورۂ یٰسٓ پڑھے گناہ معاف

(۹۹) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و

سلم مَنْ قرأَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةٍ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ غُفِرَلَهُ.(رواه ابن حبان ورجاله ثقات ٦/٢/٢١٣)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے سورۂ یٰس کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھی تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' (ابن حبان، طبع ۱۴۰۷ھ، صفحہ ۱۲۱، جلد ۴)

(١٠٠)عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ : اَلْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَ ذُرْوَتُهُ نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا ثَمَانُوْنَ مَلَكًا، وَاسْتُخْرِجَتْ ''اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ'' مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ، فَوُصِلَتْ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَ يٰسٓ قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اِلَّا غُفِرَلَهُ وَاقْرَؤُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ.(رواه احمد ٥/٢٦ وفيه ''عن رجل'' مبهمًا : ٢٠٣١٥)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قرآن کریم کا کوہان یعنی سب سے اونچا حصہ سورۂ بقرہ ہے۔ اس کی ہر آیت کے ساتھ اسّی (۸۰) فرشتے اُترے ہیں اور آیت الکرسی عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص خزانہ سے نازل ہوئی ہے۔ پھر اس کو سورۂ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے یعنی اس میں شامل کرلیا گیا ہے —— اور سورۂ یٰس قرآن کریم کا دل ہے اس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ لہٰذا اس سورت کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (تاکہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو۔)'' (مسند احمد)

سورۂ ملک پڑھ لیجیے گناہ معاف

(١٠١)عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه و سلم

قَالَ : اِنَّ سُوْرَةً فِيْ الْقُرْآنِ ثَلاَ ثُوْنَ آيَةً شُفِعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔(رواه الترمذی و قال هذا حديث حسن باب ماجاء فی فضل سورة الملک، رقم : ۲۸۹۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قرآن کریم میں ایک سورت تیس (۳۰) آیت کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے وہ سورۃ ''تَبَارَکَ الَّذِیْ'' ہے۔(ترمذی ۲/۱۱۳)

فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیے ایک سال کے گناہ معاف

(۱۰۲) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَرَءَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ذَنْبَ سَنَةٍ۔(اخرجه ابن السنی فی عمل اليوم و الليلة صفحه ۶۳)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی پھر بولنے سے پہلے سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) تو اللہ پاک اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔'' (کنزالعمال ۲/۱۵۲:۳۵۶۴)

جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کیجیے گناہ معاف

(۱۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله

علیه و سلم مَنْ قَرَأَسُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَطَعَ لَهُ نُوْرٌ تَحْتَ قَدَمِهِ اِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ (يعني يضئ له يوم القيامة) وَ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ۔(رواه ابن مردويه باسنادٍ لا بأس به كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۵۱۳، كنز العمال ۱/۵۷۶ : ۲۶۰۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا اس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہو جائے گا جو قیامت کے دن روشنی دے گا، اور گذشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔'' (صغیرہ گناہ مراد ہیں۔)

جمعہ کی رات میں حم الدخان پڑھے گناہ معاف

(۱۰۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَنْ قَرَأَ (سُوْرَةَ) حٰمٓ الدُّخَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهُ۔(كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۵۱۳، كنز العمال ۱/۵۸۱ : ۲۶۳۲، رواه الترمذي في ابواب فضائل القرآن و ضعفه ۲/۱۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حمٓ الدُّخَانَ کو شبِ جمعہ میں پڑھا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

جمعہ کی رات میں سورۂ یٰس پڑھے گناہ معاف

(۱۰۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهُ (اخرجه الاصبهاني كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۵۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے شب جمعہ میں سورہ یٰس پڑھی اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور معوذتین

سات سات مرتبہ پڑھئے سارے گناہ معاف

(۱۰۶) عَنْ عائشۃ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلَاۃِ الْجُمُعَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعَاذَہُ اللّٰہُ بِھَا مِنَ السُّوْءِ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی (وأیُّ سُوْءٍ أَشَدُّ عَلَی الْمَرْءِ مِنْ اِرْتِکَابِ الْمَعَاصِیْ) (أخرجه ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة جلد ۱، صفحه ۱۴۵)

و فِیْ روایۃٍ عند القشیری بلفظٍ:

مَنْ قَرَأَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَبْلَ اَنْ یُثْنِیَ رِجْلَیْہِ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سَبْعًا سَبْعًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ کُلِّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔(کذا فی الخصالِ المکفرة للذنوب المتقدمة وَ الْمُتَاَخِّرَۃِ لابن حجر عسقلانی صفحه ۹۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات مرتبہ پڑھے تو اللہ رب العزت آئندہ جمعہ تک برائی سے پناہ میں رکھیں گے۔'' (معاصی کے ارتکاب سے بڑھ کر آدمی کے لیے کون سی برائی ہوسکتی ہے۔)

اور قشیری کی روایت میں الفاظِ حدیث یوں ہیں۔

''جو شخص جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسی ہیئت پر بیٹھے ہوئے سورۃ الفاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات مرتبہ پڑھے تو اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی اور جتنے لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ان کے عدد کے بقدر اس کو اجر عطا کیا جائے گا۔''

سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھئے سارے گناہ معاف

(۱۰۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ قَرَأَ آخِرَ سُوْرَةِ الْحَشْرِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَأَخَّرَ۔(ابو اسحق الثعلبی فی تفسیرہ ھکذا فی الخصالِ المکفرۃ لا بن حجر عسقلانی صفحہ ۱۰۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے سورۂ حشر کی آخری تین (۳) آیات پڑھیں تو اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

ہر روز دوسو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھئے پچاس سال کے گناہ معاف

(۱۰۸) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ۔(رواہ الترمذی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۴۸، ترمذی فضائل القرآن ۱۱۳/۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے ہر روز دوسو (۲۰۰) مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ احَدٌ پڑھی تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو''

گناہ پر شرمندگی کا اظہار کیجیے، گناہ معاف

(۱۰۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم قَالَ مَنْ اَخْطَأَ خَطِيْئَةً اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ نَدِمَ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ. (رواه البیهقی فی شعب الایمان ۳۸۷/۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے کوئی غلطی کی یا کوئی گناہ کیا پھر اس پر شرمندہ ہوا تو یہ شرمندگی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ (بیہقی)

''اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں''

تین مرتبہ کہنے سے گناہ معاف

(۱۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ الله رضی الله عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ وَاذُنُوْبَاهُ فَقَالَ: هٰذَا الْقَوْلَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاَ ثًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم : قُلْ: اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجیٰ عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ (رواه الحاکم و قال حدیث رواته عن

اخرهم مدنيون لا يعرف واحد منهم بجرح و لم يخرجاه و وافقه الذهبی ۱/۵۴۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا "ہائے میرے گناہ!! ہائے میرے گناہ!!" اس نے یہ دو یا تین مرتبہ کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا "کہو: اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجیٰ عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں" اس شخص نے یہ کلمات کہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر کہو، اس نے پھر کہے، آپ نے ارشاد فرمایا: پھر کہو: اس نے تیسری مرتبہ بھی یہ کلمات کہے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا "اُٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔" (مستدرک حاکم)

ندامت کے ساتھ اپنے گناہ کا اقرار کیجیے اور معافی مانگیے گناہ معاف

(۱۱۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی الله عليه وسلم قَالَ: اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْلِیْ، فَقَالَ رَبُّهُ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُبِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ يَأْخُذُبِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثَلَاثًا فَلْيَفْعَلْ مَاشَاءَ۔ (رواه البخاری باب قول الله تعالیٰ يريدون ان يبدلوا كلام الله، رقم: ۷۵۰۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

فرماتے ہوئے سنا'' کوئی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے پھر (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو مجھے معاف فرمادے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے: کیا میرا یہ بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ان پر پکڑ بھی کرسکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ——— پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے گناہ سے رکا رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی معاف کردے۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی کرسکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ——— پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے گناہ سے رکا رہتا ہے۔ اس کے بعد پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی معاف فرمادے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے، اور اس پر پکڑ بھی کرسکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی تیسری مرتبہ بھی مغفرت کردی بندہ جو چاہے کرے'' (بخاری ۲/ ۱۱۱۷)

آپ کے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں تو معافی مانگئے، گناہ معاف

(۱۱۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ : قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: یَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَاکَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ۔(رواہ

الترمذی و قال هذا حديث حسن غريب، باب الحديث القدسی، يا ابن ادم انک مادعوتنی رقم : ۳۵۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! بیشک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور مجھ کو اس کی پرواہ نہ ہوگی یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گنہگار ہو تجھے معاف کرنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔'' (ترمذی ۲/۱۹۳)

(۱۱۳) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰی تَمْلَاَ خَطَایَاکُمْ مَابَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْ تُمُ اللّٰہَ لَغَفَرَ لَکُمْ (وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْلَمْ تُخْطِئُوْا لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُخْطِئُوْنَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ۔ (احمد، ابو يعلى عن ابی سعيد الخدری، مابين القوسين فی كنز العمال ۴/۲۴۳ : ۱۰۲۶۱ و عزاه ل (حم ن ع عن انس)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم سے اس قدر گناہ اور خطائیں سرزد ہو جائیں جن سے آسمان و زمین بھر جائیں اور پھر تم اللہ سے مغفرت چاہو تو اللہ ضرور مغفرت فرمادے گا، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تم خطا نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرمائیں گے جو گناہ اور خطائیں کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادیں گے۔

ساری زمین آپ کے گناہوں سے بھر گئی ہے

پھر بھی معافی مانگئے اور شرک سے بچئے گناہ معاف

(۱۱۴)عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: یَا عَبْدِیْ! مَا عَبَدْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ فَاِنِّیْ غَافِرٌ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَ یَاعَبْدِیْ اِنْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً مَالَمْ تُشْرِکْ بِیْ لَقِیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً۔(رواہ احمد ۱۵۴/۵ : ۲۱۶۹۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے: میرے بندے! بےشک جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا،اور مجھ سے (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں۔ میرے بندے! اگر تو زمین بھر گناہ کے ساتھ بھی مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا یعنی بھرپور مغفرت کردوں گا۔'' (مسند احمد)

جو مغفرت خداوندی پر کامل یقین رکھتا ہے اس کے گناہ معاف

(۱۱۵)قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ : مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْقُدْرَۃٍ عَلٰی مَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَہٗ وَ لَا اُبَالِیْ مَالَمْ یُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا۔(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و الحاکم عن ابن عباسٍ رضی اللہ عنہما کذا فی کنز العمال ۶۸/۱ : ۲۵۳ و فی جامع الترمذی عن ابی ذر ۷۲/۲)

اللہ جل جلالہ نے ارشادفرمایا ''جس آدمی نے یہ یقین کرلیا کہ میں گناہوں کی مغفرت پر قادر ہوں تو میں اس کی مغفرت کردوں گا۔ مجھے کوئی پروانہیں، جب تک وہ میرے ساتھ شرک نہ کرے۔'' (ترمذی عن ابی ذر ۷۲/۲)

استغفار کرتے رہیے گناہ معاف

(۱۱۶)قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ : اَنَا اَكْرَمُ وَ اَعْظَمُ عَفْوًا مِنْ اَنْ اَسْتُرَ عَلىٰ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فِى الدُّنْيَا ثُمَّ اَفْضَحَهُ بَعْدَ اِذَا سَتَرْتُهُ وَلَا اَزَالُ اَغْفِرُ لِعَبْدِىْ مَا اسْتَغْفَرَنِىْ۔ (اخرجه الحكيم الترمذى عن الحسن رحمه الله مرسلاً و العقيلى عَنْ انس رضى الله عنه۔ كذا فى كنزالعمال ۴:۱۰۲۱۵)

اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ''میں بہت ہی کریم ہوں اور بہت ہی عظیم ہوں معاف کرنے کے لحاظ سے کہ مسلمان بندے کی دنیا میں ستاری کی پھر عیب پوشی کے بعد اس کو رسوا کردوں؟ جب تک بندہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے میں بھی اس کو معاف کرتا رہتا ہوں۔''

کثرت سے استغفار کرتے رہو ہر تنگی سے نجات اور قیامت کے دن مسرت ہوگی

(۱۱۷) مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَمَنْ اَكْثَرَ مِنْهُ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا۔(ابوداؤد نسائى ابن ماجه ابن حبان عن ابن عباس، ۱/۲۱۳، فى حديث طويل و ليس فيه ''ومن اكثر منه'' و كذا ابن ماجه ۲۷۱)

جو شخص استغفار میں لگا رہے گا یعنی جو شخص کثرت سے استغفار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادے گا۔

(۱۱۸) مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّهٗ صَحِيْفَتُهٗ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ۔ (طبرانى فى الاوسط ۱/۴۶۵ : ۸۴۳ عن الزبير)

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامۂ اعمال اس کو خوش کرے تو کثرت سے استغفار کرے۔

رات دن گناہ کرنے والو! اللہ سے معافی مانگتے رہو، گناہ معاف

(۱۱۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُهٗ مُحَرَّمًا بَیْنَکُمْ فَلَا تَظَالَمُوْا، یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُهٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْلَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ؟ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَ آخِرَکُمْ وَ اِنْسَکُمْ وَ جِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَازَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَ آخِرَکُمْ وَ اِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَ آخِرَکُمْ وَ اِنْسَکُمْ وَ جِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا دَخَلَ فِی الْبَحْرِ یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْهَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔(اخرجه مسلم باب تحریم الظلم ۳۱۹/۲ و ابو عوانه و ابن حبان و الحاکم عن ابی ذر رضی الله عنه)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”میرے بندو! ظلم کو میں نے اپنے اوپر حرام کرلیا اور تم پر بھی میں نے ظلم کو حرام قرار دے دیا۔ پس تم آپس میں ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں، پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم بھوکے ہو مگر جس کو میں کھانا کھلاؤں، تم مجھ سے کھانا مانگو

میں تم کو کھانا دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں کپڑا پہناؤں، پس تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا رہتا ہوں لہٰذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے ضرر دے سکو اور ہرگز میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نفع دے سکو۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے انسان اور جنات تم میں سب سے زیادہ متقی آدمی جیسے ہو جائیں تو میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے تمہارے انسان اور تمہارے جنات تم میں سب سے زیادہ فاجر آدمی کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے انسان اور جنات ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگیں اور میں ہر ایک کو ہر ایک کی مانگ کے مطابق دے دوں تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہوگی جتنی کہ سمندر میں سوئی کو ڈبویا جائے اور اس کی نوک پر جو پانی لگ جانے سے کمی واقع ہوتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ ہیں تمہارے اعمال جن کو میں شمار کر رہا ہوں پھر ان کی میں پوری پوری جزا دوں گا، پس جو خیر پائے اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اور جو اس کے علاوہ پائے (یعنی شر پائے) پس وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔"

(مسلم شریف ۲/۳۱۹)

گناہوں سے توبہ کیجیے گناہ معاف

(۱۲۰) قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : إِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَيِّئَةً، فَإِنْ تَابَ مِنْهَا فَامْحُوْهَا عَنْهُ وَإِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِأَةِ ضِعْفٍ۔ (اخرجه ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه كذا فی كنز العمال)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''(اے فرشتو!) جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اس کو کرے نہیں تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، اور اگر کر لے تو ایک گناہ لکھ دو، پھر اگر وہ توبہ کرے تو اس سے گناہ کو مٹا دو، اور جب میرے بندے نے کسی نیکی کا صرف قصد کیا، پھر عمل نہیں کیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، اور اگر وہ اس نیکی پر عمل بھی کرے تو اس کے لیے اس جیسی دس سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھو۔'' (کنز العمال ج ۴/ ۲۳۵ بحوالہ صحیح ابن حبان)

(۱۲۱) عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ إِذَا تَابَ الْعَبْدُ أَنْسَى اللّٰهُ الْحَفَظَةَ ذُنُوْبَهُ وَ أَنْسٰى ذٰلِكَ جَوَارِحَهُ وَ مَعَالِمَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ مِّنَ اللّٰهِ بِذَنْبٍ۔ (اخرجه ابن عساكر، كنز العمال ۲۰۹/۴ : ۱۰۱۷۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو رب العزت کراماً کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں اور اس کے اعضاء اور جوارح کو بھی بھلا دیتے ہیں حتی کہ زمین کے ٹکڑوں کو بھی اللہ تعالیٰ بھلا دیتے ہیں حتی کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کی جناب میں کوئی گواہ نہیں ہوگا۔''

(۱۲۲) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا(اخرجه مسلم و النسائی کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۸۸، مسلم ۳۵۸/۲ کتاب التوبة)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حق تعالیٰ شانہ رات کے وقت اپنا دست کرم کشادہ فرماتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن میں دست کرم پھیلاتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے، اور ہر شب و روز یہی عنایت رہتی ہے حتی کہ سورج مغرب کی طرف سے نکلے۔''

(۱۲۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ (وهو وقت الاحتضار) (اخرجه ابن ماجه و ترمذی و حسنه، الترمذی فی الدعوات فی باب بلا ترجمه بعد باب فضل التوبة و الاستغفار ۱۹۲/۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک غرغرہ لاحق نہ ہو۔'' (جو نزع میں غرغر کی آواز ظاہر کرتا ہے کہ دارالعمل کے ختم اور عالم غیب کے سامنے آجانے کا وقت ہے لہٰذا پھر توبہ یا ایمان معتبر نہیں۔)

اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ بندے جب تک استغفار کرتے رہیں گے اللہ معاف فرماتے رہیں گے

(۱۲۴) قَالَ اِبْلِیْسُ لِرَبِّهٖ : بِعِزَّتِکَ وَ جَلَالِکَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ بَنِیْ آدَمَ مَا دَامَتِ الْاَرْوَاحُ فِیْهِمْ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَهُمْ مَا

اسْتَغْفَرُوْنِیْ۔ (اخرجه ابو نعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنه)

ابلیس نے اپنے رب سے کہا ''تیری عزت اور جلال کی قسم! جب تک بنی آدم میں روح رہے گی میں ان کو گمراہ کرتا رہوں گا۔'' حق تعالیٰ نے اس سے فرمایا ''میری عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں بھی ان کو مسلسل معاف کرتا رہوں گا۔'' (کنز العمال ۲۸۱/۱: ۲۱۰۰)

توبہ کا دروازہ کھٹکھٹایئے گناہ معاف

(۱۲۵) يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَعْظَمُ مِنِّیْ جُوْدًا اَكْلَؤُهُمْ فِیْ مَضَاجِعِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَمْ يَعْصُوْنِیْ وَمِنْ كَرَمِیْ اَنْ اَقْبَلَ تَوْبَةَ التَّائِبِ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ تَائِبًا،مَنْ ذَا الَّذِیْ يَقْرَعُ بَابِیْ فَلَمْ اَفْتَحْ لَهٗ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ سَاَلَنِیْ فَلَمْ اُعْطِهٖ؟ اَبَخِيْلٌ اَنَا فَيُبَخِّلُنِیْ عَبْدِیْ۔ (اخرجه الدیلمی عن ابی هدبة عن انس رضی اللہ عنهما، کنز العمال ۲۲۹/۴ : ۱۰۲۹۶)

اللہ رب العزت کا پاک ارشاد ہے کہ ''مجھ سے بڑھ کر کون سخی ہے۔ بندوں کی ان کی خواب گاہوں میں حفاظت کرتا ہوں گویا انہوں نے میری نافرمانی نہیں کی، اور یہ میرا کرم ہے کہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ حتیٰ کہ وہ توبہ ہی کرتا رہتا ہے۔ وہ کون ہے جس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے اس کے لیے دروازہ نہ کھولا ہو؟ کون ہے جس نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے اس کو نہ دیا ہو؟ کیا میں بخیل ہوں کہ بندہ مجھ کو بخل کی طرف منسوب کرتا ہے؟۔

تہجد کے وقت استغفار کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۱۲۶) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ نِصْفُهٗ اَوْ ثُلُثَاهُ قَالَ لَا يَسْئَلَنَّ عِبَادِیْ غَيْرِیْ مَنْ يَدْعُنِیْ اَسْتَجِبْ لَهٗ مَنْ يَسْئَلُنِیْ اُعْطِهٖ مَنْ

يَسْتَغْفِرُنِي اَغْفِرْ لَهُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔ (اخرجه ابن ماجه عن رفاعة الجهنى)

اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں یہاں تک کہ جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گذر جاتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں ''میرے بندے میرے علاوہ کسی اور سے نہ مانگیں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کے سوال کو پورا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے اور میں اس کی مغفرت کردوں'' حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے (سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی ای ساعات اللیل افضل صفحہ ۹۷ طبع اشرفی بکڈپو، دیوبند، کنز العمال ۲/۱۰۴:۳۳۵۲)

توبہ کیجیے اور نیک کام کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۱۴۷) إِنَّ التَّوْبَةَ تَغْسِلُ الْحَوْبَةَ وَ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ وَ إِذَا ذَكَرَ الْعَبْدُ رَبَّهُ فِي الرَّخَاءِ اَنْجَاهُ اللهُ مِنَ الْبَلَاءِ وَ ذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَا اَجْمَعُ لِعَبْدِيْ اَبَدًا اَمْنَيْنِ، وَلَا اَجْمَعُ لَهُ خَوْفَيْنِ اِنْ هُوَ اَمِنَنِيْ فِي الدُّنْيَا اَخَفْتُهُ يَوْمَ اَجْمَعُ فِيْهِ عِبَادِيْ وَ اِنْ هُوَ خَافَنِيْ فِي الدُّنْيَا اَمَنْتُهُ يَوْمَ اَجْمَعُ فِيْهِ عِبَادِيْ فِيْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ فَيَدُوْمُ لَهُ اَمْنُهُ وَلَا اَسْحَقُهُ فِيْمَنْ اَسْحَقُ۔ (اخرجه ابو نعيم عن شداد بن اوس، كذا فى كنز العمال)

توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ جب بندہ خوشحالی میں اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بلا اور مصیبت میں اس کو نجات عطا فرماتا ہے اور یہ اس بنا پر ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے پر دو امن اور دو خوف جمع نہیں کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن اس کو خوف میں مبتلا کروں گا جس دن اپنے بندوں کو جمع کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا تو اس دن اس کو امن میں رکھوں گا جس دن اپنی بارگاہِ عالی میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا پس یہ امن اس کے لیے ہمیشہ رہے گا جن لوگوں کو میں عذاب میں گھسیٹوں

گا یہ ان میں نہیں ہوگا۔" (کنز العمال ۳/۱۴۵:۵۸۹۹)

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہہ دیجیے آپ کے گناہ معاف

(۱۲۸) اِنَّ الْعَبْدَ لَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ قَدْ اَذْنَبْتُ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِکَۃُ یَا رَبِّ اِنَّہٗ لَیْسَ لِذٰلِکَ اَھْلٌ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ لٰکِنِّیْ اَھْلٌ اَنْ اَغْفِرَلَہٗ۔
(اخرجه الحکیم الترمذی عن انس کذا فی کنز العمال ۱/ ۴۸۰: ۲۰۹۷)

بندہ عرض کرتا ہے "اے رب! مجھے معاف کردے تحقیق کہ میں گناہ کر بیٹھا۔" فرشتے عرض کرتے ہیں اے باری تعالیٰ یہ اس (مغفرت) کا اہل نہیں ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں "لیکن میں تو اس بات کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کردوں۔"

توبہ کی تلاش میں نکلنے والے قاتل کے گناہ معاف

(۱۲۹) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلیٰ رَاھِبٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّ تِسْعِیْنَ نَفْسًا فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَہٗ فَکَمَّلَ بِہٖ مِائَۃً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلیٰ رَجُلٍ عَالِمٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ مِائَۃَ نَفْسٍ فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ یَحُوْلُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ التَّوْبَۃِ اِنْطَلِقْ اِلیٰ اَرْضِ کَذَا وَ کَذَا فَاِنَّ بِھَا اُنَاسًا یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مَعَھُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلیٰ اَرْضِکَ فَاِنَّھَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ اَتَاہُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَ مَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِہٖ اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ وَ قَالَتْ مَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ اِنَّہٗ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاَتَاھُمْ مَلَکٌ فِیْ صُوْرَۃِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْہُ بَیْنَھُمْ فَقَالَ قِیْسُوْا

سلم قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ (اى إستيقظ) فقالَ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهُ فَاِنْ تَوَضَّا ثُمَّ صَلىٰ قُبِلَتْ صَلَاتُهُ۔ (رواه البخارى و ابوداؤد وغيرهما كذا فى عمل اليوم والليله صفحه ۲۷۳، و فى الترغيب جلد ۱، صفحه ۴۲۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا''جس شخص نے بیدار ہوتے ہی یہ دعا پڑھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِاور پھراس نے یوں کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ یااورکوئی دعاء مانگی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے،اس کے بعد وضوکر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔''

رات کو کروٹ لیتے وقت درج ذیل کلمات کہو ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہو گے

(۹۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضى الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ عَشْرًا وَقِيَ كُلَّ ذَنْبٍ يَتَخَوَّفُهُ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ اِلىٰ مِثْلِهَا۔ (رواه الطبرانى فى الاوسط، مجمع البحرين ۳۴۹/۷ : ۴۵۷۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

مغفرت کی امید رکھیے گناہ معاف

(۱۳۰)اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ اَوَّلَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَوَّلَ مَا يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا! فَيَقُوْلُ لِمَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَ مَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ فَقَدْ اَوْجَبْتُ لَكُمْ عَفْوِيْ وَ مَغْفِرَتِيْ۔(اخرجه ابن المبارک والطبرانی و احمد و ابن ابی الدنیا فی حسن الظنّ باللہ و الطبرانی وابونعیم والبیهقی فی شعب الایمان عن معاذ)

اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے دن ایمان والوں سے پہلے پہل کیا ارشاد فرمائے گا اور لوگ سب سے پہلے اللہ کی جناب میں کیا عرض کریں گے؟ حق تعالیٰ شانہ ایمان والوں سے فرمائے گا ''کیا تم کو مجھ سے ملنا محبوب تھا؟'' وہ عرض کریں گے ہاں اے ہمارے رب بے شک۔ ارشاد ہوگا ''کس بنا پر؟'' عرض کریں گے ہمیں تیری مغفرت اور معافی کی امید تھی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''میں نے تم کو بخش دیا، معاف کر دیا۔'' (الطبرانی فی الکبیر ۲۰/ ۱۲۵ مسند احمد ۵/ ۲۳۸)

جس کو استغفار کی توفیق مل گئی اس کے گناہ معاف

(۱۳۱)مَنْ اُعْطِيَ اَرْبَعًا لَمْ يُحْرَمْ اَرْبَعًا : مَنْ اُعْطِيَ الدُّعَاءَ لَمْ يُحْرَمْ مِنَ الْاِجَابَةِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ) وَمَنْ اُعْطِيَ الشُّكْرَ لَمْ يُحْرَمِ الزِّيَادَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ) وَمَنْ اُعْطِيَ الْاِسْتِغْفَارَ لم يُحْرَمِ الْمَغْفِرَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا) وَمَنْ اُعْطِيَ التَّوْبَةَ لَمْ يُحْرَمِ الْقُبُوْلَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (وَهُوَ الَّذِيْ

يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ (اخرجه البيهقى فى شعب الايمان عن ابن مسعود رضى الله عنه)

جس کو چار چیزیں مل گئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہا:

(۱) جس کو دعا مل گئی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ''مجھ سے دعاء مانگو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا۔''

(۲) جس کو شکر مل گیا وہ زیادتی سے محروم نہیں رہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ ''اگر تم شکر کرو گے تو پھر میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں گا۔''

(۳) جس کو استغفار مل گیا وہ مغفرت سے محروم نہیں رہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا﴾ ''اپنے رب سے بخشش چاہو وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔''

(۴) جس کو توبہ مل گئی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ﴾ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔'' (کنز العمال ۱۵/۸۷۴:۲۳۴۷۲)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ کہیے گناہ معاف

(۱۳۲) يَا اَعْرَابِيُّ اِذَا قُلْتَ سُبْحَانَ اللهِ قَالَ اللّٰهُ صَدَقْتَ وَ اِذَا قُلْتَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ اللّٰهُ صَدَقْتَ وَ اِذَا قُلْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قَالَ اللّٰهُ صَدَقْتَ وَ اِذَا قُلْتَ اللهُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ صَدَقْتَ وَ اِذَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ فَعَلْتُ وَ اِذَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ قَالَ اللّٰهُ قَدْ فَعَلْتُ وَ اِذَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَالَ اللّٰهُ قَدْ فَعَلْتُ۔ (اخرجه البيهقى فى شعب الايمان عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے اعرابی (دیہاتی) جب تو نے کہا سبحان اللہ! تو حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے الحمد للہ کہا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے کہا لا الٰہ الّا اللہ تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے کہا اللہ اکبر تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے کہا (اے اللہ تو مجھے معاف فرما) تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں میں نے معاف کر دیا، اور جب تو کہتا ہے (اے اللہ مجھ پر رحم فرما دے) تو حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں میں نے تجھ پر رحم کر دیا، اور جب تو کہتا ہے (اے اللہ تو مجھے رزق عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں نے تجھے رزق دیا'' (شعب الایمان للبیهقی حدیث:۴۳۲۱: ۶۱۹)

ہر نماز سے پہلے دس مرتبہ استغفار کیجیے گناہ معاف

(۱۳۳) یَا اُمَّ رَافِعٍ اِذَا قُمْتِ اِلَی الصَّلَاةِ فَسَبِّحِی اللّٰہَ عَشْرًا وَ هَلِّلِیْهِ عَشْرًا وَ کَبِّرِیْهِ عَشْرًا وَاسْتَغْفِرِیْهِ عَشْرًا فَاِنَّکِ اِذَا سَبَّحْتِ عَشْرًا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ هٰذَا لِیْ وَ اِذَا هَلَّلْتِ قَالَ هٰذَا لِیْ وَ اِذَا حَمِدْتِ قَالَ هٰذَا لِیْ وَ اِذَا اسْتَغْفَرْتِ قَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَکِ۔ (اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة عن ام رافع کذا فی کنز العمال ۷/ ۵۳۱)

حضرت ام رافع رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب تم نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور دس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہو۔ سبحان اللہ کے جواب میں حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں یہ میرے لیے ہے، اور جب تم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں یہ میرے لیے ہے اور جب تم نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہا تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔'' (دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہنے پر

جواب میں دس بار ارشاد ہوتا ہے میں نے تیری مغفرت کر دی۔)

شب براءت میں معافی مانگئے گناہ معاف

(۱۳۴) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و سلم قال إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِّي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ، أَلَا مُبْتَلىً فَأُعَافِيَهُ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔(رواہ ابن ماجه كذا في الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۱۹، ابن ماجه صفحه ۹۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو اس رات میں اللہ کے حضور نوافل پڑھو۔ اس دن کو روزہ رکھو کیوں کہ اس رات غروبِ آفتاب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی اور رحمت پہلے آسمان پر اُتر آتی ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے'' ہے کوئی بندہ جو مجھ سے بخشش اور مغفرت طلب کرے اور میں اس کی مغفرت کا فیصلہ کروں، کوئی بندہ ہے جو روزی مانگے اور میں اس کو روزی دینے کا فیصلہ کروں، کوئی مبتلائے مصیبت بندہ ہے جو مجھ سے صحت اور عافیت کا سوال کرے اور میں اس کو عافیت عطا کروں۔'' اس طرح مختلف قسم کے حاجتمندوں کو اللہ پکارتا ہے کہ وہ اس وقت مجھ سے اپنی حاجتیں مانگیں اور میں عطا کروں، غروبِ آفتاب سے لے کر صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی طرح اپنے بندوں کو پکارتی رہتی ہے۔''

استغفار سے غیبت کا گناہ معاف

(۱۳۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و

سلم قَالَ اِذَا اغْتَابَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ فَاِنَّھَا کَفَّارَۃٌ لَّہٗ (اخرجه ابن عدی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی غیبت کرے تو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے کیوں کہ یہ استغفار اس غیبت کا کفارہ ہو جائے گا۔''

(کنز العمال ۳/ ۵۸۸: ۸۰۳۷)

ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہیے سارے گناہ معاف

(۱۳۶) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَالَ دُبُرَ کُلِّ صَلَاۃٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ غُفِرَ لَہٗ وَ اِنْ کَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۵۴)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھا کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ وہ میدانِ جنگ سے بھاگ کر ہی کیوں نہ آیا ہو۔''

بندوں کی بیماری گناہ، اور اس کا علاج استغفار ہے

(۱۳۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی دَائِکُمْ وَ دَوَائِکُمْ؟ اَلَا اِنَّ دَاءَکُمُ الذُّنُوْبُ وَ دَوَائُکُمُ الْاِسْتِغْفَارُ۔ (رواہ البیھقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۶۸، کنز العمال ۱/ ۴۷۹: ۲۰۹۲ و عزاہ للدیلمی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم کو تمہارے مرض اور تمہاری دواء کے بارے میں نہ بتاؤں؟ غور سے سنو! تمہارا مرض گناہ ہے اور تمہاری دواء استغفار ہے۔''

دن میں ایک بار اور رات میں ایک بار

سید الاستغفار پڑھے سارے گناہ معاف

(۱۳۸) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ : اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ یُّمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔(اخرجہ احمد و البخاری و النسائی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۴۸، کنز العمال ۱/۴۷۸ : ۲۰۸۷ صحیح البخاری کتاب الدعوات ۲/۹۳۳)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سید الاستغفار یہ ہے کہ تو اللہ کے حضور میں یوں عرض کرے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (ترجمہ) اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی مالک اور معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور وجود بخشا میں تیرا بندہ ہوں جہاں تک مجھ عاجز اور ناتواں سے ہو سکے گا، تیرے ساتھ کیے ہوئے

ایمانی عہد و میثاق اور اطاعت اور فرماں برداری کے وعدوں پر قائم رہوں گا، تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل و کردار کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کیے اے میرے مولا و مالک تو مجھے معاف فرمادے میرے گناہ بخش دے تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بندہ نے دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی بھی حصہ میں یہ کلمات پڑھے اور اسی دن، رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو بلاشبہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر رات کے کسی حصہ میں یہ کلمات پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے اس رات وہ چل بسا تو وہ بلاشبہ جنت میں جائے گا۔''

جو اللہ کے عذاب سے ڈرا اس کے گناہ معاف

(۱۳۹) اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِہٖ فَلَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْہِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اَسْحِقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الْبَحْرِ فَوَ اللہِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَیُعَذِّبُنِیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَہٗ اَحَدًا، فَفَعَلُوْا ذٰلِکَ بِہٖ فَقَالَ اللہُ لِلْاَرْضِ اَدِّیْ مَا اَخَذْتِ فَاِذَا ھُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْیَتُکَ یَا رَبِّ فَغَفَرَ لَہٗ بِذٰلِکَ (اخرجه احمد و البخاری و مسلم ۲/۳۵۷ عن ابی هريرة رضی الله عنه)

ایک آدمی نے اپنے اوپر ظلم ڈھا رکھا تھا (یعنی گنہگار تھا) جب موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا، پھر مجھے پیس ڈالنا، پھر مجھے سمندر میں بہا دینا پس اللہ کی قسم اگر اللہ نے مجھ پر قابو پالیا تو وہ مجھے اس قدر عذاب دے گا کہ کبھی کسی کو اتنا عذاب نہیں دیا ہوگا۔ بیٹوں نے حسب وصیت عمل کیا، اللہ نے زمین کو حکم دیا جو تو نے لیا ہے وہ دے، پس اللہ کی قدرت وہ

انسانی شکل میں کھڑا ہوا تھا۔ اللہ نے اس سے فرمایا: ''اس حرکت پر تجھ کو کس نے اُبھارا۔'' کہنے لگا ''تیرے خوف نے یارب۔'' اللہ نے اس خوف کی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔ (کنز العمال ۴/ ۲۴۰: ۱۰۳۴۲)

جس کا دل اللہ کے راستہ میں کپکپایا اس کے گناہ معاف

(۱۴۰) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیه و سلم قَالَ اِذَا رَجَفَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ تَحَاتَّتْ خَطَایَاهُ کَمَا یَتَحَاتُّ عِذْقُ النَّخْلَةِ اَیْ ثِمَارُھَا۔ (اخرجه ابو نعیم و الطبرانی باسناد حسن کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۲۸۴، کنز العمال ۴/ ۲۸۰ : ۱۰۴۸۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان کا دل اللہ کے راستہ میں کپکپانے لگے تو اس کی خطائیں ایسی جھڑتی ہیں جیسے کھجور کے خوشے (تیز ہوا کے چلنے سے) گر جاتے ہیں۔''

جو لوگ صرف رضائے الٰہی کے لیے

اللہ کو یاد کرتے ہیں ان کے گناہ معاف

(۱۴۱) وَمَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَایُرِیْدُوْنَ بِذٰلِکَ اِلَّا وَجْھَهٗ اِلَّا نَادَاھُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَکُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَیِّئَاتُکُمْ حَسَنَاتٍ۔ (اخرجه احمد و ابو یعلی و للضیاء عن میمون المری عن میمون بن سِیَاہٍ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنه۔ کنزالعمال ۹/ ۱۳۳ : ۲۵۴۶۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بھی قوم جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرتی ہے

اور مقصود اللہ کی رضا ہی ہوتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت کر دی گئی اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دیا گیا۔

اللہ کی تعظیم کیجئے اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کیجئے سارے گناہ معاف

(۱۴۲) عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم اَجِلُّوْا اللّٰہَ اَیْ عَظِّمُوْہُ وَ اَسْلِمُوْا لَہٗ یَغْفِرْلَکُمْ۔ (رواہ احمد و الطبرانی و قال ابن ثوبان ای اسلموا)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرو اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کردو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے گا۔'' (مسند احمد ۵/۱۹۹: ۲۱۷۸۲)

نعمت ملنے پر اللہ کی بار بار تعریف کیجئے گناہ معاف

(۱۴۳) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ مِنْ نِعْمَۃٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِلَّا اَدّٰی شُکْرَھَا فَاِنْ قَالَھَا ثَانِیَۃً جَدَّدَ اللّٰہُ لَہٗ ثَوَابَھَا فَاِنْ قَالَھَا الثَّالِثَۃَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ۔ (رواہ الحاکم و صححہ ترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۲۷، کنزالعمال ۳/۲۵۳: ۶۴۰۷ و عزاہ ھب عن جابر)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنھما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْئٍ لِعَظَمَتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْئٍ لِعِزَّتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْئٍ لِمُلْکِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْئٍ لِقُدْرَتِہٖ فَقَالَھَا یَطْلُبُ بِھَا مَا عِنْدَ اللہِ تعالیٰ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ و رَفَعَ لَہٗ بِھَا اَلْفَ دَرَجَۃٍ وَ وَکَّلَ بِہٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ

يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔(رواه الطبرانی كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۴۴۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ جل جلالہ اپنے بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں پھر بندہ اللہ کی تعریف کرتا ہے تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔ پھر اگر دوسری مرتبہ الحمد للہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کی تجدید فرما دیتے ہیں، پھر اگر تیسری مرتبہ الحمد للہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ كُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِمُلْكِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اِسْتَسْلَمَ كُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِهٖ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جن کی عظمت کے سامنے ہر چیز پست ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی عزت کے سامنے ہر چیز ذلیل ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی بادشاہی کے سامنے ہر چیز جھکی ہوئی ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی قدرت کے سامنے ہر چیز مطیع ہے)'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ان کلمات کو اللہ کے ہاں (نعمت وفضل کا) طالب ہو کر پڑھا تو اللہ تعالیٰ ایک ہزار نیکیاں اس بندے کے لیے لکھیں گے اور ایک ہزار درجات بلند فرمائیں گے اور ستر ہزار فرشتوں کو اس بات پر مقرر فرمائیں گے کہ قیامت تک اس بندہ کے لیے استغفار کرتے رہیں۔''

غافلین کے مجمع میں اللہ کو یاد کیجئے سارے گناہ معاف

(۱۴۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَاكِرُ

اللّٰهِ فِيْ الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِي الشَّجَرِ الْيَابِسِ، وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهُ اللّٰهُ مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ وَ هُوَ حَيٌّ، وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمَ وَ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ نَظْرَةً لَا يُعَذِّبُهُ بَعْدَ هَا اَبَدًا وَ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي السُّوْقِ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔(رواه البيهقى فى الشعب كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۵۳۲، شعب الايمان باب فى محبة الله ۱/۱ ۴۱۱-۴۱۲ فصل فى إدامة الذكر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”غافلین کے مجمع میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس سرسبز درخت کی طرح ہے جو سوکھے درختوں میں ہو، غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس چراغ کی طرح ہے جو اندھیرے گھر میں رکھا ہوا ہو، اور غافل لوگوں کے مجمع میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں ہی جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیں گے۔ ہر انسان اور جانور کی تعداد کے موافق اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے اور غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی طرف حق تعالیٰ ایسی نظر سے دیکھیں گے کہ کبھی بھی اس کو عذاب نہیں دیں گے، بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے لیے اس کے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہوگا۔“

جس نے سمندر میں سفر کرتے ہوئے چالیس موجیں دیکھیں اور ہر بار اللہ اکبر کہا اس کے گناہ معاف

(۱۴۵) مَنْ عَدَّ فِي الْبَحْرِ اَرْبَعِيْنَ مَوْجَةً وَهُوَ يُكَبِّرُ اللّٰهَ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَاَخَّرَ وَ اِنَّ الْاَمْوَاجَ لَتَحُتُّ الذُّنُوْبَ حَتًّا (خصال المكفرة لابن

حجر عسقلانی صفحہ ۱۰۳)

جس نے سمندر میں سفر کرتے ہوئے چالیس موجیں شمار کیں اس حال میں کہ وہ اللہ اکبر کہہ رہا تھا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی، تحقیق موجیں گناہوں کو جھاڑ دیتی ہیں۔

میت کو غسل دیجیے اور اس کے عیوب چھپایئے، آپ کے چالیس کبیرہ گناہ معاف، اور قبر کھودنے کا ثواب

(۱۴۶) عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَکَتَمَ عَلَیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ اَرْبَعِیْنَ کَبِیْرَۃً وَمَنْ حَفَرَ لِاَخِیْہِ قَبْرًا حَتّٰی یُجِنَّہٗ فَکَاَنَّمَا اَسْکَنَہٗ مَسْکَنًا حَتّٰی یُبْعَثَ۔(رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ رجال الصحیح، کذافی مجمع الزوائد، ۱۴/۳ ۱)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس (۴۰) بڑے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور جو اپنے بھائی کی (میت) کے لیے قبر کھودتا ہے اور اس کو اس میں دفن کرتا ہے تو گویا اس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک اس کو ایک مکان میں ٹھہرا دیا یعنی اس کو اس قدر اجر ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کے لیے قیامت تک مکان دینے کا اجر ملتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

میت کو غسل اور کفن دینے کا اجر و ثواب

(۱۴۷) عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و

سلم مَنْ غَسَلَ مَيّتًا فكَتَمَ عليْه غُفِرَلَهُ اَرْبعِيْنَ مَرّةً وَمَنْ كَفّنَ مَيّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَ اِسْتَبْرَقِ الْجَنّة۔(رواه الحاكم و قال هذا حديث صحيح على شرط مسلم و وافقه الذهبى ۱/۳۵۴)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص کسی میت کو غسل دیتا ہے پھر اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جو شخص میت کو کفن دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائیں گے''
(مستدرک حاکم)

مرحوم کی تعریف کیجیے مرحوم کے گناہ معاف

(۱۴۸)اِذَا صَلُّوْا عَلیٰ جَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، يَقُوْلُ الرَّبُّ اَجَزْتُ شَهَادَتَهُمْ فِيْمَا يَعْلَمُوْنَ وَ اَغْفِرُلَهُ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ۔(اخرجه البخارى فى التاريخ عن الربيع بن معوذ)

جب لوگ کسی کی نمازِ جنازہ پڑھ لیں اور میت کے بارے میں کلمات خیر کہیں تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں ''انکی گواہی کو ان کے علم کے مطابق نافذ کیا اور جو یہ نہیں جانتے اس کی بھی مغفرت کرتا ہوں۔'' (کنز العمال ج ۱۵/۵۸۳: ۴۲۲۸۳)

دو پڑوسی گواہی دیں کہ مرحوم بھلا آدمی تھا مرحوم کے گناہ معاف

(۱۴۹)اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ وَقَالَ رَجُلَانِ مِنْ جِيْرَانِهِ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَهُوَ فِيْ عِلْمِ اللهِ تَعَالیٰ عَلیٰ غَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ لِلْمَلَائِكَةِ اِقْبَلُوْا شَهَادَةَ عَبْدِيْ فِيْ عَبْدِيْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ عِلْمِيْ فِيْهِ۔(اخرجه ابن النجار عن ابى هريرة رضى الله عنه)

جب بندۂ مومن انتقال کر جائے اور اس کے دو پڑوسی یہ کہہ دیں کہ یہ شخص بڑا بھلا تھا اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے۔ حالانکہ وہ علم خداوندی میں اس کے برعکس تھا تو حق تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں ''میرے بندہ کے بارے میں میرے بندہ کی گواہی قبول کرلو۔ میرے علم کے مطابق یہ جیسا بھی تھا اس سے درگزر کرو۔'' (کنز العمال ۱۵/۶۸۵: ۴۲۷۴۲)

جس کے حق میں تین پڑوسی بھلائی کی گواہی دیں اس کے گناہ معاف

(۱۵۰) مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَشْهَدُ لَهٗ ثَلَاثَةُ اَبْيَاتٍ مِنْ جِيْرَانِهِ الْاَدْنَيْنَ بِخَيْرٍ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِيْ عَلٰى مَا عَلِمُوْا وَغَفَرْتُ لَهٗ مَا اَعْلَمُ۔ (اخرجه احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه)

جب کسی مسلمان بندے کی موت واقع ہوتی ہے اور اس کے بالکل نزدیکی پڑوس کے تین گھرانے (اس کے بارے میں) بھلائی کی گواہی دیتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں: ''میں نے اپنے بندوں کی گواہی کو ان کے علم کے مطابق قبول کر لی، اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو معاف کر دیا۔'' (کنز العمال ۱۵/۶۸۶: ۴۲۷۴۵)

جس نے ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی اس کے گناہ معاف

(۱۵۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله عليه

و سلم مَنْ زارَ قبرَ وَالِدَيْهِ اَوْاَحَدِهِمَا كُلَّ جُمُعَةٍ غُفِرَلَهُ وَكُتِبَ بَارًّا۔ (رواه الطبراني في الصغير)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص جمعہ کے دن اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کردی جائے گی اور اس کو فرماں بردار لکھا جائے گا۔“ (کنز العمال ۱۷/۴۶۸: ۴۵۴۸۷، الحکیم۔ عن ابی ہریرہ)

جس کی نماز جنازہ سو آدمیوں نے پڑھی اس کے گناہ معاف

(۱۵۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضى اللّٰهُ عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ مِائَةٌ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔(اخرجه الطبراني في الكبير كذا في الترغيب جلد ۴، صفحه ۳۴۳، والترمذي في الجنائز ۱۲۲/۱ نحوه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس میت کی سو (۱۰۰) آدمی نماز جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس میت کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔“

مسلمانوں کی تین صفوں نے جس کی نماز جنازہ پڑھی اس کے گناہ معاف

(۱۵۳) عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ (اَیْ الْمَغْفِرَةَ اَوِ الْجَنَّةَ) وَكَانَ مالك اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ

الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلاَ ثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الحديث.(اخرجه ابوداؤد وغيره و حسنه الترمذی کذا فی الترغيب جلد ۴، صفحة ۳۴۳، ابوداؤد کتاب الجنائز ۲/ ۴۵۱ باختلاف بعض الالفاظ)

حضرت مَالِک بن هُبَيْرَه رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان انتقال کر جائے اور اس کی نماز جنازہ میں مسلمانوں کی تین صفیں ہوں تو مغفرت یا جنت واجب ہو جاتی ہے'' اور حضرت مالک رضی اللہ عنہ جب کسی جنازہ میں شریک ہوتے تو تین صفیں بناتے اس حدیث پر عمل کرنے کی وجہ سے۔

مرحوم کے لیے مغفرت کی دعا کیجیے مرحوم کے گناہ معاف

(۱۵۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِالصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِیْ هٰذِه؟ فَيَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ.(اخرجه الطبرانی فی الاوسط والبيهقی بلفظ : دعاءُ وَلَدِکَ لَکَ، رواه احمد فی مسنده بهذا اللفظ ۲/۵۰۹: ۱۰۶۱۸ و اخرجه ابن ماجه بنحوه کتاب الادب صفحه ۲۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی مردِ صالح کا درجہ ایک دم بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ اے پروردگار! میرے درجہ اور مرتبہ میں یہ ترقی کس وجہ سے اور کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے تیرے واسطے تیری فلاں اولاد کی دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔''

امام بیہقی نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں کہ ''تیرے بیٹے کی دعا کی وجہ سے۔''

تمام مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کیجئے

ہر مؤمن کے عوض ایک نیکی لکھی جائے گی

(۱۵۵) مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً۔(طبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت، کنز العمال ۱/۳۷۵: ۲۰۶۷)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ”جو کوئی شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مومن مرد اور مومن عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔“

تمام مؤمنین کے لیے ہر روز ستائیس مرتبہ مغفرت کیجئے آپ مستجاب الدعوات بن جائیں گے

(۱۵۶) مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعًا وَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَ يُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ(طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء کنز العمال ۱/۴۸۶: ۲۰۶۸ و قال:(طب عن ابی الدرداء)

جو شخص ہر روز مومن مردوں اور عورتوں کے لیے ستائیس (۲۷) بار مغفرت طلب کرے گا تو اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔

جو جنازہ کے پیچھے چلا اس کے گناہ معاف

(۱۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و

سلم قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُجَازَى بِهِ الْعَبْدُ بَعْدَ مَوْتِهِ اَنْ يُغْفَرَ لِجَمِيْعِ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَتَهُ۔(اخرجه البزار كذا في الترغيب جلد ۴، صفحه ۳۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بندۂ مومن کو اس کی موت کے بعد سب سے پہلی جزا جو دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے کے پیچھے چلنے والے تمام افراد کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' (کنز العمال ۱۵/ ۵۸۸: ۴۲۳۱۰)

جو وصیت کر کے فوت ہوا اس کے گناہ معاف

(۱۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ مَاتَ عَلىٰ وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلىٰ سَبِيْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلىٰ تُقًى وَ شَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَهُ۔(رواه ابن ماجه كذا في الترغيب جلد ۴، صفحه ۴۲۶، ابن ماجه باب الحث على الوصية صفحه ۱۹۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے وصیت کی حالت میں انتقال کیا (یعنی اس حالت میں جس کا انتقال ہوا کہ اپنی مالیت اور معاملات وغیرہ کے بارے میں جو وصیت اس کو کرنی چاہیے تھی وہ اس نے کی اور صحیح اور بوجہ اللہ کی) تو اس کا انتقال ٹھیک راستہ پر اور شریعت پر چلتے ہوئے ہوا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت والی موت ہوئی اور اس کی مغفرت ہوگی۔''

قبر کے بھینچنے سے باقی گناہ معاف

(۱۵۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ للهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ: اَلضَّمَّةُ فِى الْقَبْرِ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ لِكُلِّ ذَنْبٍ بَقِىَ عَلَيْهِ لَمْ

یُغۡفَرۡ لَہٗ (اخرجہ الرافعی، کنز العمال ۱۵/ ۶۳۹: ۴۲۵۲۰ الرافعی فی تاریخہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قبر میں بھیج جانا مومن کے لیے کفارہ ہے ہر اس گناہ کا جو اس کے ذمہ باقی تھا اور اس کی مغفرت نہیں ہوئی تھی۔''

موت کی سختیاں برداشت کیجئے گناہ معاف

(۱۶۰) عَنۡ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اَلۡمَوۡتُ کَفَّارَۃٌ لِّکُلِّ مُسۡلِمٍ (لمایُصِیۡبُہٗ من آلام النزع و غیرھا) (اخرجہ ابو نعیم و البیھقی کنز العمال ۱۵/ ۵۴۸: ۴۲۱۲۲ و عزاہ ل (حل حب۔ عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''موت ہر مسلمان کے لیے کفارہ ہے۔'' (نزع وغیرہ کی وجہ سے جو دکھ اس کو پہنچتے ہیں اس کی بناء پر)

جو اللہ کے راستے میں نکلا اور شہید ہو گیا اس کے سارے گناہ معاف

(۱۶۱) قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَیُّمَا عَبۡدٍ مِنۡ عِبَادِیۡ یَخۡرُجُ مُجَاھِدًا فِیۡ سَبِیۡلِیۡ اِبۡتِغَاءَ مَرۡضَاتِیۡ ضَمَنۡتُ لَہٗ اَنۡ اَرۡجِعَہٗ بِمَا اَصَابَ مِنۡ اَجۡرٍ وَ غَنِیۡمَۃٍ وَ اِنۡ قَبَضۡتُہٗ اَنۡ اَغۡفِرَ لَہٗ وَ اَرۡحَمَہٗ وَ اَدۡخُلَہُ الۡجَنَّۃَ۔ (اخرجہ احمد و النسائی و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنھما)

اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ''میرا جو بھی بندہ میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلتا ہے، محض میری خوشنودی کے لیے تو میں ضمانت دیتا ہوں اس بات کی کہ اجر

وغنیمت کے ساتھ اس کو واپس لوٹاؤں۔اور اگر اس کی روح کو قبض کرلوں تو اس کی مغفرت کروں، اس پر رحم کروں اور اس کو جنت میں داخل کروں۔"

شہید کے جسم سے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کے گناہ معاف

(۱۶۲)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ: اَلشَّهِیْدُ یُغْفَرُ لَهٗ فِیْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ یُزَوَّجُ حَوْرَاوَیْنِ وَ یُشَفَّعُ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ، وَالْمُرَابِطُ اِذَامَاتَ فِیْ رِبَاطِهٖ کُتِبَ لَهٗ اَجْرُهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَ غُدِیَ عَلَیْهِ وَرِیْحَ بِرِزْقِهٖ وَیُزَوَّجُ سَبْعِیْنَ حَوْرَاءَ وَ قِیْلَ لَهٗ قِفْ فَاشْفَعْ اِلٰی اَنْ یَّفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ۔(اخرجه الطبرانی فی الاوسط و اسناده حسن کنزالعمال ۳۹۸/۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "شہید کے جسم سے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور دو حوروں سے اس کا نکاح کردیا جاتا ہے، اور اس کے گھرانے میں سے ستر افراد کے حق میں شفاعت قبول کی جاتی ہے۔اور سرحد کا نگہبان جب اپنی چوکی میں مرجائے تو قیامت تک اس کا اجر وثواب جاری رہے گا، اور صبح وشام اس کو رزق دیا جائے گا، ستر حوروں سے اس کا نکاح کردیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا ٹھہر جا اور سفارش کر یہاں تک کہ حساب وکتاب سے فراغت ہو" (کنزالعمال حدیث نمبر ۱۱۱۰۱)

اللہ کے راستے میں اگر موت آگئی تو سارے گناہ معاف

(۱۶۳)عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله

علیه و سلم القَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يُكَفِّرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا الْاَمَانَةَ وَالْاَمَانَةُ فِيْ الصَّلَاةِ وَالْاَمَانَةُ فِيْ الصَّوْمِ وَالْاَمَانَةُ فِيْ الْحَدِيْثِ وَاَشَدُّ ذٰلِكَ الْوَدَائِعُ۔ (اخرجه ابو نعيم و الطبراني باسناد حسن)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ کی راہ میں قتل ہوجانا تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گا سوائے امانت کے اور امانت نماز میں ہے اور امانت روزہ میں ہے اور امانت بات میں ہے اور سب سے زیادہ تیرے لیے لائق اہتمام بطور امانت رکھی ہوئی اشیاء ہیں۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے کبیرہ گناہ معاف

(۱۶۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ۔ (اخرجه احمد و ابوداؤد و النسائي و ابن حبان و الحاكم، ابوداؤد كتاب السنة ۲/۲۵۲ من حديث انس بن مالك و كذا عند احمد ۳/۲۱۳ من رواية انس، ترمذی ۲/۷۰ من رواية انس و جابر كليهما)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے۔''

(۱۶۵) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ اَوْ يَدْخُلُ نِصْفُ اُمَّتِيْ الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِاَنَّهَا اَعَمُّ وَ اَكْفٰى اَمَا اَنَّهَا لَيْسَتْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ (ای لَيْسَتْ قَاصِرَةً عَلَيْهِمْ) وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ الْخَاطِئِيْنَ الْمُتَكَوِّبِيْنَ۔ (اخرجه احمد و الطبراني باسناد جيد، احمد ۲/۷۵، من حديث عبدالله بن عمر)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''دو باتوں کے درمیان مجھے اختیار دیا گیا، یا تو شفاعت کو اختیار فرماؤں یا میری آدھی امت جنت میں داخل ہوجائے تو میں نے شفاعت کو پسند کیا اس لیے کہ شفاعت زیادہ عموم رکھتی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ بہرحال یہ صرف متقی مومنین کے لیے ہی نہیں بلکہ یہ تو گنہگاروں، خطا کاروں اور مصیبت زندگان کے لیے بھی ہے۔''

کثرت سے درود شریف پڑھئے، آپ کے تمام غم ختم اور گناہ معاف

(۱۶۶) عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ: یَااَیُّهَا النَّاسُ! اُذْکُرُوْا اللهَ اُذْکُرُوْا اللهَ جَاءَ تِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَافِیْهِ۔جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْهِ قَالَ اُبَیٌّ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ ! اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ؟ قَالَ مَاشِئْتَ قَالَ قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ فَالنِّصْفَ؟ قَالَ مَا شِئْتَ، وَ اِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ؟ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّهَا قَالَ:اِذاً تُکْفٰی هَمَّکَ وَ یُغْفَرُلَکَ ذَنْبُکَ۔(رواہ الترمذی و قال هذا حدیث حسن صحیح رقم : ۲۴۵۷)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کے دوتہائی حصے گذر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کے لیے) اُٹھتے اور فرماتے ''لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ ہلا دینے والی چیز آ پہنچی اور اس کے بعد آنے والی چیز آرہی ہے (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکے جانے کا وقت قریب آ گیا) موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آ گئی ہے موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آ گئی ہے۔'' اس پر ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے عرض

کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہتا ہوں اپنی دعا اوراذکار کے وقت میں سے درود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تمہارا دل چاہے۔'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک چوتھائی وقت؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: آدھا کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: دو تہائی کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لیے مقرر کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری فکروں کو ختم فرما دیں گے، اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔'' (ترمذی ۲/ ۶۸)

باہم محبت رکھنے والے بندے جب ملیں

حضور پر درود بھیجیں ان کے گناہ معاف

(۱۶۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ يَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صلی الله علیه و سلم لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَاَخَّرَ۔ (رواه ابویعلیٰ هکذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۵۰۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نہیں ہیں دو بندے جو آپس میں محبت رکھتے ہوں ان میں کوئی ایک جب اپنے ساتھی کے سامنے آئے اور حضور ﷺ پر دونوں درود بھیجیں تو جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے آئندہ اور گذشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔'' (کنز العمال

۹/۱۳۵:۶۹ ۲۵۴۳عزاه لابن السنی فی عمل الیوم واللیلة و ابن النجار)

جمعہ کے دن اسی مرتبہ حضور پر درود بھیجئے اسی سال کے گناہ معاف

(۱۶۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمْعَةِ ثَمَانِیْنَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ سَنَةً قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ کَیْفَ الصَّلَاةُ ؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ (رواه الدار قطنی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’جو شخص جمعہ کے دن اسّی (۸۰) مرتبہ مجھ پر درود بھیجے اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔‘‘ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ پر کیسے درود پڑھا جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجئے دس گناہ معاف

(۱۶۹) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَ حَطَّ عَنْهَا بِهَا عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَ رَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ۔(کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحه ۴۹۴۔ رواه احمد و النسائی و اللفظ له و ابن حبان فی صحیحه و الحاکم ،اخرجه النسائی کتاب الصلوة باب الفضل فی الصلوة علی النبی صلی الله علیه و سلم ۱/۱۹۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں،

دس گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند فرماتے ہیں۔"

لکھا ہوا درود شریف جب تک باقی رہتا ہے فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں

(۱۷۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ۔(رواه الطبرانی كذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۱۱۱، کنز العمال ۱/۵۰۷ : ۲۲۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے کسی کتاب میں مجھ پر درود شریف لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں باقی رہے گا فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔"

اپنے مال کی زکاۃ نکالئے گناہ معاف

(۱۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ مِنْ تَمِيْمٍ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ ذُوْمَالٍ كَثِيْرٍ وَ ذُوْاَهْلٍ وَوَلَدٍ وَّحَاضِرَةٍ (اَيْ مَوْرَدُ خَيْرٍ وَّمَنْهَلُ خَصْبٍ) فَاَخْبِرْنِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ وَكَيْفَ اُنْفِقُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم:تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ فَاِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ (اَيْ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالذُّنُوْبِ) وَتَصِلُ اَقْرِبَاءَكَ وَ تَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْكِيْنِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ۔(الحدیث رواه احمد و رجاله رجال الصحیح كذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۵۱۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو تمیم کا ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بہت مالدار آدمی ہوں اور عیال دار بھی ہوں (خوب وسعت رکھتا ہوں جی کھول کر خرچ کر سکتا ہوں) تو آپ مجھے بتایئے کہ کیسے کروں؟ اور کس طرح خرچ کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اپنے مال کی زکوۃ نکال کیوں کہ زکوۃ ایسی پاکی ہے کہ تجھ کو معاصی اور گناہوں سے پاک کر دے گی، خویش واقارب سے صلہ رحمی کر، مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔" (مسند احمد، ۳/ ۱۳۶: ۱۲۴۱۷)

صدقہ خیرات کیا کیجئے گناہ معاف

(۱۷۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی الله عنه اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم يَقُوْلُ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی الله عنه يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَلصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ (اىْ حِصْنٌ وَّ وِقَايَةٌ) وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الخطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَلنَّاسُ غَادِيَانِ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُوْبِقٌ رَقَبَتَهٗ وَ مُبْتَاعٌ نَفْسَهٗ فِيْ عِتْقِ رَقَبَتِهٖ.(رواه ابو يعلى باسنادٍ صحيح و اخرجه ابْنُ حِبَّانَ وَ لَفْظُهٗ)

يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ ! اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَدَمٌ نَبَتَاعَلَىٰ سُحْتٍ اَلنَّارُ اَوْلىٰ بِهٖ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ ! اَلنَّاسُ غَادِيَانِ فَغَادٍ فِيْ فِكَاكِ نَفْسِهٖ فَمُعْتِقُهَا وَ غَادٍ فَمُوْبِقُهَا يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَلصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يَذْهَبُ الْجَلِيْدُ عَلَى الصَّفَا (اى الصخرة المساء)(جلد ۳، صفحه ۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن عجرہ سے فرما رہے ہیں: "اے کعب بن عجرہ! نماز اللہ کے قرب کا

ذریعہ ہے اور روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کرتے ہیں، کچھ تو اپنی جان کو بیچنے والے ہیں پس وہ اپنی گردن کو باندھنے والے ہیں اور کچھ لوگ اپنے نفس کو خریدنے والے ہیں پس وہ اپنی گردن کو آزاد کرنے والے ہیں۔''

اور ابن حبان کے الفاظ حدیث یوں ہیں ''اے کعب بن عجرہ! جنت میں داخل نہیں ہوگا وہ شخص جس کے خون اور گوشت کی پرورش حرام کمائی سے ہوئی۔ دوزخ کی آگ اس کے لیے زیادہ مناسب ہے۔ اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کرنے والے ہیں، پس کچھ لوگ تو اپنی گردن چھڑانے میں صبح کرتے ہیں تو وہ اپنی گردن کو آزاد کرنے والے ہیں اور کچھ لوگ اس طرح صبح کرتے ہیں کہ اپنی گردن کو باندھنے والے ہوتے ہیں۔ اے کعب بن عجرہ! نماز اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے اور روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطا کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے برف چکنی چٹان سے نیچے گر جاتی ہے۔''

صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کیجئے گناہ معاف

(۱۷۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم فُرِضَ الْفِطْرُ طُھْرَۃً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ (وَالْفُحْشِ) وَ طُعْمَۃً لِلْمَسَاکِیْنِ فَمَنْ اَدَّاھَا قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَھِیَ زَکٰوۃٌ مَقْبُوْلَۃٌ، وَمَنْ اَدَّاھَا بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَھِیَ صَدَقَۃٌ مِنَ الصَّدَقَۃِ۔ (اخرجہ ابوداؤد و ابن ماجہ و الحاکم و صححہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۵۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صدقۂ فطر روزہ دار کو بیکار اور فحش باتوں سے پاک کر دیتا ہے (جو حالت روزہ میں اس سے سرزد ہوگئی تھیں) اور غرباء و مساکین کے کھانے کی دعوت ہے۔ جس نے اس

کو نماز (عید) سے قبل ادا کر دیا تو بہت ہی مقبول ہے اور جس نے اس کو نماز (عید) کے بعد ادا کیا تو یہ باقی صدقہ کی طرح ایک صدقہ ہے۔" (یعنی ثواب میں کچھ کمی آجاتی ہے) (ابوداؤد باب زکاۃ الفطر ۱/۲۲۷)

تاجر حضرات صدقہ خیرات کیا کریں لغویاتوں کا گناہ معاف

(۱۷۴) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ. (اخرجه احمد و ابوداؤد والنسائی و ابن ماجه و الحاکم، سنن ابی داؤد اول کتاب البیوع ۲/۴۷۳)

حضرت قیس بن غرزۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اے سوداگرو! خرید و فروخت میں لغو اور بے فائدہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور قسم بھی کھائی جاتی ہے تو (اس کے علاج اور کفارہ کے لیے) اس کے ساتھ صدقہ بھی ملا دیا کرو۔"

قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کے گناہ معاف

(۱۷۵) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم لِفَاطِمَةَ رضی الله عنها يَا فَاطِمَةُ! قُوْمِيْ اِلٰى اُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيْهَا فَاِنَّ لَكِ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا اَنْ يَغْفِرَ لَكِ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَنَا خَاصَّةً اَهْلَ الْبَيْتِ اَوْلَنَا وَلِلْمُسْلِمِيْنَ؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِيْنَ. (رواه البزار و الشیخ و رواه الاصفهانی و لفظه)

يَا فَاطِمَةُ! قُوْمِيْ فَاشْهَدِيْ أُضْحِيَّتَكِ فَإِنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا مَغْفِرَةً لِكُلِّ ذَنْبٍ أَمَا أَنَّهُ يُجَاءُ بِلَحْمِهَا وَدَمِهَا تُوْضَعُ فِيْ مِيْزَانِكِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ يَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰذَا لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً؟ فَإِنَّهُمْ أَهْلٌ لِمَا خُصُّوْا بِهِ مِنَ الْخَيْرِ أَوْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً؟ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً. (کذ فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۵۴، کنز العمال ۱۰۱/۵ : ۱۲۲۳۶، و عزاہ للحاکم و الثانی : ۱۲۲۳، واللفظ متقارب)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے ارشاد فرمایا ''اے فاطمہ! اپنے قربانی کے جانور کے پاس کھڑے رہو اس لیے کہ اس کے خون کا جو پہلا قطرہ گرے گا۔ اس سے تمہارے گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔'' عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول! کیا یہ ہمارے اہل بیت کی خصوصیت ہے یا ہمارے ساتھ باقی مسلمان بھی شریک ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ فضیلت ہمارے لیے بھی ہے اور باقی مسلمانوں کے لیے بھی۔''

اور اصفہانی نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں۔

''اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کو ہوتا ہوا دیکھو، کیوں کہ اس کے خون کے پہلے قطرہ سے جو بہے گا تمام گناہوں کی مغفرت کردی جائیگی، قیامت کے دن ان کے گوشت اور خون کو لایا جائے گا اور تمہارے عمل کے ترازو میں ستر گنا بڑھا کر رکھا جائے گا۔'' ابو سعید کہتے ہیں یا رسول اللہ! یہ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خصوصیت ہے؟ کیوں کہ وہ اس کے اہل ہیں کہ کسی خیر کو ان کے ساتھ مخصوص کردیا جائے یا تمام مسلمانوں کے لیے یہ فضیلت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''آلِ محمد کے لیے خصوصیت کے ساتھ اور باقی مسلمانوں کے لیے عمومیت کے ساتھ ہے۔''

رمضان میں غلط کام نہ کیجئے، روزے رکھئے اور اچھے کام کیجئے گناہ معاف

(۱۷۶) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ عَرَفَ حُدُوْدَهٗ وَ تَحَفَّظَ مِمَّا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّتَحَفَّظَ کُفِّرَ مَا قَبْلَهٗ۔(رواہ ابن حبان فی صحیحه و البیهقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۹۱ کنز العمال ۸/ ۴۸۱ : ۲۳۷۲۷)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جس بندہ نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کے حدود کی پہچان حاصل کی جن امور کی رعایت ضروری ہے ان کی رعایت کی تو اس کے تمام گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

رمضان کی آخری رات میں تمام روزہ داروں کے گناہ معاف

(۱۷۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اُعْطِیَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ خِصَالٍ فِیْ رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهُنَّ اُمَّةٌ قَبْلَهُمْ : خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِیْتَانُ حَتّٰی یُفْطِرُوْا وَ یُزَیِّنُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کُلَّ یَوْمٍ جَنَّتَهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ تَعَالٰی : یُوْشِکُ عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ اَنْ یُّلْقُوْا عَنْهُمُ الْمَئُوْنَةَ (ای المشقة) وَیَصِیْرُوْا اِلَیْکَ وَ تُصَفَّدُ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیَاطِیْنِ فَلَا یَخْلُصُوْا فِیْهِ اِلٰی مَا کَانُوْا یَخْلُصُوْنَ اِلَیْهِ وَ یُغْفَرُ لَهُمْ فِیْ آخِرِ لَیْلَةٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَهِیَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَهٗ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ

وَالْبَیْهَقِیُّ وَاَبُو الشیخ و ابن حبان بِلَفظ : وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِکَةُ بَدَلَ الْحِیتَان۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیه و سلم قَالَ اُعطِیَتْ اُمَّتِیْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اَمَّا وَاحِدَةٌ فَاِنَّهٗ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَیْهِمْ وَ مَنْ نَظَرَ اِلَیْهِ لَمْ یُعَذِّبْهُ اَبَدًا وَاَمَّا الثَّانِیَةُ فَاِنَّ خُلُوْفَ اَفْوَاهِهِمْ حِیْنَ یُمْسُوْنَ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَ لَیْلَةٍ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُ جَنَّتَهٗ فَیَقُوْلُ لَهَا اِسْتَعِدِّیْ وَ تَزَیَّنِیْ لِعِبَادِیْ اَوْشَکَ اَنْ یَّسْتَرِیْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْیَا اِلٰی دَارِیْ وَکَرَامَتِیْ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ فَاِنَّهٗ اِذَا کَانَ آخِرَ لَیْلَةٍ غَفَرَاللّٰهُ لَهُمْ جَمِیْعًا۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَهِیَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ صلی اللّٰہ علیه و سلم لَا اَلَمْ تَرَ اِلَی الْعُمَّالِ یَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَ فُوْا اُجُوْرَهُمْ۔(کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۹۲، کنز العمال ۸/۴۷۱ : ۲۳۷۰۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں، جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہے (۱) ان کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (۲) ان کے لیے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں (۳) جنت ہر روز ان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے، پھر حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے: قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آویں (۴) اس میں سرکش شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف یہ غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔ (۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی

مغفرت کی جاتی ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟ فرمایا ''نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔'' اور ابن حبان کی روایت میں مچھلیوں کے بجائے یہ ہے کہ فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں جو پہلے کسی نبی کو نہیں ملی ہیں (۱) جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ اپنے بندوں کو (نظر رحمت) سے دیکھتے ہیں اور جس کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اس کو کبھی عذاب نہ دیں گے (۲) ان کے منہ کی بدبو شام کے وقت اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے (۳) ہر دن اور رات میں فرشتے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں (۴) حق تعالیٰ شانہ جنت کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندوں کے لیے تیار اور آراستہ ہو جا قریب ہے کہ میرے بندے دنیا کی مشقت اور تھکن سے میرے گھر میں آکر آرام پاویں (۵) جب آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ تمام روزہ داروں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔'' ایک صحابی نے عرض کیا: یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟ فرمایا ''نہیں، کیا تم نے مزدوروں کو نہیں دیکھا جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو جائیں تو ان کو پوری پوری مزدوری دے دی جاتی ہے۔''

رمضان المبارک کے فضائل

(۱۷۸) عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم فِیْ آخِرِ یَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ صلی الله علیه و سلم یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَهْرٌ عَظِیْمٌ مُبَارَکٌ شَهْرٌ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ. شَهْرٌ جَعَلَ اللّٰهُ صِیَامَهٗ فَرِیْضَةً وَ قِیَامَ لَیْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ

اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَ مَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَ ھُوَ شَھْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُہُ الْجَنَّۃُ وَ شَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ وَ شَھْرٌ یُزَادُ فِیْہِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ فِیْہِ مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ مَغْفِرَۃً لِذُنُوْبِہٖ وَ عِتْقَ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ وَ کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! لَیْسَ کُلُّنَا یَجِدُ مَایُفَطِّرُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی تَمْرَۃٍ اَوْ عَلٰی شَرْبَۃِ مَاءٍ اَوْ مَذْقَۃِ لَبَنٍ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَ آخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْکِہٖ فِیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَ اَعْتَقَہٗ مِنَ النَّارِ وَ اسْتَکْثِرُوْا فِیْہِ مِنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَیْنِ تَرْضَوْنَ بِھِمَا رَبَّکُمْ وَ خَصْلَتَیْنِ لَا غِنَاءَ بِکُمْ عَنْھُمَا فَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِھِمَا رَبَّکُمْ فَشَھَادَۃُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَہٗ. وَ اَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنَاءَ بِکُمْ عَنْھُمَا فَتَسْئَلُوْنَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِہٖ مِنَ النَّارِ وَ مَنْ سَقٰی صَائِمًا سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔(رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ و قال صح الخبر و رواہ البیھقی و رواہ ابو الشیخ و ابن حبان باختصار کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۹۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا ’’کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے۔ بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔

اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو وہ اس کے لیے گناہوں کے معاف ہوتے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا، اور روزہ دار کے ثواب کے مانند اس کو ثواب ملے گا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلادے یا ایک گھونٹ لسی پلادے اس پر بھی مرحمت فرمادیتا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ اللہ کی مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کردے اپنے غلام (خادم) کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرماتا ہے اور آگ سے آزاد فرماتا ہے، اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمۂ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کو طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے تو حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائے گا جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔"

رمضان میں درج ذیل کام کیجئے گناہ معاف

(۱۷۹) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ شَهْرُ اُمَّتِیْ فَاِذَا صَامَ مُسْلِمٌ لَمْ یَكْذِبْ وَلَمْ یَغْتَبْ وَ فِطْرُهٗ طَیِّبٌ سَعٰی اِلَی الْعَتَمَاتِ (صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِیْ ظُلْمَةِ اللَّیْلِ) مُحَافِظًا عَلٰی فَرَائِضِهٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا تَخْرُجُ الْحَیَّةُ مِنْ سَلْخِهَا

(اَیْ مِنْ جِلْدِھَا)(رواہ ابو الشیخ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۰۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''رمضان المبارک کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے، جب مسلمان نے روزہ رکھا نہ اس نے جھوٹ بولا اور نہ کسی کی غیبت کی اور حلال رزق سے افطار کیا، اندھیری رات میں فجر اور عشاء کی نماز میں جانے کی سعی کرتا رہا اور اپنے باقی فرائض کی حفاظت کرتا رہا تو اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔''

رمضان کی پہلی رات میں تمام مسلمانوں کے گناہ معاف

(۱۸۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَاذَا یَسْتَقْبِلُکُمْ وَتَسْتَقْبِلُوْنَ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَحْیٌ نَزَلَ؟ قَالَ لَا قَالَ عَدُوٌّ حَضَرَ؟ قَالَ لَا قَالَ فَمَاذَا قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَغْفِرُفِیْ اَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ لِکُلِّ اَھْلِ ھٰذِہِ الْقِبْلَۃِ وَ اَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَیْھَا فَجَعَلَ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْہِ یَھُزُّ رَأْسَہٗ وَ یَقُوْلُ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم یَا فُلَانُ ضَاقَ بِکَ صَدْرُکَ؟ قَالَ لَا وَلٰکِنْ ذَکَرْتُ الْمُنَافِقَ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم : اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ وَلَیْسَ لِلْکَافِرِیْنَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئٌ۔(رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ و البیھقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۰۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تمہیں خبر بھی ہے کیا چیز تم کو پیش آگئی؟ کس چیز کا تم استقبال کر رہے ہو؟'' تین مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وحی نازل ہوئی ہے؟ ارشاد فرمایا ''نہیں۔'' انہوں نے عرض کیا، کیا دشمن نے چڑھائی

کر دی؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''نہیں۔'' حضرت عمر نے عرض کیا تو پھر کیا بات پیش آئی؟ حضور ﷺ نے فرمایا ''بیشک اللہ تعالیٰ ماہ رمضان میں پہلی شب میں اس قبلہ کے تمام لوگوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں'' اور اپنے دست مبارک سے قبلہ کی طرف اشارہ فرمایا، آپ کے سامنے ایک شخص جھوم رہا تھا اور واہ واہ کیے جا رہا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے فلانے کیا تمہارا سینہ تنگ ہو گیا؟'' کہنے لگا نہیں، لیکن میں منافق کو یاد کر رہا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''منافق تو کافر ہی ہیں اور کافروں کے لیے اس فضیلت میں کوئی حصہ نہیں۔''

(کنز العمال ۸/ ۴۷۹: ۲۳۷۱۸)

روزہ رکھنے اور صدقۂ فطر ادا کرنے والے کے گناہ معاف

(۱۸۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ غَدَا بِغُسْلٍ اِلَی الْمُصَلّٰی (اَیْ یَوْمَ الْعِیْدِ) وَخَتَمَهٗ بِصَدَقَةٍ (اَیْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ) رَجَعَ مَغْفُوْرًا لَهٗ۔(رواه الطبرانی فی الاوسط، کنز العمال ۸/ ۴۸۲ : ۲۳۷۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور عید کے دن غسل کر کے عید گاہ کی طرف گیا اور رمضان المبارک کو صدقۃ الفطر پر ختم کیا تو عید گاہ سے اس حال میں لوٹے گا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔''

رمضان میں ذکر کرنے والے کے گناہ معاف

(۱۸۲) عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم ذَاکِرُ اللّٰهِ فِیْ رَمَضَانَ مَغْفُوْرٌ لَهٗ وَسَائِلُ اللّٰهِ فِیْهِ لَا یَخِیْبُ۔(رواه الطبرانی

فی الاوسط و البیھقی والاصبھانی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۰۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا بخشایا ہے اور اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔'' (کنز العمال ۸/۴۶۴:۲۳۶۷۶)

رمضان میں معافی مانگئے گناہ معاف

(۱۸۳) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَانِ كُلِّهَا فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَاحِدٌ الشَّهْرَ كُلَّهُ، وَ غُلِقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ اَلشَّهْرَ كُلَّهُ وَ غُلَّتْ عُتَاةُ الْجِنِّ وَ نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى انْفِجَارِ الصُّبْحِ : يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ تَمِّمْ وَ اَبْشِرْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَ اَبْصِرْ (اَىْ اَعْقِلْ) هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَلَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى سُؤْلَهُ وَلِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ (رواہ البیھقی وھو حدیث حسن لا بأس بہ فی المتابعات قالہ المنذری)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ''جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پورے مہینہ ایک بھی دروازہ بند نہیں رہتا اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں تمام ماہ کوئی بھی دروازہ نہیں کھلتا اور سرکش شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں۔ ہر رات ایک منادی صبح تک پکارتا ہے اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور بشارت حاصل کر اور اے برائی کے طلبگار بس کر اور آنکھیں کھول، اس کے بعد فرشتہ کہتا ہے، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے، ہے

کوئی توبہ کرنے والا کہ حق تعالیٰ شانہ اس کی توبہ قبول فرمالیں۔ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔" (کنز العمال ۸/۴۷۰: ۲۳۷۰۵)

جس نے رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے اس کے سارے گناہ معاف

(۱۸۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۱۱، الاوسط للطبرانی ۹/۲۸۲ : ۸۶۲۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال میں چھ (نفل) روزے رکھے وہ اپنے گناہوں سے نکل جائے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔" (یعنی کوئی بھی گناہ باقی نہ رہے گا)

عرفہ کے دن روزہ رکھنے دو سال کے گناہ معاف

(۱۸۵) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم : يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ۔(رواہ مسلم و رواہ ابوداؤد و النسائی و ابن ماجه و الترمذی و لفظه)

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ صِيَامُ يَوْمَ عَرَفَةَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی

اللهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ۔ (كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۱۱)

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضى الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ سَنَةٌ اَمَامَهٗ وَ سَنَةٌ بَعْدَهٗ۔ (رواه ابن ماجه كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۱۲)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ یعنی ۹؍ ذی الحجہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ''وہ (۹؍ذی الحجہ کا روزہ رکھنا) صفائی کردے گا، اس سے پہلے سال کی اور بعد کے سال کی'' یعنی اس کی برکت سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کی گندگیاں دھل جائیں گی۔

ایک روایت میں الفاظ حدیث یوں ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ (۹؍ذی الحجہ کا روزہ) صفائی کردے گا اس سے پہلے سال کی اور بعد کے سال کی۔''

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا یعنی ۹؍ذی الحجہ کے دن اس کی سالِ گذشتہ اور سالِ آئندہ کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

عاشورہ کا روزہ رکھئے ایک سال کے گناہ معاف

(۱۸۶) عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم سُئِلَ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ صلى الله عليه و سلم يُكَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ۔ (رواه مسلم و غيره و هو عند ابن ماجه و لَفْظُهٗ)

صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ۔ (كذا فى الترغيب ج۲، صفحه ۱۱۵)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا'' (مسلم وغیرہ۔ اور ابن ماجہ کے ہاں الفاظ حدیث یوں ہیں:)

''یوم عاشورہ کے روزہ کے بارے میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ صفائی کردے گا گذشتہ سال کے گناہوں کی۔'' (مسلم ۱/ ۳۶۷۔ ابن ماجہ صفحہ ۱۲۴)

ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کیجئے گناہ معاف

(۱۸۷) عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رضی الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ صلى الله عليه و سلم : من كُلِّ شَهْرٍ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَصُوْمَهُنَّ فَإِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يُكَفِّرُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ يُنَقِّي مِنَ الْإِثْمِ كَمَا يُنَقِّي الْمَاءُ الثَّوْبَ.(رواه الطبرانی فی الکبیر کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۲۱۔ المعجم الکبیر جلد ۲۵، صفحه ۲۵، وقال فی المجمع : اسناده ضعیف)

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! نفل روزوں کے بارے میں بتایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ''جو استعداد رکھتا ہو ہر مہینہ تین روزے رکھ لیا کرے۔ کیوں کہ ہر دن کا روزہ دس خطاؤں کی بخشش کا ذریعہ ہے اور یہ گناہوں سے ایسا صاف ستھرا کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو''

جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا اس کے گناہ معاف

(۱۸۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله

علیه و سلم مَنْ صَامَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ من ماله (اَوْ كَثُرَ) غُفِرَ لَهٗ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ حَتّٰى يَصِيْرَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا۔ (رواه الطبرانی فی الكبير و البيهقی ترغيب جلد ۲، صفحه ۱۲۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا۔ پھر جمعہ کے دن صدقہ کیا خواہ قلیل مقدار میں یا کثیر مقدار میں تو اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی حتیٰ کہ وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کہ وہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔'' (یعنی کوئی بھی گناہ باقی نہیں رہے گا)

(المعجم الكبير للطبرانی ۱۲/۳۴۷ : ۱۳۳۰۸)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف

نہ منہ کیجئے نہ پیٹھ ایک گناہ معاف

(۱۸۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه و سلم قَالَ مَنْ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ يَسْتَدْبِرْهَا فِی الْغَائِطِ كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ وَ مُحِيَتْ عَنْهُ سَيِّئَةٌ۔ (كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۱۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک خطا معاف کی جائے گی۔'' (کنز العمال ۹/۳۶۳: ۲۶۴۷۳)

اللہ کے گھر کی زیارت کرنے والا دنیا میں عافیت سے رہتا ہے اور آخرت میں اس کے گناہ معاف

(۱۹۰) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ : اِلٰھِیْ مَالِعِبَادِکَ عَلَیْکَ اِذَا ھُمْ زَارُوْکَ فِیْ بَیْتِکَ؟ فَاِنَّ لِکُلِّ زَائِرٍ عَلَی الْمَزُوْرِ حَقًّا قَالَ یَا دَاوٗدُ اَنَّ لَھُمْ عَلَیَّ اَنْ اُعَافِیَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَاَغْفِرَ لَھُمْ اِذَا لَقِیْتُھُمْ۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط : کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۶۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے معبود! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کے گھر آکر آپ کی زیارت کریں؟ کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا میزبان پر حق ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! ان کا مجھ پر حق یہ ہے کہ دنیا میں ان کو عافیت اور سلامتی سے رکھوں، اور جب آخرت میں ملوں تو ان کی مغفرت کردوں۔" (کنز العمال ۱۴۲/۵: ۱۲۳۹۳ وعزاہ لابن عساکر)

پانچ چیزیں دیکھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں

(۱۹۱) عَنْ اَحَدِ الصَّحَابَۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اَنَّہٗ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْعِبَادَۃِ اَلنَّظْرُ اِلَی الْمُصْحَفِ، وَالنَّظْرُ اِلَی الْکَعْبَۃِ، وَالنَّظْرُ اِلَی الْوَالِدَیْنِ وَالنَّظْرُ اِلٰی زَمْزَمَ وَھِیَ تَحُطُّ الْخَطَایَا، وَالنَّظْرُ فِیْ وَجْہِ الْعَالِمِ۔(اخرجہ النسائی والدارقطنی مرسلاً النظر الی الرجل من اھل السنۃ

يدعو الى سُنّةٍ وَيَنْهَا عَنِ الْبِدْعَةِ عِبَادَةٌ كذا في تلبيس ابليس لابن جوزی، كنز العمال ١٥ / ٨٨٠ : ٤٣٤٩٤)

ایک صحابی حضور پاک ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''پانچ طرح کا دیکھنا عبادت ہے (۱) قرآن پاک کو دیکھنا (۲) کعبۃ اللہ کو دیکھنا (۳) والدین کو نظر شفقت سے دیکھنا (۴) زمزم شریف کو دیکھنا (۵) عالم کے چہرے کو دیکھنا اور یہ باتیں خطاؤں کو گراتی ہے یعنی معاف کراتی ہیں۔'' اور دار قطنی میں یوں ہے کہ ایسے آدمی کو دیکھنا جو متبع سنت ہو اور سنت کی طرف دعوت دیتا ہو اور بدعت سے روکتا ہو اس کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

حج کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۱۹۲) اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَطَوَّلَ عَلٰى اَهْلِ عَرَفَاتٍ فَبَاهٰى الْمَلَائِكَةَ فَقَالَ اُنْظُرُوْا يَا مَلَائِكَتِىْ اِلٰى عِبَادِىْ شُعْثًا غُبْرًا اَقْبَلُوْا يَضْرِبُوْنَ اِلَىَّ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَجَبْتُ دَعْوَتَهُمْ وَ شَفَعْتُ رَغْبَتَهُمْ وَ وَهَبْتُ مُسِيْئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَ اَعْطَيْتُ مُحْسِنَهُمْ جَمِيْعَ مَاسَأَلَنِىْ غَيْرَ التَّبِعَاتِ الَّتِىْ بَيْنَهُمْ حَتّٰى اِذَا اَفَاضَ الْقَوْمُ مِنْ عَرَفَاتٍ اَتَوْا جَمِيْعًا فَوَقَفُوْا قَالَ اُنْظُرُوْا يَا مَلَائِكَتِىْ اِلٰى عِبَادِىْ عَاوَدُوْنِىْ فِى الْمَسْئَلَةِ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَجَبْتُ دَعْوَتَهُمْ وَ شَفَعْتُ رَغْبَتَهُمْ وَ وَهَبْتُ مُسِيْئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَ اَعْطَيْتُ مُحْسِنَهُمْ جَمِيْعَ مَا سَأَلَ وَ كَفَلْتُ عَنْهُمُ التَّبِعَاتِ الَّتِىْ بَيْنَهُمْ. (عن انس و ضعف كذا في الترغيب جلد ٢، صفحه ٢٠٢)

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی لطف وکرم کے ساتھ اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے بندوں کے ذریعہ ملائکہ پر فخر فرما کر ارشاد فرماتے ہیں ''اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو کہ پراگندہ بال غبار آلود جسم لے کر دور

دراز کی راہ طے کر کے میرے دربار میں پہنچے ہیں۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول کرلیا اور ان کی رغبت وخواہش کا میں سفارشی بن گیا ان کے بدکاروں کو ان کے محسنین (نیکوکاروں) کی وجہ سے معاف کر دیا ان کے نیک لوگوں نے جو کچھ مانگا وہ میں نے دے دیا سوائے تاوان اور ڈنڈ کے جو ان کے درمیان ہیں، پھر جب لوگ عرفات سے لوٹے تو سب لپک کر چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آ کر ٹھہرے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو دوبارہ مجھ سے درخواست کرتے ہیں، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول لیا، اور ان کی رغبت وخواہش کا سفارشی بن گیا، اور ان کے بدکاروں کو ان کے نیکوکاروں کی وجہ سے معاف کر دیا اور ان کے نیک لوگوں نے جو کچھ مانگا وہ میں نے ان کو دیا، اور ان کے تاوان اور ڈنڈ جو ان کے درمیان تھے اس کا میں کفیل یعنی ذمہ دار بن گیا۔''

جس نے اچھی طرح حج کیا اس کے سارے گناہ معاف

(۱۹۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفَثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ(رواه البخاری و مسلم و غیرهما كذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۶۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ارشاد فرمارہے تھے کہ ''جس نے اس طرح حج کیا کہ اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔'' (بخاری ۱/۲۰۶ باب فضل الحج المبرور ومسلم ۱/۴۳۶ باب فضل الحج والعمرة)

(۱۹۴) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله

علیه و سلم مَنْ خَرَجَ حَاجًّا يُرِيْدُ وَجْهَ اللهِ فَقَدْ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ وَ شُفِعَ فِيْ مَنْ دَعَالَهُ۔(أخرجه ابو نعیم فی الحلیة، حلیة الاولیاء ۲۳۵/۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ’’جو اللہ کی رضا کے لیے حج کرنے کے لیے نکلا تو حق تعالیٰ شانہ اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور جن کے حق میں وہ دعا کرتا ہے اس کی سفارش قبول فرماتے ہیں۔‘‘

اسلام، ہجرت اور حج سے گذشتہ گناہ معاف

(۱۹۵) عَنْ اَبِیْ شَمَاسَةَ رضی الله عنه قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی الله عنه وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكٰى طَوِيْلًا وَقَالَ: فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه و سلم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ لِأُبَايِعَكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَالَكَ يَا عَمْرُو؟ قُلْتُ اَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ صلی الله علیه و سلم تَشْتَرِطُ مَاذَا؟ قَالَ قُلْتُ اَنْ يَغْفِرَلِيْ قَالَ صلی الله علیه و سلم أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَ اَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ۔(رواه ابن خزیمه فی صحیحه هکذا مختصراً و رواه مسلم و غیره کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۳۱۳ صحیح مسلم کتاب الایمان ۷۶/۱ باب کون الاسلام یهدم ما کان قبله و کذا الحج و العمرة۔)

حضرت ابی شماسہ مہری سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن العاص کے پاس ان کے آخری وقت میں حاضر ہوئے وہ زار و قطار رو رہے تھے (اور دیوار کی طرف

اپنا رُخ کیے ہوئے تھے، ان کے صاحبزادے انہیں سمجھانے لگے کہ ابا جان! حضور ﷺ نے تو آپ کو بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سن کرانہوں نے دیوار کی طرف سے اپنا رخ بدلا اور فرمایا بھئی سب سے افضل چیز جو ہم نے آخرت کے لیے تیار کی ہے وہ توحید اور رسالت کی شہادت ہے میری زندگی کے تین دور گزرے ہیں۔ ایک دور تو وہ تھا جب کہ آپ سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جب کہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا اگر خدانخواستہ اسی حال پر مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا) اس کے بعد جب اللہ نے میری دل میں اسلام کی حقانیت ڈالی تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے کہا لائیے ہاتھ بڑھایئے، میں آپ سے بیعت کرتا ہوں، آپ نے ہاتھ بڑھادیا، میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: اے عمرو! یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں، فرمایا کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا یہ کہ میرے سب گناہوں کی مغفرت ہوجائے۔ آپ نے فرمایا: ''اے عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں ہے کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت بھی پہلے تمام گناہوں کو صاف کر دیتی ہے اور حج بھی پہلے سب گناہ ختم کر دیتا ہے۔''

حج اور عمرہ کیا کرو فقر دور ہوگا اور گناہ معاف

(۱۹۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم تَابِعُوْابَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا یَنْفِیْ الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔ (رواه الترمذی و ابن خزیمه و ابن حبان فی صحیحهما قال و

قال الترمذی حدیث حسن صحیح و رواہ غیر ھم کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۶۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو، کیوں کہ حج اور عمرہ دونوں فقر ومحتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کردیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔'' (ترمذی باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ ۱/۱۰۰)

اونٹ کے ہر قدم پر حاجی کا ایک گناہ معاف

(۱۹۷) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَاتَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِ رِجْلًا وَلَا تَضَعُ یَدًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً اَوْ مَحَاعَنْہُ سَیِّئَۃً اَوْ رفع بِھَا دَرَجَۃً۔ (رواہ ابن حبان و البیھقی)

حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''حاجی کا اونٹ پاؤں نہیں اٹھاتا اور اپنا ہاتھ نہیں رکھتا مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں یا ایک گناہ معاف فرماتے ہیں یا اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔ (الحدیث فی کنز العمال ۵/۱۱۸۰۱ لکن عزاہ الی (ھب عن ابن عمر لاعن ابی موسیٰ)

(۱۹۸) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ یَؤُمُّ الْبَیْتَ الْحَرَامَ فَرَکِبَ بَعِیْرَہٗ فَمَا یَرْفَعُ الْبَعِیْرُ خُفًّا وَلَا یَضَعُ خُفًّا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً وَ حَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً وَ رَفَعَ لَہٗ بھا دَرَجَۃً حَتّٰی اِذَا انْتَھٰی اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ وَ طَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ

حَلَّقَ اَوْ قَصَّرَ اِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ فَهَلُمَّ يَسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ۔ فذكر الحديث۔(رواه البيقهي كذا في الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۶۶، كنز العمال ۱۳/۵ : ۱۱۸۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جو آدمی بیت الحرام کی نیت سے چلا اور اپنے اونٹ پر سوار ہوگیا پس اونٹ اپنے پاؤں کو نہیں اٹھاتا اور نہیں رکھتا مگر اللہ جل شانہ ایک نیکی لکھتے ہیں ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں (یعنی سوار کا) حتی کہ جب وہ بیت اللہ تک پہنچ جائے اور بیت اللہ کا طواف کرلے، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے پھر بال منڈوائے یا چھوٹے کرے تو گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا پس چاہیے کہ وہ از سر نو عمل کرے''

حج اور عمرہ کرنے والا معافی مانگے گناہ معاف

(۱۹۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَ اِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ۔(رواه النسائی و ابن خزیمه و ابن حبان فی صحیحهما بنحوه كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۶۷، كنز العمال ۱۵/۵ : ۱۱۸۴۳ و عزاه لابن ماجه والبيهقی و هذا الحديث عند ابن ماجه فی كتاب المناسک باب فضل دعاء الحاج صفحه ۲۰۸))

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو وہ ان کی دعاء قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔''

حاجی جس کے لیے مغفرت کی دعا کرے اس کے گناہ معاف

(۲۰۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم یُغْفَرُ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَلَهُ الْحَاجُّ۔ (رواه البزار و الطبرانی فی الصغیر و ابن خزیمة فی صحیحه والحاکم و لفظهما اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَلَهُ الْحَاجُّ۔ (کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱٦۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حاجی کی اور جس کے لیے حاجی بخشش کی درخواست کرتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیتے ہیں۔''

اور ایک روایت میں یوں ہے:

''اے اللہ! حاجی کی اور جس کے لیے حاجی مغفرت کی درخواست کرے اس کی مغفرت فرما دے۔'' (کنزالعمال فی مراسیل عمر/۵/۱۳۷:۱۲۳۷۵)

جب حاجی احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

(۲۰۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَارَاحَ مُسْلِمٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ مُجَاهِدًا اَوْحَاجًا مُهِلًّا اَوْمُلَبِّیًا اِلَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ بِذُنُوْبِهٖ وَخَرَجَ مِنْهَا۔ (رواه الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۷۰)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''نہیں جاتا کوئی مسلمان بندہ اللہ کے راستہ میں یا کوئی حاجی لا الہ الّا اللہ پڑھتے

ہوئے یا لبیک پڑھتے ہوئے مگر سورج اس کے گناہوں کو لے کر ڈوب جائے گا اور وہ گناہوں سے نکل جائے گا۔"(کنز العمال عن الخطیب والدیلمی ۵/ ۱۸:۱۱۸۶۴)

(۲۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ اَضْحیٰ یَوْمًا مُحْرِمًا مُلَبِّیًا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ غَرَبَتْ بِذُنُوْبِهٖ فَعَادَ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔(اخرجه احمد و ابن ماجه و اسناده حسن)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا"جس آدمی نے صبح کی اس حالت میں کہ وہ احرام کی حالت میں تھا اور وہ لبیک کہہ رہا تھا حتی کہ سورج غروب ہوگیا تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہوگا اور اپنے گناہوں سے ایسا لوٹے گا جیسا کہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔"(مسند احمد ۳/ ۳۷۳: ۱۵۰۵۰، ابن ماجه باب الظلال للمحرم صفحہ ۱۲۰)

عرفہ کے دن تمام حاجیوں کے گناہ معاف

(۲۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه فِیْ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ قَالَ صلی الله علیه و سلم فَاِنَّکَ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِکَ تَؤُمُّ الْبَیْتَ الْحَرَامَ لَا تَضَعُ نَاقَتُکَ خُفًّا وَّلَا تَرْفَعُ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَکَ بِهٖ حَسَنَةً وَ مَحَاعَنْکَ خَطِیْئَةً وَ اَمَّا رَکْعَتَاکَ بَعْدَ الطَّوَافِ کَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ بَنِیْ اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ اَمَّا طَوَافُکَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ کَعِتْقِ سَبْعِیْنَ رَقَبَةً، وَ اَمَّا وُقُوْفُکَ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَهْبِطُ اِلیٰ سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ یَقُوْلُ عِبَادِیْ جَاءُ وْنِیْ شُعْثًا مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَرْجُوْنَ جَنَّتِیْ فَلَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُکُمْ کَعَدَدِ الرَّمْلِ اَوْ کَقَطْرِ الْمَطَرِ اَوْ کَزَبَدِ الْبَحْرِ لَغَفَرْتُهَا اَفِیْضُوْا عِبَادِیْ (اَیْ اِلَی الطَّوَافِ) مَغْفُوْرًا لَکُمْ وَ لِمَنْ شَفَعْتُمْ لَهٗ وَاَمَّا رَمْیُکَ الْجِمَارَ فَلَکَ بِکُلِّ حَصَاةٍ رَمَیْتَهَا تَکْفِیْرُ کَبِیْرَةٍ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ وَ اَمَّا نَحْرُکَ فَمَذْخُوْرٌ لَکَ عِنْدَ رَبِّکَ وَ اَمَّا

حِلَاقُکَ رَأْسَکَ فَلَکَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَلَقْتَھَا حَسَنَۃٌ وَ یُمْحیٰ عَنْکَ بِھَا خَطِیْئَۃٌ وَ اَمَّا طَوَافُکَ بِالْبَیْتِ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاِنَّکَ تَطُوْفُ وَلَا ذَنْبَ لَکَ یَاْتِیْ مَلَکٌ حَتّٰی یَضَعَ یَدَیْہِ بَیْنَ کَتِفَیْکَ فَیَقُوْلُ اِعْمَلْ فِیْمَا تَسْتَقْبِلُ فَقَدْ غُفِرَلَکَ مَامَضٰی۔(رواہ الطبرانی فی الکبیر والبزار و رواتہ موثقون کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۷۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثقفی کی حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تو نکلا اپنے گھر سے اور بیت اللہ کا قصد کر رہا ہے تو نہیں رکھتی تیری اونٹنی اپنا پاؤں اور نہ وہ اٹھاتی ہے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تیرے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور تیری ایک خطا معاف کر دیتے ہیں اور بہر حال طواف کے بعد تیری دو رکعت کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام کا آزاد کرنا اور صفا اور مروہ کے درمیان تیری سعی کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسے ستر غلام آزاد کرنے کا، عرفہ کی رات تمہارا وقوف پس اللہ رب العزت آسمانِ دنیا کی طرف اپنی خاص تجلی اور رحمت کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں، پھر تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں میرے بندے میرے پاس آئے ہیں بکھرے ہوئے پراگندہ بال لے کر دور دراز کی راہ طے کر کے امید رکھتے ہیں میری جنت کی (پھر بندوں سے ارشاد ہوتا ہے، میرے بندو) اگر تمہارے گناہ ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کی تعداد میں ہوں یا سمندر کے جھاگ کی طرح ہوں، بلاشبہ میں نے ان کی مغفرت کر دی پھر واپس آجاؤ اے میرے بندو (یعنی طواف کی طرف) تمہاری مغفرت کی جا چکی ہے اور ان کی بھی جن کی تم نے سفارش کی اور بہر حال تمہارا پتھروں کو کنکریاں مارنا تو ہر کنکری کے بدلے جو تم نے ماری ایک کبیرہ گناہ کی مغفرت کر دی جائے گی کبیرہ بھی وہ جو مہلکات میں سے تھا اور بہر حال تمہارا قربانی کرنا تمہارے رب کے پاس ذخیرہ

کرلی جاتی ہے رہا سر کو مونڈنا تو ہر بال کے بدلے جس کو تم نے مونڈا ہے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک خطا معاف کی جائے گی۔ ان تمام کے بعد پھر بیت اللہ کا طواف کرنا، بلاشبہ تو اس حال میں طواف کر رہا ہے کہ تجھ پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں، پھر ایک فرشتہ آتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ تیرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ کر کہتا ہے، مستقبل کے لیے از سر نو عمل کر تیرے ماضی کے گناہوں کی تو اللہ مغفرت فرما چکا۔'' (کنز العمال ۱۲/۵ : ۱۱۸۳۳ و عزاہ للبیھقی اکثر المعانی بالفاظ مختلفۃ)

حج یا عمرہ کرنے والا راستہ میں مر گیا تو اس کے گناہ معاف

(۲۰۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ ذَاهِبًا اَوْ رَاجِعًا لَمْ یُعْرَضْ وَلَمْ یُحَاسَبْ اَوْ غُفِرَلَهٗ۔ (رواہ الاصبھانی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۷۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو مکہ مکرمہ کے راستے میں جاتے یا آتے ہوئے مر گیا نہ اس کی عدالت میں پیشی ہے اور نہ حساب لیا جائے گا اور اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

جس نے مسجد اقصیٰ سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس کے گناہ معاف

(۲۰۵) عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّۃٍ اَوْ عُمْرَۃٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (اخرجہ ابو داؤد و البیھقی و زاد فی روایۃ وَ وَجَبَتْ لہ الجنۃُ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۹۰)

ام المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ''جس نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام کی طرف حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس کے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔'' اور ایک روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔ (ابوداؤد باب المواقیت ۱/۲۴۳)

(۲۰۶) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ غُفِرَلَهٗ. (اخرجه ابن ماجه باسناد صحیح كذا فی الترغیب جلد ۲ صفحه ۱۹۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (ابن ماجہ صفحہ ۲۱۵)

جس نے مناسک حج پورے کئے اور اس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے اس کے گناہ معاف

(۲۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَضٰی نُسُكَهٗ وَ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ اَیْ بَعْدَ ذٰلِكَ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ. (رواه ابو یعلی و ابن منیع، كنز العمال ۸/۵ : ۱۱۸۱۰ ولیس فیه ماتاخر و عزاه لعبد بن حمید) مَنْ صَلّٰی خَلْفَ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ رَكْعَتَيْنِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَاَخَّرَ و حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. (كذا فی خصالِ المكفرة لابن حجر صفحه ۱۰۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے مناسک حج پورے کیے اور اس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے یعنی حج کے بعد تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے اگلے گناہوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔''

جس نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اور قیامت کے دن ایمان والوں کے ساتھ اس کو اٹھایا جائے گا۔''

جس نے بیت اللہ کے پچاس طواف کیے اس کے گناہ معاف

(۲۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ۔(اخرجہ الترمذی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۹۲، جلد ۴، صفحہ ۲۵۰ ت ماجاء فی فضل الطواف ۱/۱۰۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے بیت اللہ کے پچاس مرتبہ طواف کیے وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔''

طواف کرنے والے کے ہر قدم پر ایک گناہ معاف

(۲۰۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوْعًا لَمْ يَرْفَعْ قَدَمًا وَلَمْ يَضَعْ قَدَمًا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً وَ كَتَبَ لَهٗ دَرَجَةً وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ اَحْصٰى أُسْبُوْعًا كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ۔(کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۹۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے اللہ کے اس گھر کا سات بار طواف کیا وہ نہ کوئی قدم اٹھاتا ہے نہ رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ اس سے مٹاتے ہیں اور اس کے لیے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں، اور راوی کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو

یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے بیت اللہ کا سات بار طواف کیا اور اہتمام وفکر کے ساتھ کیا (یعنی سنن و آداب کی رعایت کے ساتھ) تو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔'' (کنز العمال ۵/۵۳: ۱۲۰۱۷ بزیادہ اسبوعا وعزاہ لابن حبان عن ابن عمر)

جس نے حجر اسود اور رُکن یمانی کا استلام کیا اس کے گناہ معاف

(۲۱۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنھما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِنَّ اسْتِلَامَھُمَا یَحُطُّ الْخَطَایَا۔ (رواہ احمد و عند الترمذی و الحاکم اِنَّ مَسْحَھُمَا کَفَّارَۃٌ لِّلْخَطَایَا و فی الترغیب مسح الحجر و الرکن الیمانی یحط الخطایا حَطًّا جلد ۱، صفحہ ۱۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔'' امام ترمذی اور حاکم کے یہاں الفاظ حدیث یوں ہیں کہ ''حجر اسود اور رکن یمانی گناہوں کے کفارے کا ذریعہ ہے (بندہ طواف کرتے ہوئے جب ایک قدم رکھے گا اور دوسرا قدم اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک گناہ معاف کرے گا اور ایک نیکی کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔) (کنز العمال عن ابن زنجویہ ۵/۱۸۹: ۱۲۵۲۶)

جو بیت اللہ میں داخل ہوگیا اس کے گناہ معاف

(۲۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ دَخَلَ الْبَیْتَ اَیِ الْحَرَامَ دَخَلَ فِیْ حَسَنَۃٍ وَخَرَجَ مِنْ سَیِّئَۃٍ مَغْفُوْرًا لَّہٗ (رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جو

بیت اللہ شریف میں داخل ہوگیا وہ نیکی کی کان میں داخل ہوگیا اور گناہ سے بخشا بخشایا نکل آیا۔'' (کنز العمال ۱۲/ ۱۹۷: ۳۴۷۴۲)

عرفہ کے دن بڑے بڑے گناہ معاف ہوتے ہیں

(۲۱۲) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَارُؤِیَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَفِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاکَ اِلَّا لِمَا يَرٰى فِيْهِ مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَارُؤِیَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَزَعُ (يَتَقَدَّمُ) الْمَلَائِكَةَ.(رواه مالک و البیهقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۲۰۱)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غزوۂ بدر کا دن تو مستثنیٰ ہے (اس کو چھوڑ کر) شیطان کسی بھی دن اتنا ذلیل، اتنا خوار، اتنا دھتکارا اور پھٹکارا ہوا اور اتنا جلا بھنا نہیں دیکھا گیا جتنا وہ عرفہ کے دن ذلیل وخوار، روسیاہ اور جلا بھنا دیکھا جاتا ہے اور یہ صرف اس لیے کہ وہ اس دن اللہ کی رحمت کو (موسلا دھار) برستے ہوئے اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا فیصلہ ہوتے ہوئے دیکھتا ہے اور یہ اس لعین کے لیے ناقابل برداشت ہے کیونکہ بدر کے دن شیطان نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ملائکہ میں پیش قدمی کررہے ہیں جو مسلمانوں کی مدد کو اترے تھے۔'' (موطا امام مالک باب جامع الحج صفحہ ۱۶۴)

جس نے عرفہ کے دن اپنے کان، اپنی نگاہ اور زبان کو قابو میں رکھا اس کے گناہ معاف

(۲۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما يَقُوْلُ : كَانَ فُلَانٌ رِدْفَ رَسُوْلِ

اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یَوْمَ عَرَفَةَ فَجَعَلَ الْفَتٰی یُلاحِظُ النِّسَاءَ وَ یَنْظُرُ اِلَیْهِنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِبْنَ اَخِیْ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ مَنْ مَلَکَ فِیْهِ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ وَ لِسَانَهٗ غُفِرَلَهٗ۔ (رواہ احمد باسناد صحیح و الطبرانی و ابن ابی الدنیا و ابن خزیمہ فی صحیحہ و البیھقی و زاد)

مَنْ حَفِظَ لِسَانَهٗ وَسَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ مِنْ عَرَفَةَ اِلٰی عَرَفَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نوعمر لڑکا عرفہ کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا (یعنی آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا) پس یہ نوجوان عورتوں کو دیکھنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا ''اے بھتیجے! یہ وہ دن ہے کہ جس میں اگر آدمی اپنے کان اپنی نگاہ اور اپنی زبان پر قابو رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیں گے۔'' (مسند احمد ۱/۳۲۹: ۳۰۴۲)

اور بیہقی نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے

''جس شخص نے عرفہ کے دن اپنی زبان، اپنے کان اور اپنی نگاہ کو محفوظ رکھا (یعنی حرام سے) تو عرفہ سے لے کر آئندہ عرفہ تک اس کی مغفرت کر دی جائے گی''

ایک رات کے بخار سے مومن کے سارے گناہ معاف

(۲۱۴) عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللہُ مُرْسَلًا مَرْفُوْعًا قَالَ اِنَّ اللہَ لَیُکَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَایَاهُ کُلَّهَا بِحُمّٰی لَیْلَةٍ۔ (رواہ ابن ابی الدنیا و قال ابن المبارک عقب روایۃ لہ انہ من جید الحدیث ثم قال و شواھدہ کثیرۃ یؤکد بعضھا بعضا اتحاف ۹/۵۲۶)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے مومن کے سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، اتحاف)

اللہ کے راستے میں آپ کے سر میں درد ہو تو صبر کیجئے گناہ معاف

(۲۱۵)عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ:مَنْ صُدِعَ رَأْسُهُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَاحْتَسَبَ، غُفِرَلَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ۔(رواه الطبرانی فی الکبیر و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۳۰۰/۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے راستے میں جس شخص کے سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے تو اس سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔'' (مجمع الزوائد ۳۰۶/۲،و عزاہ للبزار)

بیمار آدمی لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ الخ چالیس مرتبہ پڑھے سارے گناہ معاف

(۲۱۶)عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم يَقُوْلُ : هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلَى اسْمِ اللهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی، اَلدَّعْوَةُ الَّتِیْ دَعَا بِهَا يُوْنُسُ حَيْثُ نَادَاهُ فِی الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ كَانَتْ لِيُوْنُسَ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم : اَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِیْ مَرَضِهٖ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِیْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ اُعْطِیَ اَجْرَ

شَهِيْدٍ وَ اِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَلَهُ جَمِيْعُ ذُنُوْبِهِ۔(رواه الحاكم ١/٥٠٦)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نہ بتادوں کہ جس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں، اور سوال کیا جائے تو پورا فرماتے ہیں؟ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو تین اندھیریوں میں پکارا تھا ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ تمام عیبوں سے پاک ہیں بیشک میں ہی قصور وار ہوں (تین اندھیریوں سے مراد رات سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے ہیں)''

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص ہے یا تمام ایمان والوں کے لیے عام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا ﴿وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کہ ہم نے یونس علیہ السلام کو مصیبتوں سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو مسلمان اس دعا کو اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ پڑھے اگر وہ اس مرض میں فوت ہو جائے تو اس کو شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اس بیماری سے اسے شفا مل گئی تو اس شفا کے ساتھ اس کے تمام گناہ معاف کیے جا چکے ہوں گے۔'' (مستدرک حاکم)

بیماری پر صبر کیجیے آپ کے سارے گناہ معاف

(۲۱۷) قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْداً مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ وَ صَبَرَ عَلٰى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَاِنَّهُ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا

وَيَقُوْلُ الرَّبُّ لِلْحَفَظَةِ اِنِّیْ قَيَّدْتُ عَبْدِیْ هٰذَا وَابْتَلَيْتُهٗ فَأَجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تَجْرُوْنَ لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَجْرِ وَ هُوَ صَحِيْحٌ. (اخرجه احمد و ابویعلیٰ والطبرانی فی الکبیر وَحُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ وَ اَبُوْنُعَيْمٍ و ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جب میں اپنے مومن بندے کو (مرض وغیرہ میں) مبتلا کرتا ہوں پھر وہ میری تعریف کرتا ہے اور میرے ابتلاء پر صبر کرتا ہے تو وہ اپنے بستر سے گناہوں سے یوں پاک ہو کر اٹھتا ہے جس طرح وہ اپنی پیدائش کے دن گناہوں سے پاک تھا'' (اوکما قال علیہ السلام) اور حق تعالیٰ شانہ کِرَامًا کَاتِبِیْن سے ارشاد فرماتے ہیں ''میں نے اپنے اس بندے کو بیماری میں مقید کر دیا اور آزمائش میں اس کو مبتلا کر دیا لہذا اجر و ثواب ایام صحت کے دوران لکھا کرتے تھے اس کو لکھتے رہو۔''

عیادت کرنے والوں کے سامنے بیمار آدمی اللہ کی تعریف کرے، اس کے گناہ معاف

(۲۱۸) اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا مَا ذَا يَقُوْلُ لِعُوَّادِهٖ، فَاِنْ هُوَ اِذَا دَخَلُوْا عَلَيْهِ حَمِدَ اللّٰهَ رَفَعُوْا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ اَعْلَمُ فَيَقُوْلُ : لِعَبْدِیْ اِنْ اَنَا تَوَفَّيْتُهٗ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَاِنْ اَنَا شَفَيْتُهٗ اَنْ اُبْدِلَهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَيْرًا مِّنْ دَمِهٖ وَ اَنْ اُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ. (اخرجه الدار قطنی فی الغرائب و ابن صخر فی عوالی امام مالک عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ)

جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ پاک اس کے پاس دو فرشتوں کو یہ کہہ کر بھیجتے ہیں کہ ''اس کو ذرا دیکھو اپنی عیادت کو آنے والوں سے کیا کہتا ہے؟'' پھر اگر وہ بیمار

بندہ مزاج پرسی کے لیے آنے والوں کے سامنے اپنی اس حالت پر اللہ کی تعریف کرتا ہے تو فرشتے اس کے اس قول کو اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ پاک سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، پھر ملائکہ سے ارشاد ہوتا ہے کہ "اس کو اگر موت دے دی تو اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر شفا دی تو پہلے گوشت سے بڑھیا گوشت اور پہلے خون سے بڑھیا خون اس کو دوں گا اور اس کے گناہوں کو معاف کردوں گا۔" (کنز العمال ۳/ ۱۵:۶۷۰۴)

بیماری سے سارے گناہ معاف

(۲۱۹) اَنِیْنُ الْمَرِیْضِ تَسْبِیْحٌ وَصِیَاحُهٗ تَهْلِیْلٌ وَ نَفَسُهٗ صَدَقَةٌ وَنَوْمُهٗ عَلَى الْفِرَاشِ عِبَادَةٌ وَ تَقَلُّبُهٗ مِنْ جَنْبٍ اِلٰى جَنْبٍ كَاَنَّمَا يُقَاتِلُ الْعَدُوَّ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى لِلْمَلَائِكَةِ : اُكْتُبُوْا لِعَبْدِيْ اَحْسَنَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِيْ صِحَّتِهٖ فَاِذَا قَامَ وَ مَشٰى كَانَ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔(اخرجه الخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه)

مریض کا درد سے کراہنا تسبیح ہے اور درد سے چیخنا تہلیل ہے اور سانس لینا صدقہ ہے بستر پر لیٹنا عبادت ہے ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف کروٹ لینا ایسا ہے جیسا کہ اللہ کی راہ میں دشمن سے قتال کررہا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ "صحت کی حالت میں وہ جو اچھے عمل کیا کرتا تھا ان کو نامہ اعمال میں لکھو۔" جب وہ صحت یاب ہوکر بستر سے اٹھ کر چلتا ہے تو اس طرح ہوجاتا ہے گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا جیسا کہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔ (کنز العمال ۳/ ۳۱۱ : ۶۷۰۵)

بینائی چلی جائے تو صبر کیجیے گناہ معاف

(۲۲۰)عَنْ بُرَیْدَۃَ و جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ: لَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِشَیْئٍ اَشَدَّ عَلَیْہِ مِنَ الشِّرْکِ بِاللہِ وَلَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِشَیْئٍ بَعْدَ الشِّرْکِ بِاللہِ اَشَدَّ عَلَیْہِ مِنْ ذَھَابِ بَصَرِہٖ وَلَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِذَھَابِ بَصَرِہٖ فَیَصْبِرَ اِلَّا غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ۔(روہ البزار ترغیب جلد ۴، صفحہ ۳۰۲)

حضرت بریدہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی بندے کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے شرک کرنے لگے، شرک کے بعد بندہ کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ اس کی بینائی جاتی رہے۔ جس کی بینائی چلی جائے پھر وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں''

(ایضاً فی کنز العمال ۳/۲۷۹ نحوہ)

جو ایک رات یا اس سے زیادہ بیمار رہا اس کے گناہ معاف

(۲۲۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : مَنْ مَّرَضَ لَیْلَۃً فَصَبَرَ وَ رَضِیَ بھا عَنِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔(اخرجہ ابن ابی الدنیا و الحکیم الترمذی و فی الترغیب مَنْ وَّعَکَ جلد ۴، صفحہ ۲۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جو آدمی ایک رات بیمار رہا، پھر اس پر صبر کیے رہا اور اللہ عزوجل سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھا یعنی کچھ بھی

بینائی چلی جائے تو صبر کیجیے گناہ معاف

(۲۲۰) عَنْ بُرَیْدَۃَ و جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ: لَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِشَیْئٍ اَشَدَّ عَلَیْہِ مِنَ الشِّرْکِ بِاللہِ وَلَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِشَیْئٍ بَعْدَ الشِّرْکِ بِاللہِ اَشَدَّ عَلَیْہِ مِنْ ذَھَابِ بَصَرِہٖ وَلَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِذَھَابِ بَصَرِہٖ فَیَصْبِرَ اِلَّا غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ۔(روہ البزار ترغیب جلد ۴، صفحہ ۳۰۲)

حضرت بریدہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی بندے کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے شرک کرنے لگے، شرک کے بعد بندہ کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ اس کی بینائی جاتی رہے۔ جس کی بینائی چلی جائے پھر وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں''

(ایضا فی کنز العمال ۳/۲۷۹ نحوہ)

جو ایک رات یا اس سے زیادہ بیمار رہا اس کے گناہ معاف

(۲۲۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : مَنْ مَّرَضَ لَیْلَۃً فَصَبَرَ وَ رَضِیَ بھا عَنِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔(اخرجہ ابن ابی الدنیا و الحکیم الترمذی و فی الترغیب مَنْ وَّعَکَ جلد ۴، صفحہ ۲۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جو آدمی ایک رات بیمار رہا، پھر اس پر صبر کیے رہا اور اللہ عزوجل سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھا یعنی کچھ بھی

گناہ باقی نہیں رہیں گے۔"

(۲۲۲) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ ثَلاَ ثَةَ اَیَّامٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔(اخرجه الطبرانی فی الاوسط و ابو الشیخ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ "جب بندہ تین دن بیمار رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھا یعنی کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔" (کنز العمال ۳/ ۳۰۷: ۶۶۸۴)

(۲۲۳) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اِذَا اشْتَکَی الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ اَخْلَصَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ کَمَا یَخْلُصُ الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ۔(اخرجه ابن حبّان فی صحیحه و الطبرانی و ابن ابی الدنیا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب بندۂ مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔" (الترغیب و الترہیب ۴/ ۲۸۷ الترغیب فی الصبر: ۴۲)

بدن میں کوئی تکلیف یا درد ہے تو صبر کیجئے گناہ معاف

(۲۲۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم اَتٰی شَجَرَةً فَهَزَّهَا حَتّٰی تَسَاقَطَتْ وَ رَقُهَا مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّتَسَاقَطَ ثُمَّ قَالَ صلی الله علیه و سلم لَلْمُصِیْبَاتُ وَالْاَوْجَاعُ اَسْرَعُ فِیْ ذُنُوْبِ ابْنِ اٰدَمَ مِنِّیْ فِیْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ(رواه ابن أبی الدنیا و ابو یعلی ترغیب جلد۴، صفحه ۲۸۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت

کے پاس تشریف لائے پھراس کوحرکت دی حتی کہ اس کے پتے گرنے لگے جتنے اللہ نے چاہے گر گئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے اس درخت کو حرکت دینے سے پتے اس قدر جلدی نہیں گرے جس قدر جلدی مصیبتیں اور مختلف قسم کے درد ابن آدم کے گناہوں کو گرا دیتے ہیں۔''

(۲۲۵) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه و سلم فَمَسَسْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ صلى الله عليه و سلم اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ بِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ؟ قَالَ صلى الله عليه و سلم اَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَ رَقَهَا۔(اخرجه البخاری و مسلم كذا فی الترغيب جلد ۴، صفحه ۲۵۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے جسم مبارک کو ہاتھ لگا کر عرض کیا ''یارسول اللہ! آپ کوتو بڑا شدید بخار ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں مجھے اتنا بخار ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔'' میں نے عرض کیا ''یہ اس بنا پر ہے کہ آپ کو دوہرا اجر ملے گا؟'' ارشاد فرمایا ''ہاں کسی بھی مسلمان کو اذیت پہنچے مرض کی ہو یا اس کے علاوہ کسی اور چیز سے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔'' (بخاری ۸۴۳/۲، مسلم ۳۱۸/۲)

نیند نہ آئے تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۲۶) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ عَادَ رَسُوْلُ اللهِ

صلی اللہ علیہ و سلم رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَکَبَّ عَلَیْہِ اَیْ اَقْبَلَ عَلَیْہِ بِوَجْھِہٖ صلی اللہ علیہ و سلم فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ! مَا غَمَضْتُ مُنْذُ سَبْعٍ اَیْ لَیَالٍ وَلَا اَحَدٌ یَحْضُرُنِیْ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم اَیْ اَخِیْ اِصْبِرْ، اَیْ اَخِیْ اِصْبِرْ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ ذُنُوْبِکَ کَمَا دَخَلْتَ فِیْھَا وَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم سَاعَاتُ الْاَمْرَاضِ یُذْھِبْنَ سَاعَاتِ الْخَطَایَا اَیْ مُکَفِّرَاتٌ لِلْخَطَایَا۔(اخرجہ ابن ابی الدنیا جلد ۴-۲، صفحہ ۲۸۶، و عبرہ ب"روی" اشارۃ للتضعیف)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کی عیادت فرمائی۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان پر جھک پڑے تو اس انصاری نے کہا اے اللہ کے نبی سات راتوں سے مجھے نیند نہیں آئی اور نہ کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا "اے میرے بھائی صبر کر، اے میرے بھائی صبر کر حتی کہ تو اپنے گناہوں سے نکل جائے جیسا کہ تو ان گناہوں میں داخل ہوا۔" نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بیماریوں کے اوقات خطاؤں کے اوقات کا کفارہ بن جاتے ہیں۔"

سفر میں جس کی طبیعت خراب ہوگئی اس کے گناہ معاف

(۲۲۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اَلْغَرِیْبُ اِذَا مَرِضَ وَ نَظَرَ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَمِنْ اَمَامِہٖ وَمِنْ خَلْفِہٖ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا یَعْرِفُہٗ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔(اخرجہ ابن النجار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسافر آدمی جب بیمار ہو جائے اور اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دیکھنے لگے اور کوئی بھی اس کو جان پہچان کا آدمی نظر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو

معاف فرما دیتا ہے۔" (کنز العمال ۳/ ۳۰۸:۶۶۸۹)

بخار کو برا بھلا نہ کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں

(۲۲۸)عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم دَخَلَ عَلیٰ اُمِّ السَّائِبِ رضی الله عنها فَقَالَ صلی الله علیه و سلم مَالَکِ تُزَفْزِفِیْنَ ؟ (اَیْ تَرْتَعِدِیْنَ وَ تَرْتَعِشِیْنَ) قَالَتْ اَلْحُمّٰی لَا بَارَکَ اللّٰهُ فِیْهَا فَقَالَ صلی الله علیه و سلم لَا تُسَبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَایَا بَنِیْ آدَمَ کَمَا یُذْهِبُ الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ. (اخرجه مسلم ت جلد ۴، صفحه ۲۹۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائب کے وہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا "ارے کیا بات ہے، کپکپا رہی ہو؟" وہ عرض کرنے لگی کہ بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بخار کو برا مت کہو کیوں کہ یہ بنی آدم کی خطاؤں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔" (صحیح مسلم ۲/ ۳۱۹)

ایک رات کے بخار سے ایک سال کے گناہ معاف

(۲۲۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اَلْحُمّٰی حَظُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنَ النَّارِ وَحُمّٰی لَیْلَةٍ تُکَفِّرُ خَطَایَا سَنَةٍ مُجَرَّمَةٍ ای کَامِلَةٍ. (اخرجه القسناعی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بخار حصہ ہے ہر مومن کا آگ سے یعنی دوزخ سے اور ایک رات کا بخار ایک پورے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔"

آپ کے سر میں درد ہے تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۳۰) عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا یَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِہِ الْمَلِیْلَۃُ وَالصُّدَاعُ وَ اِنَّ عَلَیْہِ مِنَ الْخَطَایَا لَاَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ (جبل فی المدینۃ) حَتّٰی تَتْرُکَہٗ مَا عَلَیْہِ مِنَ الْخَطَایَا مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ۔ (اخرجہ احمد و ابن ابی الدنیا و الطبرانی و مثلہ عند ابی یعلی عن طریق ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ و رواتہ ثقات)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان بندے پر درد سر اور نقاہت کا دور چلتا رہتا ہے اور اس پر خطائیں اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہیں حتی کہ یہ بیماری اس کو اس حال میں چھوڑتی ہے کہ اس پر رائی کے دانہ کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے'' (مسند احمد ۵/۱۹۹: ۲۱۷۸۴)

معمولی بیماری پر ایک گناہ معاف

(۲۳۱) عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَاضُرِبَ مِنْ مُؤْمِنٍ عِرْقٌ قَطُّ اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ بِہٖ عَنْہُ خَطِیْئَۃً وَ کَتَبَ لَہٗ حَسَنَۃً وَ رَفَعَ لَہٗ دَرَجَۃً۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا و الطبرانی و الحاکم و قال صحیح الاسناد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کبھی بھی کسی مسلمان کی رگ نہیں پھڑکی مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں اور اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک درجہ اللہ تعالیٰ اس کا بلند فرما دیتے ہیں۔'' (کنز العمال ۳/۳۰۶: ۶۶۷۵)

بیمار آدمی کی دعا مقبول اور گناہ معاف

(۲۳۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ عُوْدُوا الْمَرْضىٰ وَ مُرُوْهُمْ فَلْيَدْعُوْا لَكُمْ فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَرِيْضِ مُسْتَجَابَةٌ وَ ذَنْبُهٗ مَغْفُوْرٌ (رواه الطبرانی فی الاوسط و فی روایة عن عمر بن الخطاب قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه و سلم اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ۔رواه ابن ماجه كذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۳۲۲، ابن ماجه صفحه ۱۰۴، كتاب الجنائز والحدیث الاول فی كنزالعمال طس عن انس)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بیماروں کی عیادت کیا کرو اور ان سے اپنے لئے دعا کی درخواست کیا کرو، کیوں کہ مریض کی دعا مقبول ہے اور اس کا گناہ معاف ہے۔'' اور ایک روایت میں حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو کیوں کہ بیمار کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔'' (کنز العمال ۹/ ۹۶: ۲۵۱۴۷)

جس نے بیمار کی عیادت کی اس کے گناہ معاف

(۲۳۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی الله عنه وَكَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا مُمْسِيًا اِلَّا خَرَجَ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ۔(اخرجه ابوداؤد و الحاکم کذا فی

الترغیب جلد ۴، صفحہ ۳۲۰، ابوداؤد باب فضل العیادة علی و ضوء کتاب الجنائز عن علی موقوفًا ۴۴۲/۲)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرے تو اس کے ہمراہ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے چلتے ہیں جو صبح تک اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس کے ہمراہ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے چلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔''

حالت اسلام میں جس کا ایک بال سفید ہوا اس کا ایک گناہ معاف

(۲۳۴) عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَامِنْ مُسْلِمٍ یَّشِیْبُ شَیْبَةً فِیْ الْاِسْلَامِ اِلَّا کَتَبَ اللہُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً (أخرجه ابوداؤد و فی روایة عند ابن حبان فی صحیحه)

مَامِنْ مُسْلِمٍ یَشِیْبُ شَیْبَةً فِی الْاِسْلَامِ اِلَّا کَتَبَ اللہُ لَهٗ حَسَنَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً وَ رَفَعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً۔(باب نتف الشیب ابوداؤد ۵۷۸/۲۹ عن ابن عمرو)

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''حالت اسلام میں کوئی آدمی بوڑھا نہیں ہوتا مگر اللہ رب العزت اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں۔''

ابن حبان نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں۔

''نہیں ہے کوئی مسلمان کہ وہ حالت اسلام میں بوڑھا ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور اس بڑھاپے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

نامناسب حالات پر صبر کیجیے گناہ معاف

(۲۳۵) يَقُوْلُ الْبَلَاءُ كُلَّ يَوْمٍ : إِلَىٰ أَيْنَ أَتَوَجَّهُ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَىٰ أَحِبَّائِيْ وَ أُوْلِيْ طَاعَتِيْ أَبْلُوْبِكَ أَخْيَارَهُمْ وَ أَخْتَبِرُ صَبْرَهُمْ وَ أُمَحِّصُ بِكَ ذُنُوْبَهُمْ وَ أَرْفَعُ بِكَ دَرَجَاتِهِمْ فَيَقُوْلُ الرَّخَاءُ كُلَّ يَوْمٍ، إِلَىٰ أَيْنَ أَتَوَجَّهُ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَىٰ أَعْدَائِيْ وَ أَهْلِ مَعْصِيَتِيْ أَزِيْدُ بِكَ طُغْيَانَهُمْ وَ أُضَاعِفُ بِكَ ذُنُوْبَهُمْ وَ أُعَجِّلُ بِكَ لَهُمْ وَ أُكْثِرُ بِكَ عَلَىٰ غَفْلَتِهِمْ۔

(اخرجه الديلمي عن انس رضی اللہ عنه)

بلا ہر روز پوچھتی ہے کہ آج کس طرف رُخ کروں؟ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں" میرے محبوب اور مطیع فرماں بردار بندوں کی طرف۔ تیری وجہ سے لوگوں میں سے سب سے بہترین کو جانچتا ہوں اور ان کے صبر کا امتحان لیتا ہوں اور ان کے گناہوں کو زائل کرتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے ان کے درجات بلند کرتا ہوں۔" فراخی (خوش حالی) بھی روز اللہ سے پوچھتی ہے کہ آج کدھر کا رُخ کروں؟ ارشاد ہوتا ہے" میرے دشمنوں اور میرے نافرمانوں کی طرف، تیرے ذریعہ ان کی سرکشی بڑھانا چاہتا ہوں ان کے گناہوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں اور تیری وجہ سے ان کی فوری گرفت کرتا ہوں اور تیری وجہ سے ان کی غفلت زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔" (کنز العمال ۳/۳۴۱: ۶۸۵۰)

اگر کوئی کہے کہ اللہ کی قسم! تیری مغفرت نہیں ہوگی تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۳۶) إِنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ؟ وَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ

يَتَأَلَّىٰ عَلَيَّ عَلَىٰ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ؟ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَ اَحْبَطْتُ عَمَلَكَ۔(اخرجه مسلم عن جندب ۳۲۹/۲ كتاب البر و الصله باب النهي عن تقنيط الانسان)

ایک آدمی نے کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ''کون ہے جو میرے بارے میں قسمیہ کہتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا؟ میں نے فلاں (گنہگار) کی مغفرت کردی اور تیرے اعمال برباد کردیئے۔''

تین چیزوں کو چھپائے گناہ معاف

(۲۳۷)ثَلَاثٌ مِنْ كُنُوْزِ الْبِرِّ، اِخْفَاءُ الصَّدَقَةِ وَ كِتْمَانُ الْمُصِيْبَةِ وَ كِتْمَانُ الشَّكْوىٰ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِبَلَاءٍ فَصَبَرَ وَ لَمْ يَشْتَكِ اِلىٰ عُوَّادِهٖ ثُمَّ اَبْرَأْتُهٗ اَبْدَلْتُهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَيْرًا مِّنْ دَمِهٖ وَ اِنْ اَرْسَلْتُهٗ اَرْسَلْتُهٗ وَلَا ذَنْبَ لَهٗ وَاِنْ تَوَفَّيْتُهٗ تَوَفَّيْتُهٗ اِلىٰ رَحْمَتِيْ۔(اخرجه الطبراني و الحاكم عن انس كنز العمال ۱۵/ ۸۰ ۴ : ۴۳۳۴۱)

تین چیزیں نیکی کے خزانوں میں سے ہیں (۱) صدقہ کو مخفی طریقے سے ادا کرنا (۲) مصیبت کو چھپانا (۳) ہر قابل شکایت بات کو چھپانا۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں ''جب میں اپنے کسی بندے کو آزمائش میں مبتلا کروں، پھر وہ صبر کرے اور اپنی عیادت کے لیے آنے والوں سے شکایت نہ کرے پھر میں اس کو تندرست کردوں تو اس کے گوشت سے بڑھیا گوشت اور اس کے خون سے بڑھیا خون بدلے میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر اس کو چھوڑ دوں (یعنی مرض ہی کی حالت میں زندہ رکھا) تو اس حال میں چھوڑتا ہوں کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہے اور اگر اس کی روح قبض کروں تو اس حال میں قبض کروں گا کہ میں

اپنی رحمت میں اس کو ٹھکانا دوں گا۔''

کوئی نامناسب بات کہے تو صبر کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۳۸) كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّيَ فَلَمَّا سَجَدَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَوَطِئَ عَلىٰ رَقَبَتِهِ فَقَالَ الَّذِيْ تَحْتَهُ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَأَلَّىَّ عَلىٰ عَبْدِيْ اَنِّيْ لَا اَغْفِرُ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُ۔(اخرجه الطبرانی عن ابن مسعودٍ فی المعجم الكبير ۱۰/۱۰۰ : ۱۰۰۸٦)

ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا جب وہ سجدہ میں گیا تو ایک اور آدمی آیا اور اس کی گردن کو اس نے (بے خیالی میں) روند دیا جو سجدہ میں پڑا ہوا تھا اس نے کہا اللہ کبھی بھی تیری مغفرت نہیں کرے گا۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''میرے بندہ کے بارے میں قسم کھا کر وہ یہ کہتا ہے کہ میں اس کی مغفرت نہیں کروں گا تحقیق میں نے اس کی مغفرت کر دی۔'' (کنز العمال ۳/۵٦۰:۷۹۰۹)

آزمائش کے وقت صبر کیجیے گناہ معاف

(۲۳۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ وَ وَلَدِهِ وَ مَالِهِ حَتّٰى يَلْقَيالللّٰهَ تَعَالىٰ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ۔(رواه الترمذی و غيره وقال حسن صحيح والحاكم، جامع الترمذی باب الصبر علی البلاء ۲/٦۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مومن بندہ اور مومن عورت کی جان میں اس کی اولاد اور مال میں آزمائش آتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جاملتا ہے اور اس پر کوئی بھی گناہ نہیں ہوتا۔''

(۲۴۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و

سلم قَالَ قَارِبُوْا وَ سَدِّدُوْا فَفِیْ کُلِّ مَا یُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ کَفَّارَةٌ حَتّٰی النَّکْبَةِ یَنْکُبُهَا وَالشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا۔(اخرجه مسلم و الترمذی و احمد رواه مسلم باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض الخ ۳۱۹/۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قریب قریب رہو اور سیدھے سیدھے رہو ہر ناگوار بات جو مسلمان کو پہنچے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے حتیٰ کہ کوئی مصیبت جو اس کو پہنچے اور کانٹا جو اس کو چبھے۔''

جس کے تین نابالغ بچے فوت ہو گئے اس کے گناہ معاف

(۲۴۱)عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَمُوْتُ بَیْنَهُمَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ لَمْ یَبْلُغُوْا الحِنْثَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ۔(اخرجه احمد و نسائی ترغیب صفحه ۲۶۵،جلد ۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو دو مسلمان میاں بیوی ہوں اور ان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ والدین کی مغفرت فرما دیتے ہیں ان کی بخشش کا سبب وہ فضل و رحمت ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا ان بچوں پر ہے۔'' (کنز العمال ۲۹۰/۳،)

(۲۴۲) عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ رضی الله تعالی عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ اُبْتُلِیَ بِبَلِیَّةٍ فِی الدُّنْیَا اِلَّابِذَنْبٍ واللهِ اَکْرَمُ وَاَعْظَمُ مِنْ اَنْ یَّسْئَلَهٗ عَنْ ذٰلِکَ الذَّنْبِ یَوْمَ القِیَامَةِ (اَیْ صَارَتِ البَلِیَّةُ کَفَّارَةً لِمَا ارْتَکَبَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ (اخرجه الطبرانی باسنادٍ حسنٍ کنز العمال ۳۳۲/۳ : ۶۸۰۶)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دنیا میں جو بھی آزمائش و ابتلا کسی بندے پر آتی ہے وہ کسی گناہ کی وجہ سے آتی ہے اور اللہ

بہت زیادہ کریم ہے اور معاف فرمانے کے لحاظ سے بہت عظیم ہے کہ اس گناہ کے بارے میں بندے سے قیامت کے دن سوال کرے۔‘‘ (یعنی یہ مصیبت ان گناہوں کا کفارہ بن گئی جو اس سے سرزد ہوئے۔)

مسلسل نامناسب حالات آنے پر صبر کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۴۳) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْه رضی الله عنه قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً فَقَالَ صلی الله علیه و سلم اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ اَیْ اَلْاَکْثَرُ فَضْلًا وَّ دَرَجَةً یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسْبِ دِیْنِه۔ فَاِنْ کَانَ دِیْنًا صُلْبًا (اَیْ قَوِیًّا مُتَمَکِّنًا) اِشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَ اِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِه رِقَّةٌ اَیْ ضُعْفًا اِبْتَلٰی عَلٰی قدر دِیْنِه فَمَا یَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَتْرُکَهٗ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ۔ (اخرجه ابن أبی الدنیا و ابن ماجه و الترمذی و اسناده صحیح ت جلد ۴، صفحه ۲۸۱، رواه الترمذی باب فی الصبر علی البلاء ۲/۶۲)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تمام لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’انبیاء کرام کی اس کے بعد درجہ بدرجہ جو افضل ہو۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے اگر اس کی دینی حالت پختہ ہو تو آزمائش بھی سخت ہوگی۔ اگر دین کمزور ہے تو اس کے دین کے موافق اللہ اس کو آزمائے گا، مسلسل بندہ پر مصائب آتے رہتے ہیں حتی کہ وہ اس حال میں زمین پر چلتا پھرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ .... دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

(۲۴۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ و اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ اَیْ تَعَبٍ وَّلَا وَصَبٍ

اَیْ دَوَامِ الْوَجْعِ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا اَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔ (رواه البخاری و مسلم و رواه الترمذی باسناد حسن و لفظه :

مَا مِنْ شَيْئٍ يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ نَصَبٍ وَّلَا حُزْنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمِّ يَهُمُّهُ اَیْ يُكَدِّرُهُ اِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ۔ (ترغیب جلد ۴، صفحہ ۲۸۴، بخاری ۲/۸۴۳)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مسلمان کو کوئی تھکن، مشقت فکر اور رنج اور اذیت اور غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا ہی لگ جائے مگر اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف فرمائے دیں گے۔''

اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے:

''مومن کو کوئی مصیبت نہیں پہنچتی یعنی تھکن، غم اور دائمی درد یہاں تک کہ وہ غم جو اس کو فکر میں مبتلا کر دے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں''

(۲۴۵) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی الله عنه اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ ! اَرَأَيْتَ هٰذِهِ الْاَمْرَاضَ الَّتِیْ تُصِيْبُنَا مَالَنَا بِهَا اَیْ مِنَ الْاَجْرِ فَقَالَ صلى الله عليه و سلم كَفَّارَاتٌ اَیْ هِیَ كَفَّارَاتٌ لِلذُّنُوْبِ۔ قَالَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ رضی الله عنه (وَكَانَ حَاضِرًا) يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ اِنْ قَلَّتْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم وَ اِنْ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا۔(اخرجه احمد و ابن ابی الدنیا و ابو یعلی و ابن حبان فی صحیحه كذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۲۹۶، مسند احمد ۳/۲۳ : ۱۱۱۹۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان نے عرض کیا یا رسول

اللہ! آپ ہم کو بتلا دیجئے یہ امراض جو ہم کو پہنچتے ہیں ان کی وجہ سے ہمیں کیا اجر ملے گا؟ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ گناہوں کا کفارہ ہیں۔'' ابی بن کعب نے عرض کیا وہ مجلس شریف میں حاضر تھے، اے اللہ کے رسول! خواہ وہ بیماری تھوڑی سی ہی ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا'' خواہ وہ کانٹا ہی کیوں نہ ہو یا اس سے کوئی بڑی چیز۔''

(۲۴۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَیَبْتَلِیْ عَبْدَهٗ بِالسَّقَمِ (اَیْ بِالْاَمْرَاضِ) حَتّٰی یُکَفِّرَ ذٰلِکَ عَنْهُ کُلَّ ذَنْبٍ (اخرجه الحاکم و صححه کذا فی الترغیب و الترهیب ۲۹۷/۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماریاں دے کر آزماتے ہیں حتی کہ ان بیماریوں کی وجہ سے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔''

(۲۴۷) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَنْ اَغْفِرَلَهٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَةٍ فِیْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِهٖ وَ اِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِهٖ۔ (اخرجه رزین کذا فی الترغیب جلد ۴: صفحه ۲۹۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رب سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! جس بندے کی مغفرت کرنا چاہتا ہوں اس کو دنیا سے اس وقت تک نہیں نکالتا جب تک اس کی خطاؤں کو جو اس کی گردن میں ہیں بدن کو بیمار کر کے اور اس کے رزق میں کمی کر کے پورا نہ کروں۔''

(۲۴۸) عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ رضی الله عنها قَالَتْ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم وَ اَنَا مَرِیْضَةٌ فَقَالَ صلی الله علیه و سلم اَبْشِرِیْ یَا اُمَّ الْعَلَاءِ فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ یُذْهِبُ اللّٰهُ بِهٖ خَطَایَاهُ کَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ

وَالفِضَّۃِ۔(اخرجہ ابوداؤد جلد ۴، صفحہ ۲۹۸، سنن ابی داؤد کتاب الجنائز ۲/۱۴۴)

حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے میری عیادت فرمائی جب کہ میں بیمار تھی۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے ام العلاء! تمہیں بشارت ہو کیوں کہ مسلمان کا مرض اس کی خطاؤں کو ایسے لے جاتا ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کی کھوٹ کو دور کر دیتا ہے۔

طلب معاش میں جو تھکا اس کے گناہ معاف

(۲۴۹) عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ اَمْسٰی کَالًّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ اُمْسٰی مَغْفُوْرًا لَہٗ۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط و رواہ الاصبہانی من حدیث ابن عباس کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۵۲۴ کنز العمال ۴/۷ : ۹۲۱۴ و عزاہ للطبرانی عن ابن عباس)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے شام کی اس حالت میں کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی وجہ سے تھکا ہوا تھا تو اس نے شام کی اس حالت میں کہ اس کی مغفرت ہو چکی۔''

رنج وغم اور معاشی تفکرات سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں

(۲۵۰) عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِذَا کَثُرَتْ ذُنُوْبُ العَبْدِ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ مِنَ العَمَلِ مَا یُکَفِّرُ ھَا ابْتَلَاہُ اللّٰہُ بِالحُزْنِ لِیُکَفِّرَھَا عَنْہُ۔(اخرجہ احمد باسناد حسن ترغیب جلد ۴، صفحہ ۲۸۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

''جب بندے کے گناہ بہت ہوجائیں اور اس کا کوئی عمل ایسا نہیں ہوتا جو ان گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو غم میں مبتلا کر دیتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس غم کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں۔''

(۲۵۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ نَبِیَّ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَ هُوَ التَّعَبُ الشَّدِیْدُ وَلَا وَصَبٍ وَهُوَ الْمَرَضُ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا اَذًی وَلَا غَمٍّ حَتّٰی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ۔ (اخرجه البخاری و مسلم)

و عند الترمذی عن طریق ابی سعید و لفظه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا یُکَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَلَا الصِّیَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ یُکَفِّرُهَا الْهُمُوْمُ فِیْ طَلَبِ الْمَعِیْشَةِ۔

(اخرجه ابو نعیم و ابن عساکر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مومن کو جو تھکن پہنچتی ہے اور مرض پہنچتا ہے اور فکر و رنج اور اذیت اور غم حتی کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان تمام کی وجہ سے اس کی خطاؤں کو معاف فرما دیتے ہیں۔''

اور امام ترمذی کے نزدیک ابو سعید کے واسطہ سے الفاظِ حدیث یوں ہیں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں کہ نہ تو نماز اور روزہ ان کا کفارہ بن سکتے ہیں اور نہ حج نہ عمرہ بلکہ معاش کی طلب میں لگ کر پیش آنے والے تفکرات ہی ان کا کفارہ بنتے ہیں۔''

مالدار کو مہلت دیجیے اور غریب کا قرضہ معاف کردیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۵۲)اُتِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِہٖ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالاً فَقَالَ لَہٗ مَاذَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا؟ فَقَالَ مَا عَمِلْتُ مِنْ شَیْئٍ یَا رَبِّ اِلَّا اَنَّکَ اٰتَیْتَنِیْ مَالاً فَکُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ وَ کَانَ مِنْ خُلُقِیْ اَنْ اُیَسِّرَ عَلَی الْمُوسِرِ وَ اَنْظُرَ الْمُعْسِرَ قَالَ اللّٰہُ: اَنَا اَحَقُّ بِذٰلِکَ مِنْکَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ۔(اخرجہ الحاکم عن حذیفہ و عقبۃ بن عامر الجھنی و ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنھم اجمعین کذا فی الترغیب ج ۲، صفحہ ۴۳، حاکم عن ابی مسعود ۲۹/۲ : ۲۲۲۶)

قیامت کے دن اللہ کے پاس اس کے بندوں میں سے ایک بندے کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال عطا فرما رکھا تھا، ارشاد فرمائے گا ''دنیا میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا ''یا اللہ! میں نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا (جس کو تیری جناب میں پیش کرسکوں) البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تو نے مجھے مال عطا فرمایا تھا۔ میں لوگوں سے تجارت کیا کرتا تھا اور میری یہ خصلت تھی کہ مالدار کو مہلت دے دیتا تھا اور تنگدست کو معاف کردیا کرتا تھا۔'' حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرمائے گا'' (یہ کریمانہ رویہ) میرے لیے زیادہ سزاوار ہے۔ اور میں اس کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں کہ معافی اور درگزر کا معاملہ کروں۔'' اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ ''میرے اس بندے سے درگزر کرو۔''

ایک دوسرے سے نہ بولنے والے باہم صلح کرلیں گناہ معاف

(۲۵۳)اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُاللّٰہُ فِیْھِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا

مُهتَجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا.(رواه ابن ماجه كتاب الصيام،صيام يوم الاثنين و الخميس صفحه ۱۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیر اور جمعرات میں اللہ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے ان دو شخصوں کے جنہوں نے آپس میں بولنا چھوڑ رکھا ہے۔ ''ارشاد ہوتا ہے کہ''ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔''

آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو معاف کر دیجیے آپ کا ایک گناہ معاف

(۲۵۴) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِشَيْئٍ فِیْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ (اَیْ يَعْفُوْ عَمَّنْ اَصَابَهٗ بِهٖ) اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً۔ (كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۳۰۶، رواه ابن ماجه و احمد)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس کسی مسلمان کو اپنے جسم میں کوئی تکلیف کسی آدمی کی طرف سے پہنچے، پھر وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دے گا اور ایک خطا اس کی معاف فرما دے گا۔'' (کنز العمال ۱۲/۱۵: ۳۹۸۵۰ و رواہ ابن ماجہ باب العفو فی القصاص اشرفی ۱۹۳)

آپ کو کوئی زخم پہنچائے تو معاف کر دیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۵۵) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُجْرَحُ فِیْ جَسَدِهٖ جَرَاحَةً فَيَتَصَدَّقُ بِهَا اَیْ يَعْفُوْ عَمَّنْ اَصَابَهٗ بِهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ. (كذا فى الترغيب جلد ۳ صفحه ۳۰۵، اخرجه احمد و الضياء فى المختارة)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی کے جسم کو زخمی کر دیا جائے پھر یہ زخمی جارح کو معاف کر دے تو بقدر معافی اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔'' (کنز العمال ۱۵/۱۲: ۳۹۸۵۱)

(۲۵۶) عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیه و سلم قَالَ : مَنْ اُصِیْبَ فِی جَسَدِهٖ بِشَیْئٍ فَتَرَكَهٗ لِلّٰهِ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ۔ (اخرجه احمد كذا فی الترغیب جلد ۳، صفحه ۳۰۶)

ایک صحابی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''جس کے بدن کو کسی آلہ کے ذریعہ سے زخمی کیا گیا پھر اس زخمی نے اس جارح کو اللہ کے لیے چھوڑ دیا تو یہ معافی اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی۔'' (کنز العمال ۱۵/۱۳: ۳۹۸۵۳)

جس نے نابینا آدمی کو اس کے گھر تک پہنچا دیا اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف

(۲۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیه و سلم قَالَ مَنْ قَادَ اَعْمٰی حَتّٰی یَبْلُغَ مَأْمَنَهٗ، غُفِرَتْ لَهٗ اَرْبَعُوْنَ كَبِیْرَةً وَ اَرْبَعُ كَبَائِرَ تُوْجِبُ النَّارَ۔ (رواه الطبرانی فی الكبیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نابینا آدمی کو لے چلا حتی کہ اس کے گھر تک پہنچا دیا تو اس کے چالیس کبیرہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اور چار کبائر بھی دوزخ کو واجب کر دیتے ہیں۔'' (کنز العمال ۱۵/۷۹۲: ۴۳۱۳۸)

لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے گناہ معاف

(۲۵۸) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ حُسْنُ الْخُلُقِ یُذِیْبُ الْخَطَایَا كَمَا تُذِیْبُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ۔(اخرجه ابن عدی و اخرجه الطبرانی كنز العمال ۳/۳:۳۳ ۵۱۳ و البیهقی و لفظه)

اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ یُذِیْبُ الْخَطَایَا كَمَا یُذِیْبُ الْمَاءُ الْجَلِیْدَ وَالْخُلُقُ السُّوْءُ یُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا یُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ۔ (كذا فی الترغیب جلد ۳، صفحه ۴۰۹ : ۵۱۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خوش خلقی گناہوں کو ایسے پگھال دیتی ہے جیسے سورج برف کو پگھال دیتا ہے۔''

بیہقی کے الفاظِ حدیث یوں ہیں

''خوش خلقی خطاؤں کو یوں پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی برف کو پگھال دیتا ہے اور بد خلقی عمل کو یوں بگاڑتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔

لوگوں پر رحم کیجئے اور ان کی خطائیں معاف کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۵۹) عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا وَاغْفِرُوْا یُغْفَرْ لَكُمْ وَیْلٌ لِّاَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَیْلٌ لِّلْمُصِرِّیْنَ الَّذِیْنَ یُصِرُّوْنَ عَلٰی مَافَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ۔(اخرجه احمد و كنز العمال ۳/۱۶۴ : ۵۹۷۶ عن ابن عمر)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رحم کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ بخش دیا کرو تم کو بھی بخش دیا جائے گا، خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو قیف کی طرح (علم کی بات سنتے ہیں لیکن نہ اس کو یاد رکھتے

ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قیف سے تشبیہ دی جس میں تیل یا شربت یا عرق گذر کر دوسرے برتن میں چلا جاتا ہے اس میں کچھ نہیں رہتا) اور خرابی ہے ضد کرنے والوں کے لیے جو گناہوں پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ ان کو علم ہے۔"

دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کریں اور مسکرائیں گناہ معاف

(۲۶۰) عَنْ أَبِیْ دَاوُدَ الْاَعْمیٰ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَیْنِ اِذَا الْتَقَیَا وَ تَصَافَحَا وَضَحِکَ کُلٌّ مِنْهُمَا فِیْ وَجْهِ صَاحِبِهٖ لَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالیٰ لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَهُمَا۔ (رواہ الطبرانی کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحہ ۴۳۱)

حضرت ابوداوٗد الاعمیٰ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "دو مسلمان جب آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں اور ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے چہرے کو دیکھ کر مسکرائے اور یہ تمام عمل اللہ ہی کے لیے ہو تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کی مغفرت کردی جائے گی۔"

بھوکوں کو کھلائے گناہ معاف

(۲۶۱) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِطْعَامَ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانَ (اَیْ الْجَوْعَانَ)۔ (اخرجہ الحاکم و صححہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۶۴۔ کنز العمال ۶/۴۴۴: ۱۶۳۸۲ (حب عن جابر) کنز العمال ۹/۲۴۳: ۲۵۸۳۹)

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ

اهتَمَّ بِجُوعَةِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهُ حَتّٰى شَبِعَ وَ سَقَاهُ حَتّٰى رَوِیَ غُفِرَلَهٗ۔
(رواہ ابویعلیٰ کنز العمال ٦/ ٣٢٣ : ١٦٣٧٦ عن انس)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا بھی مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کی وجہ سے (کھانے کا) اہتمام کرے، اور پھر اس کو کھانا کھلاوے حتی کہ وہ سیر ہو جائے اور اس کو پلائے یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔''

پیاسوں کو پانی پلائے گناہ معاف

(٢٦٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِیْ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّبِهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ بِیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهٗ ثُمَّ أَمْسَكَهَا بِفِيْهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَلَهٗ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔(اخرجه البخاری و مسلم و ابن حبان وغيرهم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس اثناء میں کہ ایک آدمی راستہ میں چلا جارہا تھا، اسے سخت پیاس لگی، چلتے چلتے اسے ایک کنواں ملا وہ اس کے اندر اترا اور پانی پی کر باہر نکل آیا۔ کنویں کے اندر سے نکل کر اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہے جس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے اور پیاس کی شدت سے وہ کیچڑ چاٹ رہا ہے اس آدمی نے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس کی ایسی

ہی تکلیف ہے جیسی کہ مجھے تھی اور وہ اس کتے پر رحم کھا کر پھر اس کنویں میں اترا اور اپنے چمڑے کے موزہ میں پانی بھر کر اس نے اس کو اپنے منہ میں تھاما اور کنویں سے نکل آیا اور اس کتے کو وہ پانی پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی رحم دلی اور اس محنت کی قدر فرمائی اور اسی عمل پر اس کی بخشش کا فیصلہ صادر فرمایا۔'' بعض صحابہ نے حضور ﷺ سے یہ واقعہ سن کر دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا جانوروں کی تکلیف دور کرنے میں بھی ہمارے لیے اجر وثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ''ہاں ہر زندہ اور تر جگر رکھنے والے جانور (کی تکلیف دور کرنے) میں ثواب ہے۔'' (بخاری جلد ۱، صفحہ ۳۱۸، ۳۳۳، مسلم ۲/ ۲۳۷)

اگر کوئی فریق سودا ختم کرنا چاہتا ہے تو ختم کر دیجئے گناہ معاف

(۲۶۳) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا بَیْعَتَهٗ اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

(رواہ ابو داؤد ۴۹۰ و ابن ماجه كذا في الترغيب جلد ۲، صفحه ۵۶۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اقالہ کا معاملہ کرے (یعنی اس کی بیچی ہوئی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطیاں (یعنی گناہ) بخش دے گا۔''

جو بگڑے ہوئے تعلقات کو ہموار کرنے میں پہل کرے گا اس کے گناہ معاف

(۲۶۴) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ

و سلم قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ يُصَارِمُ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَإِنْ هُمَا صَارَمَا فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَادَامَا عَلٰى صِرَامِهِمَا وَ إِنَّ اَوَّلَهُمَا فَيْئًا (اَىْ رُجُوْعًا) يَكُوْنُ كَفَّارَةً لَهٗ سَبْقُهٗ بِالْفَيْئِ وَ إِنْ هُمَا مَاتَا عَلٰى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْ خُلَا الْجَنَّةَ۔(رواه البخاری فی الادب المفرد، باب هجرة مسلم صفحه ۱۴۶ ، باختصار يسير)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان سے تین دن سے زائد قطع تعلق رکھے پس اگر وہ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیے رہیں تو وہ دونوں حق سے تجاوز کرنے والے ہیں جب تک وہ دونوں اپنی لڑائی پر قائم رہیں ،اور ان دونوں میں سے پہلے صلح کی طرف رجوع کرنے والے کے لیے صلح کی طرف سبقت اور پہل اس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی اور اگر وہ دونوں اپنی لڑائی کو باقی رکھتے ہوئے مر گئے تو جنت میں داخل نہ ہوں گے۔“

آپ کے گناہ زیادہ ہیں تو پانی پلایئے آپ کے گناہ معاف

(۲۶۵) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُكَ فَاسْقِ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ (اَىْ لَوْ كُنْتَ عَلٰى حَافَةِ الْمَاءِ) تَتَنَاثَرُ (اَىْ ذُنُوْبُكَ الْمَذْكُوْرَةُ) كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِى الرِّيْحِ الْعَاصِفِ۔ (اخرجه الخطيب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو بار بار پانی پلا (اگر تو پانی کے کنارے پر ہو) اس عمل سے تیرے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح سخت ہوا میں درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“ (کنز العمال ۲۰۹/۶: ۱۰۱۸۳)

مہمان کا اعزاز واکرام کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۶۶) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَدْخُلُ عَلَیْہِ اَخُوْہُ الْمُسْلِمُ فَیُلْقِیْ لَہٗ وِسَادَۃً (لِیَجْلِسَ اَوْ یَتَّکِیٔ علیھا او لِیَسْتَنِدَ الیھا) اِکْرَامًا وَ اِعْظَامًا لَہٗ اِلَّا غُفِرَلَہٗ۔(رواہ الطبرانی فی الصغیر)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب کبھی بھی کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے جائے اور میزبان مہمان کا اعزاز واکرام کرنے کی غرض سے مہمان کو تکیہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ اس میزبان) کی مغفرت فرمادیں گے۔'' (کنز العمال ۹/۱۵۵: ۲۵۴۰۴)

سوار ہوتے وقت اپنے بھائی کی رکاب تھامئے آپ کے گناہ معاف

(۲۶۷) مَنْ اَمْسَکَ بِرِکَابِ اَخِیْہِ لَا یَرْجُوْہُ وَلَا یَخَافُہٗ غفر اللہ لہٗ۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط کذا فی جمع الفوائد صفحہ ۳۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے مسلمان بھائی (کے سوار ہوتے وقت اس) کی رکاب کو تھاما نہ اس سے کوئی توقع رکھتا ہو نہ کوئی ڈر (بلکہ محض اخلاص اس کا سبب ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔'' (کنز العمال ۹/۲۲۸: ۲۵۸۷۳ و فیہ برکاب "اخیہ المسلم" (و عزاہ للکبیر عن ابن عباس طب ابن عباس)

جس نے مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی اس کے گناہ معاف

(۲۶۸) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ مَشٰی فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ کَتَبَ اللّٰهُ بِکُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعِیْنَ حَسَنَةً وَ مَحَاعَنْهُ سَبْعِیْنَ سَیِّئَةً اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ مِنْ حَیْثُ فَارَقَهٗ فَاِنْ قُضِیَتْ حَاجَتُهٗ عَلٰی یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَ اِنْ هَلَکَ فِیْمَا بَیْنَ ذَالِکَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔(اخرجه ابن ابی الدنیا و الاَصْبَهانِیُّ کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحه ۳۹۲)

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَآءِ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ الله صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ وَافَقَ مِنْ اَخِیْهِ شَهْوَةً اَیْ رَغْبَةً وَ مَطْلَبًا غُفِرَلَهٗ۔ (رواه الطبرانی و البزار، کنز العمال ۶/۷/۴۴۷ : ۱۶۴۷۹ و عزاه لابی یعلی و ابن عدی و ابو الشیخ و الخراسطی و ابن عساکر وغیرهم عن انس ثم قال : وهو ضعیف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کسی حاجت میں چلا تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے ستر نیکیاں لکھیں گے اور ستر گناہوں کو مٹائیں گے یعنی معاف فرمائیں گے یہاں تک کہ وہ اس مقام پر لوٹ کر واپس آجائے جہاں اس نے اپنے بھائی کو چھوڑا تھا اب اگر اس نے اس کی حاجت پوری کردی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل آئے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا (یعنی کچھ بھی گناہ باقی نہیں رہیں گے) اور اگر اسی سعی وکوشش میں وفات پا گیا تو جنت میں بغیر حساب داخل ہو جائے گا۔''

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کی (جائز) رغبت وخواہش کو پورا کردیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

جس نے مسلمان بھائی کو خوش کر دیا اس کے گناہ معاف

(۲۶۹) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِدْخَالَ السُّرُوْرِ عَلٰی اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ۔ (رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۳۹۴، کنز العمال ۴۳۳/۶ : ۱۶۴۱۸ و عزاه لمحمد بن الحسین بن عبدالملک البزار عن جابر)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی کو خوش کر دے۔''

جس نے لوگوں کے درمیان صلح کرادی اس کے گناہ معاف

(۲۷۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ أَصْلَحَ اللّٰهُ لَهٗ اَمْرَهٗ وَاَعْطَاهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا عِتْقَ رَقَبَةٍ وَ رَجَعَ مَغْفُوْرًا لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رواه الاصبهانی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۴۸۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو لوگوں کے درمیان مصالحت کرائے گا اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو درست فرما دیں گے اور ہر کلمہ کے بدلے جو دورانِ گفتگو اس نے بولا ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائیں گے اور (اپنے گھر) اس حال میں لوٹے گا کہ اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہو گی۔''

جس نے راستہ سے خاردار ٹہنی ہٹائی اس کے گناہ معاف

(۲۷۱) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ غُفِرَ لِرَجُلٍ أَخَذَ غُصْنَ شَوْكٍ مِنْ طَرِيْقِ النَّاسِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَمَاتَأَخَّرَ ۔(رواہ ابن حبان، کنز العمال بالفاظ متقاربة ۶/ ۴۲۰ : ۱۶۳۵۱ وعزاہ لابن زنجویه عن ابی سعید و ابی هریرة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس شخص کی مغفرت کردی جائے گی جو لوگوں کے راستے سے خاردار ٹہنی کو ہٹادے اور اس کی یہ مغفرت گذشتہ اور آئندہ گناہوں کی ہوگی۔''

اہل خانہ اور پڑوسیوں کی حق تلفی کا کفارہ

(۲۷۲) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ (اَیْ مَعْصِيَتُهُ وَتَفْرِيْطُهُ) فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الْقِيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔(اخرجه البخاری و مسلم و غیر هم، صحیح بخاری کتاب الصلوة باب الصلوة کفارة ۱/ ۷۵، مسلم کتاب الایمان صفحه ۸۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''آدمی اگر اپنے اہل وعیال اور اپنے مال جان اور اولاد اور پڑوسی کے بارے میں کسی معصیت میں مبتلا ہوجائے تو روزہ، نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جائیں گے۔''

سلام کیجئے اور نرم گفتگو کیجئے گناہ معاف

(۲۷۳) عَنْ هَانِيْ بْنِ يزيد رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ بَذْلَ السَّلَامِ وَ حُسْنَ الْكَلَامِ۔ (رواه الطبرانی، کنز العمال ۱۱۶/۹ : ۲۵۲۵۸)

حضرت ھانی بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے سلام کو پھیلانا اور کلام کو نرمی اور خوبی سے پیش کرنا بھی شامل ہے۔''

اللہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہیے، آپ کے گناہ معاف

(۲۷۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابنَ آدَمَ ثَلَاثَةٌ (اَى هِيَ ثَلَاثَةُ اُمُوْرٍ) وَاحِدَةٌ لِيْ وَ وَاحِدَةٌ لَّكَ وَ وَاحِدَةٌ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ، فَاَمَّا الَّتِيْ لِيْ فَاَنْ تَعْبُدَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا وَ اَمَّا الَّتِيْ لَكَ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ عَمَلٍ جَزَيْتُكَ بِهٖ فَاِنْ اَغْفِرْ فَاَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَ اَمَّا الَّتِيْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ فَعَلَيْكَ الدُّعَاءُ وَالْمَسْئَلَةُ وَ عَلَيَّ الْاِجَابَةُ وَالْعَطَاءُ.(اَخْرَجه الطبرانی فی الکبير عن سلمان رضی الله عنه و اسناده حسن)

اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے ''اے ابن آدم تین باتیں ہیں ایک میرے لیے اور ایک تیرے لیے اور ایک تیرے اور میرے درمیان مشترک ہے۔ بہرحال جو میرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تو میری اس طرح عبادت کر کہ میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرا۔ اور جو تیرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تو جو بھی عمل کرے گا (بھلا یا برا) میں تجھے اس کا بدلہ دوں گا، پھر اگر میں تجھ کو معاف کردوں تو میں غفور رحیم ہوں، اور وہ بات جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ دعا اور سوال کی ذمہ داری

تیری اور عطا اور قبولیت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔''

اگر نامۂ اعمال کے شروع میں اور آخر میں خیر لکھی ہوئی ہے تو درمیان کے گناہ معاف

(۲۷۵)مَامِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا اِلَى اللهِ تَعَالىٰ مَا حَفِظَا فَيَرَى اللّٰهُ فِيْ اَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ خَيْرًا وَفِيْ آخِرِهَا خَيْرًا اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لِمَلَائِكَتِهٖ : اَشْهِدُوْا اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ۔(اخرجه ابو يعلى و ابن النجار عن انسٍ)

کراماً کاتبین اپنا نوشتہ جب اللہ تعالیٰ کی جناب میں پیش کرتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ نامہ اعمال کے شروع میں اور آخر میں ملاحظہ فرماتا ہے کہ خیر لکھی ہوئی ہے تو حق تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: ''تم گواہ رہو کہ میرے بندے کے نامۂ اعمال کے درمیان میں جو کچھ ہے اس کو میں نے معاف کر دیا۔'' (کنز العمال ۷۸۱/۱۵)

(۲۷۶) مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ اِلَى اللهِ فِيْ يَوْمٍ صَحِيْفَةً فَيَرٰى فِيْ اَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَ فِيْ آخِرِهَا اِسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ۔(بزار عن انس)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ''اعمال لکھنے والے فرشتے جب بھی کسی دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (کسی بندہ کے) نامۂ اعمال پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نامۂ اعمال کے اول و آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندہ کے وہ تمام گناہ اور قصور معاف کر دیئے جو اس کے نامۂ اعمال کے اول و آخر کے درمیان لکھے ہوئے ہیں۔''

منتخب ابواب

تالیف: حضرت مولانا محمد انعام الحسن صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ

ترجمہ: حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری دامت برکاتہم

اس میں دو ہزار تین سو بیس (۲۳۲۰) احادیث مبارکہ کا نہایت آسان اردو ترجمہ اور مختصر وضاحت ہے، جو کوئی اصلاح کی نیت سے اس کو پڑھے گا ان شاء اللہ اس کے لیے احادیث مبارکہ کا یہ ترجمہ بہترین مرشد ثابت ہوگا۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس ترجمہ کو مسجد نبوی کے ذمہ دار علماء نے مسجد نبوی کے کتب خانہ میں اس غرض سے شامل کیا ہے کہ پوری دنیا کے اردو داں مسلمان اس سے استفادہ کریں ——— نیز بنات (لڑکیوں) کے بعض مدارس میں بھی اس کو داخل نصاب کیا گیا ہے۔

بکھرے موتی

تالیف: حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری زید مجدہم

یہ نہایت مقبول ترین کتاب ہے ——— اس کے چھ حصے کئی بار طبع ہو چکے ہیں، اور ساتواں حصہ ان شاء اللہ شائع ہونے والا ہے۔

مؤمن کا ہتھیار

تالیف: حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری زید مجدہم

اس میں صبح وشام کے مسنون اذکار جمع کیے گئے ہیں، عوام وخواص سب کے لیے بہت مفید اور مختصر مجموعہ ہے۔

ملنے کا پتہ: **الامین کتابستان دیوبند**

تصانیف

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری
استاذ حدیث وفقہ دار العلوم دیوبند

الخیر الکثیر شرح الفوز الکبیر

یہ الفوز الکبیر کی مقبول ترین اردو شرح ہے، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی تمام نگارشات ایجاز واختصار کا اعلی نمونہ ہیں، الفوز الکبیر میں بھی یہی انداز تحریر ہے اس لئے شرح کے بغیر کما حقہ اس کا سمجھنا نہایت دشوار ہے، اس شرح نے کتاب کونہایت آسان کردیا ہے۔

آداب اذان واقامت

یہ اذان اور تکبیر کے مسائل وفضائل پر نہایت جامع، مدلل ومفصل اور تحقیقی کتاب ہے، ہر مسئلہ کا مفصل حوالہ موجود ہے، اور خوبی کی بات یہ ہے کہ موقع بہ موقع احادیث نبویہ ذکر کی گئی ہیں جس سے کتاب کا لطف دوبالا ہوگیا ہے۔

اصلاح معاشرہ

اس کتاب میں دوسو سے زائد احادیث شریفہ اور آیات کریمہ کی روشنی میں معاشرتی بگاڑ کے اسباب اور انکی اصلاح کے طریقے عام فہم زبان میں بیان کئے گئے ہیں، اگر مسلمان تعلیمات نبوی کے اس حصہ کو پیش نظر رکھیں؛ توان شاء اللہ ایک ایسا صالح معاشرہ وجود میں آئے گا جو صحابہ کرامؓ کے معاشرہ کا نمونہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ

الامین کتابستان دیوبند

تصانیف حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری

رحمۃ اللہ الواسعہ (۵ جلدیں) (اردو)	آسان منطق
حجۃ اللہ البالغہ (۲ جلدیں) (اردو)	آسان نحو (اول، دوم)
ہدایت القرآن (پارہ ۱ تا ۱۸ ۵ جلدیں و ۳۰)	آسان صرف (اول، دوم)
کامل برہان الٰہی (۴ جلدیں) (اردو)	آسان فارسی قواعد (اول، دوم)
تحفۃ الالمعی لسنن الترمذی (۴ جلدیں)	محفوظات (اول، دوم، سوم)
الفوز الکبیر (جدید عربی)	آپ فتوی کیسے دیں؟
العون الکبیر شرح الفوز الکبیر (عربی)	کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے؟
مفتاح التہذیب شرح تہذیب (اردو)	حیات امام طحاویؒ —— حیات امام ابوداؤدؒ
مفتاح العوامل شرح مأۃ عامل (اردو)	تذکرۂ مشاہیر محدثین کرامؒ
گنجینۂ صرف شرح پنج گنج (اردو)	اسلام تغیر پذیر دنیا میں
طرازی شرح سراجی (اردو)	حرمت مصاہرت
دین کی بنیادیں اور تقلید کی ضرورت	**دیگر مصنفین کی کتابیں**
معین الفلسفہ شرح مبادئ الفلسفہ (اردو)	خلافت اندلس
تحفۃ الدرر شرح نخبۃ الفکر (اردو)	ہزار سال پہلے
مبادئ الاصول (عربی متن)	فقہ اور تصوف
معین الاصول شرح مبادئ الاصول	خاموش فتنوں کا علاج
وافیہ شرح کافیہ (جدید عربی)	ظہور مہدی کب؟ کہاں؟ اور کس طرح؟
ہادیہ شرح کافیہ (اردو)	آسان حج
فیض المنعم شرح مقدمہ مسلم (اردو)	زلزلوں کی کہانی (مولانا طارق جمیل صاحب)
شرح علل الترمذی (عربی)	ایمان افروز واقعات (مولانا طارق جمیل صاحب)
ڈاڑھی اور انبیاء کی سنتیں	اردو کی پہلی، دوسری، تیسری (مع لغات، رنگین)